Marfat.com

سامانِ بخشش

نتیجۂ فکر

تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت

حضور مفتیٔ اعظم ہند نوری دامت فیوضہم

ناشر

ناصر ملت الحاج محمد فاروق صاحب رضوی مدنپورہ بنارس

باہتمام

آل انڈیا اسلامک مشن مدنپورہ بنارس

Marfat.com

نام کتاب . . . . . سامان بخشش

نتیجۂ فکر . . . . . مفتیٔ اعظم ہند نوری دامت فیوضہم

باہتمام . . . . . آل انڈیا اسلامک مشن مدنپورہ بنارس

صفحات ۱۴۲

تعداد طبع . . . . . ایک ہزار

سال طباعت ۱۹۷۹ء ۱۳۹۹ھ

مطبع . . . . . تاج آفسٹ پریس الہ آباد

قیمت . . . . .

ناشر

ناصر ملت الحاج محمد فاروق صاحب رضوی مدنپورہ بنارس

الحمد لیبریری
کتاب نمبر 173

«نورونکہت»

از قلم :- مولانا مرغوب حسن قادری اعظمی
جنرل سکریٹری آل انڈیا اسلامک مشن بنارس

وقت کا وہ عظیم المرتبت رہنما جس کے در کی جبیں سائی وقت کے بڑے بڑے مسند نشینوں نے کی جس کے مبلغ علم کا پھریرا جہات کائنات میں لہرا رہا ہے، جس کے ناخن ادراک میں لاینحل مسائل کا حل اور جس کی نگاہ کیمیا اثر نے لاکھوں گمگشتگان راہ کو جادۂ حق سے ہمکنار کیا جس کے فیض کا دریا آج بھی رواں دواں ہے۔

"جسے دنیا تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند کے نام نامی اسم گرامی سے یاد کرتی ہے"

اس کے مدح سراؤں کی صفت میں کہیں بھی جگہ پاجانا میں اپنے لئے سرمایۂ افتخار سمجھتا ہوں ؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

نقش سراپا

تاجدار اہلسنت شہیر عرب وعجم حضور مفتی اعظم ہند ادام اللہ فیوضہم

گورا مکھڑا جلوے جس پر آکر پھر جاتے ہیں
آؤ تم کو بھی ہم صورت ایسی ایک دکھاتے ہیں (۲)

Marfat.com

(قد) ـــــ دراز

چہرہ ـــــ گول۔ روشن و تابناک جس سے نور برس رہے ہوں جسے دیکھکر خدا یاد آئے۔

(آنکھیں) ـــــ بڑی بڑی ـــ کالی چمکدار ـــ گہرائی و گیرائی لئے ہوئے۔

بھویں ـــــ گنجان ـــــ ہالہ لئے ہوئے ـــــ

(پلکیں) ـــــ گھنی ـــــ بالکل سفید ـــــ

رنگت ـــــ سفید گندمی ـــــ

(گیسو) ـــــ گھنی ـــ مسترسل ـــ سفید و نرم ـــ ریشم کی طرح

مونچھ ـــــ نہ بہت پست نہ اٹھی ہوئی ـــــ

(ناک) ـــــ متوسط ـــ قدرے اٹھی ہوئی ـــــ

کان ـــــ متناسب ـــ درازی لئے ہوئے ـــــ

(رخسار) ـــــ بھرے ہوئے ـــ گداز ـــ جلال و جمال کا آئینہ

سر ـــــ بڑا ـــ گول

(پیشانی) ـــــ کشادہ ـــ ابھری ہوئی ۔ تقدس کے آثار لئے ہوئے۔

لب ـــــ پتلے ـــ گلاب کی پتی کی طرح ـــ تبسم کے آثار لئے ہوئے۔

(دہان) ـــــ چھوٹے چھوٹے ـــ ہموار ـــ موتیوں کی لڑی کی طرح۔ جب تبسم ریز ہوتے۔

گردن ـــــ معتدل ـــ

(سینہ) ـــــ فراخ ـــ کچھ روئیں لئے ہوئے ـــ

کمر ـــــ خمیدہ مائل ـــ

(ہاتھ) ـــــ لمبے لمبے ـــ جو سخاوت و فیاضی میں ضرب المثل

Marfat.com

انگلیاں ـــــ لمبی لمبی ـــ موزوں و کشادہ ـــــ

ہتھیلیاں ـــــ بھری ہوئیں ـــــ گداز

کلائیاں ـــــ چوڑی ـــ روئیں دار

پاؤں ـــــ متوسط ۔ ضعف کا اثر لئے ہوئے ۔

ایڑیاں ـــــ گول ۔ موزوں

ـــــ "لباس" ـــــ

عمامہ ـــــ بڑے عرض کا زیادہ تر سفید، بادامی ۔

پوشاک ـــــ رتہ ـــ کلی دار

پائجامہ ـــــ علیگڈھی

جوتا ـــــ ناگرہ ـــ جے پوری

یہ ہے اس مقدس شخصیت کا سراپا ۔

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست .

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ

ایشیا کی وہ مقتدر شخصیتیں جن کی پوری زندگی احیائے سنت و پیروی مصطفیٰ کا نمونہ رہیں اور ہیں انہیں نابغۂ روزگار شخصیتوں میں غزالیٔ دوراں، جانشین بوحنیفہ۔ پرتو غوثیت۔ مظہر اعلیٰحضرت، آبروئے اہلسنت سیدی حضور مفتی اعظم ہند کا بھی نام نامی اسم گرامی آتا ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ جمال و جلال کا آئینہ، شریعت و طریقت کا سنگم اور حامیٔ دین مصطفوی کا مجسم پیکر دیکھنا ہو تو چہرۂ جہاں آرائے مفتیٔ اعظم ہند کا مشاہدہ کرو۔ کتنے اس کے در پہ جبہ سائی کرتے ہیں اور کتنے کجکلاہ سر اس کی بارگاہ عالی مرتبت میں خم نظر آتے ہیں یہ تو ان کے آستانے کی پرانی ریت ہے۔ تاجدار حریت حضرت علامہ رضا علی خاں صاحب سے لے کر سیدنا اعلیٰحضرت پھر حجۃ الاسلام اور آپ تک عشق و اخلاص۔ حق گوئی و بیباکی اور آئین جوانمرداں کی جھلک آپ ہی کی دہلیز پہ نظر آئی ہے۔

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

ہند و بیرون ہند میں بہت سی شخصیتیں ایسی ہیں جو اپنی خدمات اور گوناگوں خوبیوں کے باوجود بھی مشہور و معروف نہیں ہیں۔ اس سلسلے میں کچھ تو ان کا گوشۂ

Marfat.com

حمولی اور پھر سب سے بڑھکر ارادت مندوں کی بے اعتنائی مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا جلوہ جن کی روشنی، جن کی تابش اور جن کی چمک دمک ہزار پردوں کو پھاڑ کر بھی باہر نکل جاتی ہے وہ لوگوں سے دور رہنا چاہتے ہیں. مگر لوگ ان کے نقش قدم کو ڈھونڈتے رہتے ہیں.

بالآخر ایک شمع کے گرد ہزاروں پروانے جمع ہو جاتے ہیں. کتنے لوگ ایسے بھی ہیں جن کے عشق و مروت اور خلوص و للّٰہیت کے بلند بانگ دعوے تو عام ہوتے ہیں مگر قریب سے دیکھا جاتا ہے تو عقیدت کے سارے نشے ہرن ہو جاتے ہیں۔

وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پہ تھے
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور مجھے

مگر واللہ اسی دھرتی پر وہ ذات والا بھی رونق افروز ہے جس سے قربت رکھنے والا بجائے متنفر ہونے کے دن بدن عقیدتوں کا اضافہ اپنے اندر محسوس کرتا ہے جس کی بارگاہ کا گدا ایک روز نہیں دو روز نہیں ہفتوں اور مہینوں نہیں بلکہ سالہا سال رہ جائے. پھر بھی جدا ہوتے وقت یہی کہتا ہے۔

بہت نکلے مرے ارمان پھر بھی کم سے کم نکلے

وہ ذات میرے سرکار حضور مفتیٔ اعظم ہند کی ہے قسمت کی ارجمندی نے مجھے بھی ایک بار بریلی شریف پہنچایا تھا مستقل سوا سال ان کی کفش برداری کی سعادت نصیب ہوئی مگر دل کی دھڑکنیں آج بھی اسی جان جاناں کی متلاشی ہیں قدم آج بھی اسی شہر محبت کی جانب اٹھ رہے ہیں اور آنکھیں اب بھی اسی کے دیدار کو تک رہی ہیں وہ کرم فرماتے ہیں تو کسی موقع پر دو چار روز کے لئے تسلی و تشفی

بھی ہو جاتی ہے. یہی حال ان کے ہر دیوانے کا ہے خدا ان کے سایۂ عاطفت کو ہم پر دراز فرمائے (آمین)

چند ابتدائی کلمات کے بعد اب میں اس مقدس زندگی کے چند نقوش آپ کی نگاہوں کے سامنے رکھ رہا ہوں محرومی و کم مائگی کا احساس کرتے ہوئے اس لئے کہ جن وسائل و ذرائع کی روشنی میں میں کچھ اہم گوشوں کو اجاگر کرنا چاہتا تھا افسوس کہ ان میں سے کوئی بھی ذریعہ مجھے نہ مل سکا۔ اس سلسلے میں بریلی شریف اپنے ایک کرمفرما دوست کو خط بھی لکھا نہ بانی طور پہ بھی تاکید کی مگر ان کی پیہم خاموشی یا بقول ان کے "مصروفیتیں" پا بہ زنجیر رہیں جس سے مزید حالات و کوائف کا حاصل کرنا میرے لئے دور رہ کر دشوار تھا۔

روہیلکھنڈ بریلی میں ایک بچہ پیدا ہوا خاندانی برتری پہلے ہی سے مسلم تھی یہ بچہ سعادت و کرامت کی ہزار تجلیوں کے ساتھ نمودار ہوا۔ لمعانی فیضان سے پیشانی چمک رہی تھی اور آنکھوں سے شراب محبت کے پیمانے چھلک رہے تھے۔

بالائے سرش ز ہوشمندی می تافت ستارۂ بلندی

ولادت آپ کی ولادت مبارکہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۳ء کو محلہ خواجہ قطب بریلی شریف میں ہوئی۔ جو اس وقت استاذ زمن حضرت مولانا حسن بریلوی کی رہائش گاہ تھی ولادت سے ایک روز پیشتر سیدنا اعلیٰحضرت نے مارہرہ مطہرہ میں خواب دیکھا کہ ان کے یہاں بچے کی پیدائش ہوئی ہے چنانچہ خواب ہی میں آپ نے اس بچے کا نام 'ال رحمن رکھا دوسرے دن ولادت باسعادت کی خوشخبری ملی آپ کے پیر و مرشد شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالبرکات محی الدین جیلانی نام رکھا اور فرمایا کہ "مولانا جب میں بریلی آؤں گا۔ تو اس بچے کو ضرور دیکھوں گا وہ بہت مبارک بچہ ہے"

اجازت وخلافت

آپ کی خلافت کا واقعہ بھی عجیب و غریب ہے کہتے ہیں کہ ابھی آپ نے چھ ہی "ماہ" کی عمر میں قدم رکھا تھا کہ حضرت نوری میاں بریلی تشریف لائے بچہ کو دیکھا اعلیٰحضرت کو مبارکباد دی اور فرمایا "یہ بچہ دین و ملت کی بڑی خدمات انجام دے گا۔ مخلوق خدا کو اس سے بہت فیض پہنچے گا یہ بچہ ولی ہے اس کی نگاہ سے لاکھوں گمراہ انسان دین حق پر قائم ہوں گے۔ یہ فیض کا دریا بہائے گا۔" اس کے بعد آپ کے دہن مبارک میں اپنی انگشت مبارک رکھی اسی وقت بیعت فرمایا اور جملہ سلاسل کی اجازت وخلافت سے بھی نوازا یہ مقولہ مشہور ہے۔

"ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات"

کیا اس دور میں کسی کو یہ اعزاز ملا ہے کہ آغوش مادر اور ایام شیر خوارگی ہی میں کسی کے سر پر ملت بیضا کی اتنی بڑی ذمہ داری سونپ دی گئی ہو۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ جس کا ستارۂ اقبال بلند فرماتا ہے اس کے لئے پہلے ہی سے ساری راہ ہموار رہتی ہے۔ بالکل ایسی ہی دعا آپ کی پیدائش سے پیشتر سیدنا اعلیٰحضرت نے بھی کی تھی۔ "یارب مجھے ایسی اولاد سے سرفراز فرما جو عرصۂ دراز تک تیرے دین اور تیرے بندوں کی خدمت کرتا رہے" گویا آپ کی پیدائش سراسر کسی تائید غیبی ہی

کا ثمرہ ہے جس کے لئے اتنے اہتمامات کئے گئے۔ چنانچہ ان بزرگوں کی دعاؤں کی برکت آج بھی ہم محسوس کرتے ہیں جس پر آپ کی نگاہ کرم پڑ گئی اس خاک کو کندن بنا دیا جس طرف قدم اٹھ گئے وہ زمین باغ و بہار بن گئی۔ اور ہزارہا ہزار بندگان خدا اس کی برکتوں سے نہال ہو گئے آج کے دور میں سیدی حضور مفتیٔ اعظم ہند کی ذات بابرکات اہل عقل کے لئے رشد و ہدایت کا ایسا مینار ہے جس کی فیض بخشیوں کا انکار کرنا کڑی دھوپ میں آفتاب کا انکار کرنا ہے۔۔۔ کون ہے جو آپ کے زہد و ورع ولایت و کرامت، فکر و آگہی۔ فہم و فراست اور عابد شب زندہ دار ہونے سے انکار کر سکتا ہے؛ بچپن سے لے کر جوانی کے نازک ایام اور پھر جوانی سے لے کر آج تک آپ کے سمجھ اور شب و روز کے رفتار بھی آپ کی عظمت و کرامت کا اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرا کچھ بھی کہنا سورج کو چراغ دکھلانے کے مترادف ہوگا۔ اور کیوں نہ ہو بزرگی و شرافت تو آپ کی آبائی میراث ہے آپ کی رگ و پے میں اس خاندان کا خون گردش کر رہا ہے جو انگریز سامراج کو کچلنے کے لئے اگر ایک طرف سر بکفن ہو کر میدان میں اتر آیا تھا تو دوسری طرف لبادۂ اسلامی میں ملبوس ابن الوقتوں کے منہ سے نقاب کشائی کرنے میں بھی اپنی مثال آپ ہے۔

خاندانی وجاہت

آپ کے جد امجد حضرت رضا علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مورخ لکھتا ہے،

آپ جنگ آزادی کے عظیم رہنما تھے۔ عمر بھر فرنگی تسلط کے خلاف برسر پیکار رہے آپ، ایک بہترین جنگجو اور بے باک سپاہی تھے

Marfat.com

لارڈ ہینگ آپ کے نام سے بیحد نالاں رہا جنرل ہڈسن جیسے برطانوی جنرل نے آپ کا سر قلم کرنے کا انعام پانچ سو روپے مقرر کیا تھا مگر وہ اپنے مقصد میں عمر بھر ناکام رہا (ترجمان اہلسنت جنگ آزادی نمبر کراچی)

اس حوالہ سے پتہ چلا کہ ابتداء ہی سے آپ کا خاندان ظلم و جبر کے خلاف برسر پیکار رہا۔ اور پھر آپ کے والد گرامی سیدنا اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے مذہب حق کی حمایت اور مذاہب باطلہ کی تردید تو اتنے واضح انداز میں کی ہے کہ جہاں اپنے داد شجاعت و حکمت دیے ہے ہیں وہاں غیر بھی دبی زبانوں میں آپ کے علوم تامہ کا اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں بلکہ کہیں کہیں تو بے ساختہ حق بات ان کے لب پر آ ہی گئی۔ اور حقائق و معارف کی داد دیتے ہوئے پکار اٹھے قلت صفحات کی بنا پر صرف دو حوالے ملاحظہ فرمائیں۔ مولوی نظام الدین احمد پوری جو معاصر علمائے دیوبند میں کسی کو اپنا ہم پلہ نہیں سمجھتے تھے ان کے بارے میں تاثر کا یہ اقتباس پڑھئے۔

مولانا سراج احمد نے اعلیحضرت کے رسالہ "الفضل الموہبی فی معنیٰ اذا صح الحدیث فھو مذھبی" کے چند ابتدائی اوراق منازل حدیث کے انہیں سنائے تو کہنے لگے "یہ سب منازل فہم مولانا کو حاصل ہے افسوس کہ میں ان کے زمانے میں رہ کر ان سے بے خبر و بے فیض رہا ۔۔۔ پھر فقہ کے چند مسائل کے جوابات رسالہ رضویہ سے سنائے گئے تو کہنے لگے "علامہ شامی اور صاحب فتح القدیر مولانا کے شاگرد ہیں یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتا ہے (مرکزی مجلس رضا لاہور)

Marfat.com

مولوی ابوالاعلیٰ مودودی جنہوں نے علمائے سلف وخلف سے ہٹ کر الگ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی ہے جن کی مذہب آمیز جنگیزیت سے پاکستان کا امن و امان غارت ہو رہا ہے اور جن کی نگاہ میں انبیاء و صدیقین، شہداء و صالحین اور ائمہ مجتہدین سے لے کر علمائے متاخرین تک کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو تنقید سے بالاتر ہو ہر شخص ان کے قلم کے نشانے پر ہے مگر وہ بھی عظمت رضا کے معترف ہیں لکھتے ہیں۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب کے علم وفضل کا میرے دل میں بڑا احترام ہے۔ فی الواقع وہ علوم دینی پر بڑی نظر رکھتے تھے اور ان کے اس فضیلت کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ (مقالات یوم رضا حصۂ دوم لاہور)

اسی علمی و باعزت گھرانے کا ایک فرد جب شعور و آگہی کی منزل میں قدم رکھتا ہے تو اپنی تحقیق و بالغ نظری کی دھاگ پوری علمی دنیا پر بٹھا دیتا ہے بالآخر پوری دنیا اسے مفتیٔ اعظم کے لقب سے یاد کرتی ہے۔

تعلیم وتعلم اور فتاویٰ نویسی

بسم اللہ خوانی کی رسم سیدنا اعلیٰحضرت کے سامنے ادا ہوئی اس کے بعد انہیں کی نگرانی میں تعلیمی سلسلہ شروع ہوا۔ مخصوص اساتذہ میں حضرت علامہ شاہ رحم الٰہی صاحب مظفر نگری اور حضرت علامہ بشیر احمد صاحب علیگڈھی ہیں کچھ اسباق برادر بزرگ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب سے حاصل کئے بعدہٗ اعلیٰحضرت کی حیات مبارکہ ہی میں فتاویٰ نویسی شروع کر دی۔ درس وتدریس کا کام باقاعدہ آپ نے انجام نہیں دیا۔ ابتداءً اپنی اور دیگر رفقاء کی دلی خواہش کے مطابق دارالعلوم

Marfat.com

منظر اسلام میں مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے مگر کثرت فتوٰی اور دیگر امور دینیہ نے مطلق آپ کو اس کام کی مہلت نہیں دی یا دل ناخواستہ اس خدمت سے آپ دست بردار ہو گئے۔ فتاوٰی نویسی کا یہ حال ہے کہ بارہ ۱۲ تیرہ ۱۳ سال تک تو اعلیحضرت کی حیات طیبہ میں متفرق طور پر آپ نے لکھا اس کے بعد تو پھر گویا مستقل طور پر اس خدمت پر مامور رہ گئے۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک اس ضعف و نقاہت کے عالم میں بھی یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ اور بات ہے کہ کثرت تبلیغ اور دور دراز کی آمد و رفت کی وجہ سے مسند افتاء پر رونق افروز نہیں ہو پاتے مگر ہندو بیرون ہند کے اہم اور الجھے ہوئے مسائل آپ ہی کے رحم و کرم پہ رہتے ہیں جب باہر سے تشریف لاتے ہیں تو موجودہ مفتیان عظام آپ کی خدمت میں ان مسائل کو سناتے ہیں اور آپ فی البدیہہ (باوجودیکہ عرصۂ دراز سے کتابوں کا مطالعہ چھوٹ چکا ہے) کتابوں کے نام اور حوالہ جات بیان کرتے جاتے ہیں۔ مفتیان کرام ان حوالوں کو ضبط کر لیتے ہیں اور جواب مکمل کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جسے سننے کے بعد آپ اپنا مہر دستخط ثبت فرماتے ہیں ــــ آپ کے رشحات قلم سے نکلے ہوئے ہزاروں فتاوے صفحات قرطاس پر موجود ہیں۔ جن کا صحیح احاطہ دیکھ کر ہی کیا جا سکتا ہے فی الحال فتاوٰی مصطفویہ کے نام سے دو جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں جن کی افادیت کا اندازہ مسائل کے مطالعہ کے بعد ہی محسوس کیا جا سکتا ہے بسطر سطر دلائل و براہین کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے اور کیوں نہ ہو۔

ع عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

بیعت وارشاد

یہاں رک کر آپ ایک دفعہ پھر عارف حق سیدی شاہ

ابوالحسین نوری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ کلمات دہرائیے جو آج بھی جرس کارواں کی طرح ہمارے کانوں میں بج رہے ہیں۔

"یہ بچہ دین وملت کی بڑی خدمات انجام دے گا۔ مخلوق خدا کو اس کی ذات سے بہت فیض پہنچے گا۔۔۔ یہ بچہ ولی ہے۔۔۔ اس کی نگاہوں سے لاکھوں گمراہ انسان دین حق پر قائم ہوں گے۔۔ یہ فیض کا دریا بہائے گا۔۔۔"

حضرت نوری میاں کے ان کرامت آثار جملوں کی تائید ہر وہ شخص کریگا جو کچھ بھی تھوڑا بہت آپ کی ذات گرامی سے واقف ہوگا۔ کتنے گمراہوں کو نہ صرف آپ نے راہ دی بلکہ بہترین راہبر بنا دیا اور حق کے کتنے متلاشیوں کو آپ نے عرفانِ حق کا جام پلا دیا ہے یہ ایک طویل فہرست ہے۔ ہندوستان کا وہ کون سا چپہ ہے جہاں آپ کی زرکار کرنیں نہیں پہنچی ہیں۔ کتنے انسان تو ایسے بھی دیکھنے میں آئے۔ جن کے لیل ونہار فسق وفجور اور معصیت کیشی میں گذرے۔ مگر چہرۂ پر ضیا کی ایک جھلک دیکھی اور دل کا عالم زیر وزبر ہوگیا۔ لمعانیٔ فیضان کا بادل برسا تو نہ صرف یہ کہ ہندوستان بلکہ پورے برِّ اعظم اور خاص کر حجاز مقدسہ میں بھی کتنے کشت ویران دل کو سیراب کر گیا آپ کے دامن سے چپٹنے والوں کی تعداد بلاواسطہ یا بالواسطہ پچاس لاکھ سے بھی زائد ہے جس میں ہند کے علاوہ حجاز مقدس۔ مصر۔ انگلستان۔ افریقہ۔ پاکستان۔ بنگلہ دیش اور دیگر ممالک بھی شامل ہیں۔

سخاوت وفیاضی

اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ آج کل بیعت وخلافت کی حیثیت کیا ہوتی جارہی ہے بہت سے

Marfat.com

پیر مغان اور مرید کرنے والے ایسے ملیں گے جو طریقہ و اصول بیعت سے قطعاً ناآشنا عمل سے نابلد تو شرائط بیعت سے کورے ۔ اور معتقدین کا حال یہ کہ پیر صاحب کی ظاہری ٹرک بھڑک اور باطل رکھ رکھاؤ سے حد درجہ متاثر ۔۔۔ چاہے پیر کا وجود حال شریعت اسلامیہ کے مطابق ہو یا منافی ۔۔۔ ان کو روحانیت سے زیادہ دنیاوی وجاہت مطلوب ہوتی ہے اور اپنی جھوٹی ولایت کے بل پر مریدین سے ہزاروں کا نذرانہ اینٹھ لیتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ کاش ان حضرات کو کچھ بھی آخرت کا خوف ہوتا (اس ضمن میں میرا دعوئے سخن حاشا و کلا ان حضرات کی جانب نہیں ہے جو واقعی اس کے اہل ہیں اور جن کی ایک نگاہ کتنے فرسودہ حالوں کی دنیا بدل ڈالتی ہے) لیکن ہاں آئیے اب دلی وقت قطب زماں، یگانۂ دوراں حضور مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی خاندانی حیثیت سے آپ کو متمول و رئیس بنایا ہے۔ (ایسے رئیس نہیں جو دنیاوی رنگ و عیش پہ فخر کرتے ہوں) جس کا اندازہ نسب نامہ دیکھنے سے ہوتا ہے ۔ آپ کے جد اعلیٰ مولانا سعید اللہ خاں صاحب کندھار کے موقر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ شاہان مغلیہ کے عہد میں سلطان محمد نادر شاہ کے ہمراہ لاہور آئے اور معزز عہدوں پر فائز رہے لاہور کا شیش محل آپ کی جاگیر میں تھا۔ پھر لاہور سے دہلی تشریف لائے اور شش ہزاری کے عہدے پر فائز رہے جس کے نتیجے میں آپ کو شجاعت جنگ کا خطاب ملا ان کے صاحبزادے مولانا سعادت یار خان صاحب سلطنت مغلیہ کی جانب سے روہیلکھنڈ کا علاقہ فتح کرنے کے لئے بھیجے گئے فتحمندی کے بعد آپ کو بریلی کا صوبہ دار بنانے کے لئے فرمان شاہی آیا لیکن اس وقت آپ بستر مرگ پر تھے اور اس ذمہ داری سے معذور

رہے مگر پھر بھی کئی گاؤں آپ کی جاگیر میں تھے۔ اسی طرح مولانا محمد اعظم صاحب بھی بہت بڑے عہدے پر فائز رہے آپ کا شمار اولیائے کاملین میں ہوتا ہے ان کے صاحبزادے حافظ کاظم علی صاحب شہر بدایوں کے تحصیلدار تھے اور کئی سو ٹٹو لین آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھی اسی کا اثر آپ کے دادا قطب وقت مولانا رضا علی خان صاحب میں بھی باقی تھا مگر مولانا رضا علی خان سے لے کر محقق وقت مولانا نقی علی خانصاحب پھر اعلیٰحضرت عظیم البرکت علیہم الرحمۃ والرضوان اور اب تک دنیاوی وجاہت پر دینی رنگ زیادہ تر غالب رہا تقسیم ہند کے بعد بہت سے علاقے آپ کے خاندان سے نکل گئے مگر آج سب کچھ نکل جانے کے باوجود بھی ایک وسیع رقبہ کے آپ مالک ہیں اور اللہ نے ویسا ہی اعزاز بخشا ہے۔ والد گرامی سیدنا اعلیٰحضرت کے استغنا کا یہ عالم تھا کہ کتنے رؤسائے وقت نذرانہ لے کر دہلیز پر آئے اور قدمبوسی کی خواہش کی اولاً تو آپ نے بڑوں سے ملنا پسند نہیں کیا اور اگر ملے تو ان کی پیشکش کو قبول نہیں کیا حتیٰ کہ ایک دفعہ نواب نا نپارہ نے اپنے یہاں آپ کو دعوت دی اور پیغام بھیجا کہ میری شان میں چند اشعار کی منقبت بھی کہہ دیں تو آپ نے یہ کہہ کر اس کی دعوت مسترد کر دی۔

کروں مدح اہل دول رضؔا پڑے اس بلا میں میری بلا
ہیں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

چنانچہ وہ خاندانی روایت اب بھی برقرار ہے آپ بھی جہاں جاتے ہیں لوگ سیم وزر نچھاور کرنے کو تیار رہتے ہیں مگر آپ کا عام دستور ہے کہ اوّلاً تو اسے

Marfat.com

آپ قبول نہیں کرتے اور اگر دیکھتے ہیں کہ نہ لینے میں اس کی دل شکنی ہوتی ہے تو فرماتے ہیں۔ میں نے اسے قبول کیا اور اب میں اپنی طرف سے اسے آپ کو دیتا ہوں یہ کہہ کر واپس کر دیتے ہیں۔

۱۹۷۰ء عیسوی میں معمول کے مطابق آپ صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب (مصنف بہار شریعت) کے عرس میں گھوسی تشریف لائے وہیں سے دار العلوم اشرفیہ مبارکپور بھی قدم رنجہ فرمایا قدمبوسی کے بعد تاجیر نے کچھ نذر پیش کرنی چاہی مگر فرمایا کہ آپ طالبعلم ہیں میں نے اسے قبول کیا۔ اب آپ کو دیتا ہوں جب تک صحت ٹھیک رہتی تھی۔ پابندی کے ساتھ ہر سال عرس امجدی میں رونق افروز ہوتے وہیں سے ادری بھی تشریف فرما ہوتے اکثر لوگ کچھ پیش کرتے مگر لیتے نہیں فرماتے بلکہ محلے کے ایک صاحب جو اس وقت کافی بیمار تھے اور پیہم علالت کے باعث صحت سے مایوس ہو چکے تھے لوگوں نے حالت بیان کی آپ نے فوراً دعا فرمائی اور اپنی جیب خاص سے پچاس روپئے نکال کر عنایت فرمایا اور کہا اسے ان کے علاج میں شامل کر لیا جائے ایک مرتبہ جلسۂ دستار فضیلت کے موقع پر جامعہ وحمیدیہ بنارس تشریف لائے چونکہ آپ نے وعدہ فرما لیا تھا اس لئے وقت متعینہ پر جبلپور سے بذریعہ کار تشریف لانا ہوا بعد جلسہ ارکان جامعہ نے سوچا کہ چونکہ حضرت دور سے تشریف لائے ہیں اور وہ بھی کار سے اس لئے خرچ زیادہ پڑے ہوں گے لہذا پانچ سو روپے کی رقم پیش کرنی چاہی۔ ہزار کوششوں کے باوجود بھی آپ نے قبول نہیں فرمایا جب لوگوں نے دیکھا کہ اس طرح حضرت کا نقصان ہوگا تو رقم کو مختلف لوگوں پر بانٹ دیا گیا تاکہ فرداً فرداً لوگ مصافحہ کرتے

جائیں اور اس طرح شاید حضرت قبول فرمالیں آپ سب کی نذر قبول کرتے رہے
پھر اخیر میں فرمایا "میں اس رقم کو جامعہ کے لئے وقف کر رہا ہوں اس کی
تعمیر میں اس کو صرف کر دیا جائے یہ ایثار دیکھ کر لوگ حیرت زدہ
رہ گئے اللہ اکبر اللھم اجرہ اجرًا کثیرًا۔ اس قسم کی ایک دو نہیں
سینکڑوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

اپنوں کے لئے نرم تو غیروں کیلئے سنگ

قلت صفحات کی بناء پر اس عنوان کے تحت بالتفصیل نہیں لکھتا مگر الحب فی اللہ والبغض فی اللہ پر جیسا عمل آپ کا رہا وہ دوسرے بہت سے اکابر میں بھی نہیں پایا جاتا ریشم سے زیادہ نرم، حریر سے بڑھ کر نازک اور پانی سے زیادہ رقیق مگر اپنوں کے لئے تلوار سے زیادہ تیز پتھر سے زیادہ سخت اور فولاد سے بڑھ کر مضبوط مگر غیروں کے لئے نسیم بہاری کی طرح چلتے ہیں تو مسرت و بہجت کے غنچے اور شگوفے کھل جاتے ہیں اور اگر بدمذہبوں کی بات آجاتی ہے یا کسی باطل خیال کی ترجمانی کا سوال پیدا ہو جاتا ہے تو چشم و ابرو پر جلال فاروقی کا عکس دوڑ جاتا ہے۔

چھٹ جائے اگر دولت کونین تو کیا غم
چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامان محمد

مفتی اعظم کی شاعری

ان الشعر لحکمۃ وان البیان لسحرا

Marfat.com

بیشک شعر حکمت ہے اور بعض بیان جادو ہے۔ شعر اس کلام موزوں کو کہتے ہیں جس میں بالقصد قافیہ ہو اگر کسی کلام میں اتفاقاً قافیہ اور وزن پیدا ہو جائے تو اسے عمدہ کلام تو کہا جا سکتا ہے مگر شعر نہیں کہا جا سکتا۔ امام بخاری نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الشعر بمنزلۃ الکلام حسنہ کحسن الکلام وقبیحہ کقبیح الکلام۔ شعر مثل کلام کے ہے اچھا شعر اچھا کلام اور برا شعر برا کلام ہے ــــ (الادب المفرد)

مگر بے اور گندے اشعار کی توقع تو انہیں لوگوں سے کی جا سکتی ہے جن کے اخلاق و کیریکٹر میں کوئی خرابی ہو عاشقان رسول اور مداحان مصطفےٰ نے جن اشعار اور جس کلام کو اپنے لئے معیار شاعری بنایا ہے اس کی خوبیوں اور بڑائیوں سے کس کو انکار ہو سکتا ہے سید الکونین روحی فداہ دامی نے اگرچہ اشعار نہیں کہے مگر پسند ضرور فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ ایک بار سرکار نے استسقار کی دعا فرمائی اور جب بارش ہوئی تو فرمایا اگر ابو طالب زندہ ہوتے تو آج بہت خوش ہوتے ان کے اشعار کوئی سنائے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپ کے سامنے ابو طالب کے اشعار سنائے جن میں سے ایک شعر یہ بھی تھا۔

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ

ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل

وہ گورے چٹے ہیں ان کے چہرے کے وسیلے سے دعاء بارش طلب کی جاتی ہے۔ یتیموں کی جائے پناہ ہیں۔ بیواؤں کا سہارا ہیں۔

آپ نے بدر میں مشرکین کی لاشوں کو دیکھ کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر ابو طالب ہوتے تو دیکھتے کہ ہماری تلواروں نے اماثل قریش کو قتل کر دیا ہے اس میں ان اشعار کی طرف اشارہ ہے جو قصیدہ ابو طالب میں ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک دن تاجدار دو عالم اپنی نعلین درست فرما رہے تھے۔ میں سوت کات رہی تھی آپ کی پیشانی عرق آلود ہوئی اور پسینے میں جھلمل جھلمل ایسا نور پیدا ہوا کہ میں مبہوت ہو گئی۔ حضور نے ملاحظہ فرمایا تو پوچھا کیوں حیران ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ آپ کی پیشانی عرق آلود اور پسینہ نور سے چمک رہا ہے اگر ابو کبیر دیکھتا تو جانتا کہ آپ اس کے ممدوح ہونے کے زیادہ مستحق ہیں آپ نے فرمایا ابو کبیر نے کیا کہا ہے میں نے عرض کی یہ کہا ہے۔

واذا نظرت الی اسرۃ وجھہ

برقت کبرق العارض المتھلل

جب ان کی پیشانی کی موجوں کو تم دیکھو تو وہ ابر باراں کی طرح چمکدار نظر آئیگی آقائے دو جہاں نے ہاتھ سے سامان رکھ کر میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور فرمایا تم نے مجھے جتنا خوش کیا میں نے تم کو اس قدر مسرور نہیں کیا۔ اسی طرح کعب بن زبیر اور شاعر دربار حضرت حسان بن ثابت کا اپنا قصیدہ سنانا مشہور و معروف ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اگر قرآن پڑھتے وقت تمہیں کسی لفظ کا معنی سمجھنے میں دقت محسوس ہو تو عرب کے اشعار میں انہیں تلاش کرو عربوں کا دفتر شعروں میں ہے۔ قرآن میں جہاں شعراء کی مذمت کی گئی ہے اس

سے بدگو شعراء مراد ہیں اس لئے کہ اہل ایمان کا استثناء آیت ذیل میں مذکور ہے۔
الا الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت۔ واذکراللہ کثیرًا وانتصروا من بعد ما ظلموا۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور اللہ کا بہت ذکر کیا اور ظلم کے بعد اپنا بدلہ لے لیا۔

سیدی حضور مفتیٔ اعظم ہند مدظلہ العالی کی شاعری بھی ایسی ہے جو از ابتدا تا انتہا توحید ربانی اور فضائل و محامد سید المرسلین میں ڈوبی ہوئی ہے اور اسے تو میں اپنے آقا کا فیض اور اپنے مرشد برحق کی کرامت ہی کہوں گا کہ ایک ایسا انسان جو شب و روز سفر میں گھر آہے گھر رہے تو افتاء کی ذمہ داری اس کے علاوہ دیگر اہم اور دینی ضرورتیں آخر کب اور کیسے ان کو سکون کا وقت میسر آیا جس سے آج ہم ان کی نعتیہ شاعری کا ایک دیوان دیکھ رہے ہیں۔ نمونتًا اب چند اشعار کی روشنی میں ان کے جذبۂ عشق رسالت پناہی کا اندازہ لگائیے۔

محال عقل ہے تیرا مماثل اے مرے سرور — تو ہم کر نہیں سکتا ہے عاقل تیرے ہمسر کا
خدا شاہد رضا کا آپ کی طالب خدا ہوگا — تعالی اللہ رتبہ میرے حامی میرے یاور کا

چارہ گر ہے دل تو گھائل عشق کی تلوار کا — کیا کریں میں لیکے پھاہا مرہم زنگار کا

تیرے باغ حسن کی رونق کا عالم کیا کہوں — آفتاب اک زرد پتا ہے ترے گلزار کا

سینہ پہ قدم رکھنا دل شاد مرا کرنا — درد دل مضطر کی سرکار دوا کرنا

Marfat.com

وہ تیرا برا چاہیں ممکن ہی نہیں ان سے　　اعدا کی بھلائی کی جن کو ہے دعا کرنا

آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہوگا　　کبھی دل جلوہ گہہ سرور خوباں ہوگا

کب ستارہ کوئی چمکا سامنے خورشید کے　　ہو نبی کیسے نیا مہر عجم ماہ عرب

اور یہ شعر تو واقعی آپ کی گرویدگی کی نمایاں نشاندہی کرتا ہے۔

کہتے وہ نہ کچھ کہتے کرتے وہ نہ کچھ کرتے
اے کاش کہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ

○

مضمون کے اخیر میں ناحق شناسی ہوگی اگر گرامی قدر ناصر مسلک رضویت الحاج محمد فاروق صاحب رضوی کا شکریہ نہ ادا کروں جن کے ہی تعاون کی بدولت یہ مجموعہ آپ کی تسکین خاطر کا سبب بن رہا ہے موصوف ایک حساس اور مخلص فرد اہلسنت ہیں۔ آپ ہی کے تعاون سے جد الممتار حاشیہ رد المحتار للعلامہ شامی نکلنے والی ہے ۔ جو المجمع الاسلامی اشرفیہ مبارکپور کے زیر اہتمام شائع ہو رہی ہے ۔

Marfat.com

اخیر میں اپنی کم مائگی کا احساس کرتے ہوئے عرض گذار ہوں کہ اس کی ترتیب وتزئین میں اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرمائیں دعا ہے کہ رب قدیر اس حقیر سی محنت کو میرے لئے سیارۂ نجات اور میرے مرشد کی خوشنودی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

آخری بات

ستمبر ۱۹۷۸ء میں بنارس کی سرزمین پر ال انڈیا اسلامک مشن کی بنیاد ڈالی گئی خدا کا فضل ہے کہ اس کا نتیجہ مستقبل کے لئے حوصلہ افزا ہے تیزی کے ساتھ بنارس وقرب وجوار میں تبلیغ کا کام شروع ہوگیا ہے خدا نے توفیق دی تو ایک عظیم پروگرام کے تحت علمائے ملت کی موجودگی میں المرکز الاسلامی کا اعلان کیا جائے گا۔ کام کے لئے سارے وسائل پر غور و خوض کیا جارہا ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ اپنی مفید آرار سے مطلع فرمائیں۔

یہ ہے دامن یہ ہے گریباں آؤ کوئی کام کریں
موسم کا منھ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا

وما علینا الا البلاغ

موسم امید کا تمنائی

محمد مرغوب حسن قادری خادم جامعہ فاروقیہ بنارس

۶ر شوال المکرم ۹۹ھ مطابق ۳۰ر اگست ۷۹ء

Marfat.com

منقبت

از مولانا مرغوب القادری

نسیم جانفزا کہئے بہار گلستاں کہئے
چمن کی زیب و زینت اور جان بوستاں کہئے

وہ جس کے دامن اخلاص میں کتنے پناہی ہیں
اسے اک انجمن کہئے اسے اک آشیاں کہئے

طلاطم بھی روانی بھی سکوت جاودانی بھی
وہ اک پیکر جسے تاریخ کی اک داستاں کہئے

چلا تھا جانب منزل کسی امید کو لے کر
ملے وہ مل گئے جس کو محبت کا جہاں کہئے

اک ایسی زندگی لوح عقیدت جس پہ ہو تاباں
جسے اس دور میں اسلام کی روح رواں کہئے

ہمارے مفتیٔ اعظم سبھی کے مفتیٔ اعظم
کسے انکار کی ہمت عقیدت کی اذاں کہئے

امام احمد رضا نے جس کی خاطر ہے دعائیں کیں
انہیں کا عکس کہئے یا جمال عاشقاں کہئے

وہ مارہرہ جہاں ہے بوالحسین نوری کا مدفن
اسی سرکار کے انعام کا لعل گراں کہئے

امام الاذکیا کہہ کر نقیبوں نے پکارا ہے
جسے علم و عمل کا بالیقیں کوہ گراں کہئے

وہ جس کے در کی پابوسی جہاں کے لوگ کرتے ہیں
عقیدت ہیں نہیں بلکہ حقیقت کی زباں کہئے

وہ جس کے در سے فقہا اور علما فیض پاتے ہیں
جسے زہد و ورع علم و عمل کا کارواں کہئے

نگاہ مفتیٔ اعظم کے جلووں کی تجلی سے
ہر اک نوری کو مطلق آپ رشک سلسلاں کہئے

مرے مرشد پکارا جب بھی میں نے تم کو مشکل میں
تم آئے اس طرح جیسے کہ پہلے سے عیاں کہئے

پڑی ہے جب سے نگہ ناز میرے پیر و مرشد کی
مجھے مرغوب کیا بلکہ مآل مقبلاں کہئے

Marfat.com

ضَرَبْ هُوْ

(توحیدِ باری عزّ اسمہٗ)

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو — تو منزّہ مکاں سے مبرّہ زسو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تو کو بکو — تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو — جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سُبْحٰنہٗ — عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو — جن و انس و ملک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بسو — بن میں وحشی لگاتے ہیں ضربات ھُوْ

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

طائرانِ جناں میں تری گفتگو — گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ھُوْ — اور سب کہتے ہیں لَاشَرِیْکَ لَہٗ

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ

Marfat.com

بلبلِ خوش نوا طوطی خوش گلو　　زمزمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغمات ھُو

قمریِ خوش لِقا بولی حق سِرّہٗ　　فاختہ خوش ادا نے کہا دوست تو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ

صبح دم کر کے شبنم سے غسل و وضو　　شاہدانِ چمن بستہ صف رو برو

ورد کرتے ہیں تسبیح سُبْحَانَہٗ　　ھُوَ وَلَاغَیْرُہٗ ھُوَ وَلَاغَیْرُہٗ

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ

بھر دے الفت کی مَے سے ہمارا سبو　　دل میں آنکھوں میں تو اور لب پر ہو تو

کیف میں وجد کرتے پھریں کو بکو　　وِرد گایا کریں پے بہ پے سو بسو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

عَفْو فرما خطائیں مری اے عَفُوْ　　شوق و توفیق نیکی کا دے مجھ کو تو

جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکر ھُو　　عادتِ بد بدل اور کر نیک خو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

بد ہوں مولیٰ مرے مجھ کو کر دے نیکو　　رخت اعمال ہے چاک فرما رفو

تیری رحمت کی امید ہے اے عَفُوْ　　کہ ہے ارشاد قرآن لَاتَقْنَطُوْا

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

داخلِ خلد ہم کو جو فرمائے تو　　ہم ہوں اور حور و غلماں لبِ آبجو

اور جامِ طہور اور مینا سبو　　دیکھیں اعدا تو رہ جائیں پی کر لہو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

نور کی تیرے ہے اک جھلک خورو　　دیکھے نوری تو کیوں کر نہ یاد آئے تو

Marfat.com

ان کا سرور ہے مظہر ترا ہو بہو　　مَنْ رَّاٰنِیْ رَاَ الْحَقّ ہے حق مو بمو

اَللّٰہ ھُوْ۔ اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

عرش و فرش و زمان و جہت اے خدا　　جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا

ذرے ذرے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا　　قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا ترا　　چہچہے ذکرِ حق کے ہیں صبح و مسا

اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا　　سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

ہر نہالِ چمن ذکر سے ہے نہال　　ذکر حق ہی اسے کرتا ہے مالا مال

ذکر سے چوک کر ہوتا ہے وہ نڈھال　　ذکر ہی تیرا ہے اس کی وجہہ نمو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

وہ بھی تسبیح سے رکھتا ہے اشتغال　　جو نہیں رکھتا منہ اور لسان مقال

پھر بھی گویائے تسبیح ہے اس کا حال　　اس کی حالی زباں کہتی ہے تو ہی تو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

جو ہے غافل ترے ذکر سے ذوالجلال　　اُس کی غفلت ہے اُس پر وبال و نکال

قعرِ غفلت سے ہم کو خدایا نکال　　ہم ہوں ذاکر ترے اور مذکور تو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

ہے زبانِ جہاں حمد باری میں لال　　دم کوئی حمد کا مارے کس کی مجال

تا بہ اِمکان ہم رکھتے ہیں قیل و قال　　اس کو مقبول فرمائے رحمت سے تو

Marfat.com

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب — فتنوں کی دھول سے پاک ہووے عرب
ایسا برسا بہا دے جو خاشاک سب — تیری رحمت کے بادل گھریں چار سو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

رحم فرما خدایا حرم پاک ہو — تو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو
دفع فرما وہاں پہ ہے بے باک جو — اور گرا بجلیاں قہر کی بر عدو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

خواب نوری میں آئیں جو نور خدا — بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پر ضیا — نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ھُوْ

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

Marfat.com

اَذکارِ توحیدِ ذاتِ اَسماء وصفات وبعضِ عقائد

لَامَوجُودَ اِلّا اللّٰہ　　لَامشھُودَ اِلّا اللّٰہ
لَامَقصُود اِلّا اللّٰہ　　لَامَعبُود اِلّا اللّٰہ

لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ اٰمنّا برَسُولِ اللّٰہ

ہے موجود حقیقی وہ　　ہے مشہود حقیقی وہ
ہے مقصود حقیقی وہ　　معبود حق و حقیقی وہ

لا الٰہ الّا اللّٰہ اٰمنّا برَسُولِ اللّٰہ

ھوھوھوھوھوھو　　اَللّٰہُ ھوُ اَللّٰہُ
تیرا جلوہ ہے ہر سو　　تو ہی تو ہے تو ہی تو

لاالٰہ الّا اللّٰہ اٰمنّا برَسُولِ اللّٰہ

حق ھوحق ھوحق ھوحق　　رَبّ ناس و رَبّ فلق
غیر نہیں تیرا مطلق　　بھولوں گا میں یہ نہ سبق

لا الٰہ الّا اللّٰہ اٰمنا برسول اللّٰہ

اَنتَ الھادی اَنتَ الحق　　رنگ باطل اس سے فق
قلب مبطل سن کر شق　　قلب مسلم کی رونق

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسولِ اللہ

رَبِّیْ حَسِیْبِیْ جَلَّ اللہ مَا فِیْ قَلْبِیْ اِلَّا اللہ

حق حق حق اَللہ اَللہ رب رب رب سُبْحَانَ اللہ

لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ لَیْسَ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

اس سے بُن ہے وہ نہیں بُن ابْصِرْ اِسْمَعْ دیکھ اور سُن

لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسولِ اللہ

لَیْسَ اِلٰھَادِیْ اِلَّا ھُوْ کہتا ہے یہ ہر بُن مُو

سنتا ہوں میں از ہر سو لَیْسَ سِوَاکَ یَا مَنْ ھُوْ

لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

بُن کو بنایا ہے اُس نے بُن کو جمایا ہے اُس نے

بُن کو اُگایا ہے اس نے بانع کھلایا ہے اُس نے

لَا الٰہَ اِلا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

اَللہ اِلٰہُ وَرَبٌّ وَاحَد فرد و واحد وتر وصمد

جس کا والد ہے نہ ولد ذات وصفات میں بیحد و عد

لا الٰہ الّا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

ایک حقیقی ہے وہ احد ایک نہیں وہ جو ہے عدد

پاک ہے وہ از صورت وحد کَیْفَ یُصَوَّرُ کَیْفَ یُحَدُّ

لَا الٰہَ اِلا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

Marfat.com

منعم وحق وسمیع وبصیر باقی باری بَرّ وخبیر
جامع۔ مانع۔ منار۔کبیر رافع۔ نافع۔ حَیّ وقدیر
لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسُول اللہ

حکم وعدل وعلی وعظیم دیّان ورحمٰن ورحیم
قُدّوس وحَنّان وحَلِیم فتّاح و منّان وکریم
لا الٰہ الّا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

والی ولی متعالی حکیم وَھّاب ورزاق وعلیم
مالکِ یوم دین وجحیم مالک ملک خلد ونعیم
لا الٰہ الّا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

وہ ہے عزیز ومجیب شکور وہ ہے بدیع وقریب صبور
وہ ہے متین وحسیب غفور وہ ہے معین ورقیب ضرور
لا الٰہ الّا اللہ اٰمنّا برسُول اللہ

وہ ہے مُقدّمُ اور غفّار وہ ہے مھیمن اور جبّار
وہ ہے مؤخر اور قھّار وہ ہے باسط اور ستار
لا الٰہ الا اللہ اٰمنا برسُول اللہ

نور مصور اور ظاھر باطن اول اور آخر
واجد ماجد اور قادر مؤمن متکبر اور قاھر
لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسُول اللہ

تواب ومغنی۔ ھادی مقسط محیی ممیت غنی

منتقم و قیوم و قوی مقتدر و واسع مہی

لا الٰہ الّا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

مبدی جلیل و حفیظ و مجید معطی وکیل و سلام و معید

وہ ہے لطیف و ودود و وحید اور شہید و حسیب و رشید

لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

وہ ہے جواد و عفو و عطوف ازلی ابدی ہے معروف

یصرِفُ عنّا جمیع صروف مولی الکل وھو رؤف

لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسُول اللہ

وہ ہے محیط النس و جاں وہ ہے محیط جسم و جاں

وہ ہے محیط کل ازماں وہ ہے محیط کون و مکاں

لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

وہ ہے مقیت و معز و مذل وہ ہے حفیظ و نصیر اے دل

باد و آتش و آب و گِل سب کا وہ ہی ہے فاعل

لا الٰہ اِلّا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

مادّے اس نے پیدا کئے اس کے امر کُن سے بنے

دور و تسلسل کے جھگڑے امر حق سے قطع ہوئے

لا الٰہ الا اللہ اٰمنا برسول اللہ

قابض و باعث خالق ہے خافض و وارث رازق ہے

جو ہے اس کا عاشق ہے غیرِ ناطق ناطق ہے

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ امنّا بی رسُول اللہ

کوئی نہ اس سے سابق ہے　　کوئی نہ اس سے لاحق ہے
کون ثنا کے لائق ہے　　ناطق غیر ناطق ہے

لا الٰہ الا اللہ امنّا بی رسُول اللہ

سب ہیں حادث وہ ہے قدیم　　کوئی نہیں ہے اس کا ندیم
پیدا اس نے کئے ہیں فخیم　　اور اسی نے بنائے لئیم

لا الٰہ الا اللہ امنّا بی رسُول اللہ

ایک ہی ہے وہ بے شک ایک　　بندہ اس کا ہر بد و نیک
کافر دل میں اس سے اٹیک　　اپنے دل کی ہے یہی ٹیک

لا الٰہ الا اللہ امنا بی رسول اللہ

ساجھی نہ اس کا کوئی شریک　　وہی ملک ہے وہی ملیک
پاک مکان سے اور نزدیک　　دیکھے سنے پست و باریک

لا الہ الا اللہ امنا بی رسول اللہ

وہ ہے منزہ شرکت سے　　پاک سکون و حرکت سے
کام ہیں اس کے حکمت سے　　کرتا ہے سب قدرت سے

لا الہ الا اللہ امنا بی رسول اللہ

ایک وجود حقیقی تھا　　غیر سراسر فانی ہوا
حق بیں نظر سے جب دیکھا　　پرملا کہہ اٹھے عقلا

لا الٰہ الا اللہ امنا بی رسول اللہ

Marfat.com

باقی وجود حقیقت تھا　　باقی یکسر منفی ہوا
کہہ اٹھے بعضے عرفا　　ما فی حُبّتی الا اللہ

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ہر ہر ذرہ ہر ہر قطرہ　　شاہد ہے ہر ہر لمحہ
اس کی قدرت وصنعت کا　　یکتائی و وحدت کا

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اللہ واحد و یکتا ہے　　ایک خدا بس تنہا ہے
کوئی نہ اس کا ہمتا ہے　　ایک ہی سب کی سنتا ہے

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ایک نہ ہوتا گر اللہ　　کیسے رہتے ارض وسما
ہوتا نہ اک محتاج اک کا　　کس لئے یہ اس سے ملتا

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

سوتا پیتا کھاتا نہیں　　اس کا رشتہ ناتا نہیں
اس کے پتا اور ماتا نہیں　　اس کے جورو جاتا نہیں

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جہل وظلم و کذب و زنا　　خواری میخواری سرقہ
اس سے یہ ممکن ؟ جس نے کہا　　لاریب اس نے کفر بکا

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

روح نہیں وہ اور نہ جسیم　　مقسم ہے وہ نہ قسم و قسیم

Marfat.com

اس کے صفات و اسما قدیم یہ ہے اپنا دینِ قویم

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ہے وہ زمان و جہات سے پاک وہ ہے ذمیم صفات سے پاک

وہ سارے محالات سے پاک وہ ہے سب حالات سے پاک

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پاک ہے عیبوں سے مولیٰ عیب کو اس سے علاقہ کیا

عیب اس کا صالح نہ ہوا ہو مُتَعَلَّق قدرت کا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

روشن ہے یہ جیسے دن اس کا تلوث ناممکن

واقع کہتا ہے موہن اور پھر بنتا ہے مومن

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

من اصدق منہ قیلا من اصدق منہ حدیثا

کیسا کیسا رب نے کہا منکر ایک نہیں سنتا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

صدق رب جب واجب ہے کذب محال اے خائب ہے

جمع دو ضد کب جائز ہے عقل کہاں تری غائب ہے

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اس کا کھائے او منکر اور غرّائے او کافر

کون ہے دیتا او قادر اس کے سوا ہاں او فاجر

میں ہوں بندہ وہ مولیٰ کون ہے اپنا اس کے سوا
میں ہوں اس کا وہ ہے مرا جس نے بنایا اور پالا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

چار عناصر پیدا کئے جو سب آپس میں ضد تھے
ایک گرہ میں کیسے بندھے یکجا کیسے جمع ہوئے
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آنکھوں میں وہ ہے سر میں وہ دل میں وہ ہے جگر میں وہ
سمع میں وہ ہے بصر میں وہ طبع میں وہ ہے فکر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نور میں وہ ہے نظر میں وہ شمش میں وہ ہے قمر میں وہ
ابر میں وہ ہے گہر میں وہ کوہ میں وہ ہے حجر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پروانہ میں وہ ہے پر میں وہ شمع میں وہ ہے شرر میں وہ
داؤ دوا اثر میں وہ نفع میں وہ ہے ضرر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

تخم میں وہ ہے شجر میں وہ شاخ میں وہ ہے ثمر میں وہ
ماہ میں وہ ہے مدر میں وہ بحر میں وہ ہے بر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

سوز میں وہ ہے ساز میں وہ ناز میں وہ انداز میں وہ

Marfat.com

حسن بت طناز میں وہ عشق کے راز و نیاز میں وہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

تو میں وہ ہے من میں وہ جان میں وہ ہے تن میں وہ

آبادی میں وہ ہے بن میں وہ سِر میں وہ ہے عِلَن میں وہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

خیر میں وہ ہے کل میں وہ رنگ و بوئے گل میں وہ

افغانِ بلبل میں وہ نغمات قلقل میں وہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

قرب و لقا و وصل میں وہ بُعد و فراق و فصل میں وہ

فرض میں وہ ہے نفل میں وہ اصل میں وہ ہے نقل میں وہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

فتح و ضم و جر میں وہ پیش و زیر و زبر میں وہ

این و آن و دیگر میں وہ اِس میں اُس میں ہر میں وہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

بلبل طوطی پروانہ ہر اک اس کا دیوانہ

قمری کس کا مستانہ کون چکور کا جانانہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

شمع و گل و سرو و صرآت ہیں مرآت لحاظ ذات

ورنہ ھیہات و ھیہات پوچھتا کوئی ان کی بات

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ اُمتا برسول اللہ

خود گل کوزہ و کوزہ گر　　خود کوزۂ و خود کوزہ بر
قول رومی کر یاد ر　　ایماں ہے اے کورو کر

لا الٰہ الا اللہ اُمتا برسول اللہ

جلوے اس کے ہیں ہر جا　　ذات ہے اس کی جا سے ورا
قدرت سے وہ ان میں ہوا　　ذات میں ہے وہ سب سے جدا

لا الٰہ الا اللہ اُمتا برسول اللہ

نت نئے جلوے ہیں ہر آں　　کل یوم فی شان
خود ہی درد و خود درماں　　خود ہی دست و خود داماں

لا الٰہ الا اللہ اُمتا برسول اللہ

ہر دل میں ہے اس کی لگن　　آنکھوں میں وہ نور افگن
کیا صحرا اور کیا گلشن　　مہر وجود کی ایک کرن

لا الٰہ الا اللہ اُمتا برسول اللہ

سرو و سنبل اور سمن　　شمشاد و صنوبر اور سوسن
نرگس نسریں سارا چمن　　اوس کی ثنا میں نغمہ زن

لا الٰہ الا اللہ اُمتا برسول اللہ

مولیٰ دل کا زنگ چھڑا　　قلب نوری پائے جلا
دل کو کر دے آئینہ　　جس میں چمکے یہ کلمہ

لا الٰہ الا اللہ اُمتا برسول اللہ

Marfat.com

اپنے کرم سے رب کریم ہم پہ کیا احسان عظیم
بھیجا ہم میں بفضل عمیم بحرِ کرم کا در یتیم
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اپنے مظہر اول کو اپنے حبیب اجمل کو
پہلے نبی افضل کو پچھلے مرسل اکمل کو
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

وہ جنہیں اَنفسُ فرمایا بہتر برتر اعلیٰ کیا
وہ رتبہ ان کو بخشا کوئی نہیں جو پاسکتا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ایسی فضیلتیں ان کو دیں جن کا مثل امکاں میں نہیں
روح روان خلد بریں نخل جہاں کے اصل متیں
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نائب حضرت حقِّ متیں شاہنشاہ چرخ و زمیں
والیِ تختِ عرش بریں راحت جان و قلب حزیں
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

موج اول بحر قِدَم موج آخر بحر کرم
سب سے اعلیٰ اور اعظم سب سے اولیٰ اور اکرم

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جن کو بنایا اپنے لئے　　سب کو بنایا جن کے لئے
کب انہیں دے کے ان سے لئے　　پر سب چھوڑے تیرے لئے

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نور سے اپنے پیدا کیا　　نور حبیب ربّ علا
پھر اس نور کو حصّے کیا　　ان سے بنایا جو ہے بنا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ذات کا اپنی آئینہ　　بے مثل و نظیر و یکتا
خلق کیا قبل از اشیا　　اور نبوّت کردی عطا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جب حق کو ہوا یہ منظور　　عالم پر فرمائے ظہور
ہو خود معروف و مذکور　　جلباب خفا کردے دور

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

قالبِ آدم خلق کیا　　روح دَرُ آئے حکم ہوا
روح در آئی جب دیکھا　　پتلے میں ہے نورِ خدا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آدم و عالم پیدا ہوئے　　نور سے سارے ہویدا ہوئے
جو جو اس پر شیدا ہوئے　　رب کے وہی گرویدہ ہوئے

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

Marfat.com

لوحِ جبین سیدنا آدم میں وہ نورِ خدا
جب طالع ہوا تو ان کا طالع قسمت اور بھی چمکا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نورِ خدا کی برکت تھی رہنے کو جنت پائی
قدرتِ دولت علم ملی اور آدم ہوئے حق کے نبی

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

حق نے علم اَسمَا دیا جو نہ ملائک کو بخشا
وہ تکلیم فرمایا عطا اُن پر ان کو غلبہ دیا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آدم کو شرف ایسا ملا آدمی اشرف خلق ہوا
ان کو خلیفہ حق نے کیا تاج کرامت سر پہ رکھا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

واسطہ یہ اس نور کا تھا حضرت انساں قبلہ بنا
سارے فرشتوں نے سجدہ پیش صفی اللہ کیا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پاک گروہ مقدس کا ایک علامہ معلّم تھا
قوم جن سے تھا پیدا تھا اور غرّہ عبادت کا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جب سجدہ کا حکم ہوا سب نے کیا اس نے نہ کیا

Marfat.com

اور متکبر نے یہ بکا طین سے یہ میں نار سے پیدا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اوس کو آب و گل سوجھا منکر ہو کر شیطاں بنا

جن کے سبب وہ حکم ہوا اس نے وہ نور نہ دیکھا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

یاری جو نور نہ کرتا دیکھتے کیسے فوق وسما

نام حبیب و نام خدا ساق عرش پہ لکھا دیکھا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جوش پہ آیا رحم کا دریا جب سیدنا آدم نے دیا

واسطہ اس نور خدا کا مقبول ہوئی یوں توبہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جب حضرت کا جی نہ لگا تنہائی سے گھبرا اٹھا

دل جمعی کے لئے حوا خلق کی بے مثل وہمتا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

حوا سے جب آدم کا عہدِ مہرِ درود ہوا

آدم سے وہ نور خدا زوجہ کو تفویض ہوا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پیشانی شیث میں آیا صلبوں رحموں میں ہوتا

پیشانی نوح میں آیا پھر ایسے ہی آگے بڑھا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

حضرت نوح نجی اللہ آدم ثانی عالم کا
یار اگر یہ نور نہ ہوتا کب تِرتا ان کا سفینہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ابراہیم خلیل اللہ آگ میں جن کو ڈالا گیا
ان کا حامی نور ہوا نار کا بقعہ باغ بنا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

طاہر صلبوں میں ہوتا پاک ارحام میں رہتا ہوا
ہونا چاہا جلوہ نما بطن آمنہ میں آیا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آمنہ نے یہ فرمایا حمل کی کلفت تھی نہ ذرا
جتنا قریں از وضع ہوا میں سنتی زیادہ مرحبا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ماہ اول میں آدم دوسرے میں ادریس افخم
تیسرے میں نوح اکرم چوتھے میں خلیل ارحم

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پانچویں میں اسمٰعیل چھٹویں میں کلیم جلیل
ساتویں میں داؤد جمیل ہشتم میں سلیمان جلیل

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

Marfat.com

ماہ نہم میں حضرت عیسیٰ آئے مجھ کو مژدہ دیا
اس مولود مبارک کا روح اللہ نے کہا

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

سن لو جب یہ نور خدا پیدا ہو تو تم اس کا
نام پاک محمد رکھنا صلے علیہ دائما

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

اور کسی نے یہ بھی کہا خواب میں مجھ سے آمنہ
پیٹ میں تیرے امت کا سردار ہے اللہ اللہ

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

پیٹ میں تھے جب یہ سرکار اس سے پہلے کے اذکار
خشک تھے سب برگ و اشجار سوکھ گئے تھے اثمار

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

بے سازو برگی کے سوا کوئی پھلا اور پھولا نہ تھا
بطن میں جلوہ فرما جب ہوا وہ نور خدا

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

قوم مصائب کی تھی شکار اور آفتوں سے تھی دوچار
ظالموں کی تھی بھرمار ایک کو ایک کرتا ناچار

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

جور و جفا تھا ان کا شعار نیتیں رکھتے تھے خوار

Marfat.com

نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھوں وہ مطلعِ نوری ثنا، مہرِ انور کا
ہو جس سے قلب روشن جیسے مطلع مہرِ محشر کا

سرِ عرشِ علا پہنچا قدم جب میرے سرور کا
زبانِ قدسیاں پر شور تھا اللہ اکبر کا

بنا عرش بریں مسند کفِ پائے منوّر کا
خدا ہی جانتا ہے مرتبہ سرکار کے سر کا

دو عالم صدقہ پاتے ہیں مرے سرکار کے در کا
اسی سرکار سے ملتا ہے جو کچھ ہے مقدر کا

بڑے دربار میں پہنچایا مجھ کو میری قسمت نے
میں صدقے جاؤں کیا کہنا مرے اچھے مقدر کا

ہے خشک و تر پہ قبضہ جس کا وہ شاہِ جہاں یہ ہے
یہی ہے بادشاہِ بَر کا یہی سلطاں سمندر کا

مٹے ظلمت جہاں کی نور کا تڑکا ہو عالم میں
نقاب روئے انور اے مرے خورشیدِ اب سَر کا

ضیا بخشی تری سرکار کی عالم پہ روشن ہے
مہ و خورشید صدقہ پاتے ہیں پیارے ترے در کا

نگاہ مہر سے اپنی بنایا مہر ذروں کو
الٰہی نور دن دونا ہو مہر ذرہ پرور کا

طبق پر آسماں کے لکھتا میں نعت شہِ والا
قلم اے کاش مل جاتا مجھے جبریل کے پر کا

مقابل ان کے ذرہ کے ذرا سا منھ نکل آیا
بہت شہرہ سنا کرتے تھے ہم خورشید محشر کا

جمال حق نما دیکھیں عیاں نورِ خدا پائیں
کلیم آئیں ہٹا دیکھیں ذرا پردہ ترے در کا

نہ سایا روح کا ہرگز نہ سایا نور کا ہرگز
تو سایا کیسا اوس جانِ جہاں کے جسم انور کا

وہ آئینہ اگر دیکھیں تو اپنے آپ کو دیکھیں
کہاں ہے آئینہ میں اور کوئی ان کے برابر کا

محال عقل ہے تیرا مماثل اے مرے سرور
تَوَہُّم کر نہیں سکتا ہے عاقل تیرے ہم سر کا

خدا شاہد رضا کا آپ کی طالب خدا ہوگا
تعالی اللہ رتبہ میرے حامی میرے یاور کا

دبا جاتا بجا جاتا ہوں میں آقا دُہائی ہے
یہ بھاری بوجھ عصیاں کا مرے سر کا ذرا سر کا

Marfat.com

بجھیگی شربت دیدار ہی سے تشنگی اپنی
تمہاری دید کا پیاسا ہوں یوں پیاسا ہوں کوثر کا

زباں پر جم گئے کانٹے ہے سارا حلق خشک اپنا
شہید کربلا کا صدقہ دو اس جام کوثر کا

کمی کچھ بھی خزانے میں تمہارے ہو نہیں سکتی
تمہیں حق نے عطا فرما دیا جب چشمہ کوثر کا

جو آب و تاب دندانِ منور دیکھ لوں نوریؔ
مرا بحر سخن سرچشمہ ہو خوش آب گوہر کا

Marfat.com

وصف کیا لکھے کوئی اس مہبط انوار کا
مہر و مہ میں جلوہ ہے جس چاند سے رخسار کا

عرش اعظم پہ پھریرا ہے شہِ ابرار کا
بجتا ہے کونین میں ڈنکا مرے سرکار کا

دو جہاں میں بٹتا ہے باڑہ اسی سرکار کا
دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی دربار کا

جاری ہے آٹھوں پہر لنگر سخی دربار کا
فیض پر ہر دم ہے دریا احمد مختار کا

روضۂ والا طیبہ مخزن انوار ہے
کیا کہوں عالم میں تجھ سے جلوہ گاہ یار کا

دل ہے کس کا جان کس کی سب کے مالک ہیں وہی
دونوں عالم پر ہے قبضہ احمد مختار کا

کیا کرے سونے کا کشتہ کشتہ تیرِ عشق کا
دید کا پیاسا کرے کیا شربت دینار کا

فق ہو چہرہ مہر و مہ کا ایسے منہ کے سامنے
جس کو قسمت سے ملے بوسہ تری پیزار کا

لات ماری تم نے دنیا پر اگر تم چاہتے
سلسلہ سونے کا ہوتا سلسلہ کہسار کا

ہیں تری رحمت کے قرباں اے مرے امن و اماں
کوئی بھی پرساں نہیں ہے مجھ سے بدکردار کا

ہیں معاصی حد سے باہر پھر بھی زاہد غم نہیں
رحمت عالم کی امت بندہ ہوں غفار کا

تو ہے رحمت باب رحمت تیرا دروازہ ہوا
سایۂ فضل خدا سایہ تیری دیوار کا

کعبہ و اقصیٰ و عرش و خلد ہیں نوری مگر
ہے ترا لاسب سے عالم جلوہ گاہ یار کا

Marfat.com

کُن کا حاکم کر دیا اللہ نے سرکار کو
کام شاخوں سے لیا ہے آپ نے تلوار کا

کچھ عرب پر ہی نہیں موقوف اے شاہِ جہاں
لوہا مانا ایک عالم نے تری تلوار کا

کاٹ کر یہ خود سر میں گھس کے بھیجا چاٹ لے
کاٹ ایسا ہے تمہاری کاٹھ کی تلوار کا

اس کنارے ہم کھڑے ہیں پاٹ ایسا دھار یہ
المدد اے ناخدا ہے قصہ اپنا پار کا

ربِّ سَلِّمْ کی دعا سے پار بیڑا کیجئے؟
راہ ہے تلوار پر نیچے ہے دریا نار کا

تو ہے وہ شیریں دہن کھاری کنوئیں شیریں ہوئے
ان کو کافی ہو گیا آب دہن اکبار کا

جس نے جو مانگا وہ پایا اور بے مانگے دیا
پاک منہ پر حرف آیا ہی نہیں انکار کا

دل میں گھر کرتا ہے اعدا کے ترا شیریں سخن
ہے مرے شیریں سخن شہرہ تری گفتار کا

ظلمتِ مرقد کا اندیشہ ہو کیوں نوری مجھے
قلب میں ہے جب مرے جلوہ جمالِ یار کا

Marfat.com

چارہ گر ہے دل تو گھائل عشق کی تلوار کا
کیا کروں میں لے کے پھاہا مرہم زنگار کا

رشک خلد بریں ہے دیکھ کوچہ یار کا
حیف بلبل اب اگر لے نام تو گلزار کا

حسن کی بے پردگی پردہ ہے آنکھوں کے لئے
خود تجلی آپ ہی پردہ ہے روئے یار کا

حسن تو بے پردہ ہے پردہ ہے اپنی آنکھ پر
دل کی آنکھوں سے نہیں ہے پردہ روئے یار کا

اک جھلک کا دیکھنا آنکھوں سے گو ممکن نہیں
پھر بھی عالم دل سے طالب ہے ترے دیدار کا

تیرے باغ حسن کی رونق کا کیا عالم کہوں
"آفتاب اک زرد پتا ہے ترے گلزار کا

کب چمکتا یہ ہلال آسماں پر ماہ یوں
جو نہ ہوتا اس پہ پرتو ابروئے سرکار کا

جاگ اٹھی سوتی قسمت اور چمک اٹھا نصیب
جب تصور میں سمایا روئے انور یار کا

حسرت دیدار دل میں ہے اور آنکھیں بہہ چلیں
تو ہی والی ہے خدایا دیدۂ خونبار کا

بھیک اپنے مرہم دیدار کی کر دو عطا
چاہئے کچھ منہ بھی کرتا زخم دامن دار کا

کام نشتر کا کیا ناصح نصیحت نے تری
چیر ڈالا اور دامن زخم دامن دار کا

یوں ہیں کچھ اچھا مداوا اس کا ہوگا بخیہ گیر
چاک کر ڈالوں گریباں زخم دامن دار کا

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب
ہو چکا تجھ سے مداوا عشق کے بیمار کا

فتنے جو اٹھے مٹا ڈالے روش نے آپ کی
کیوں نہ ہو دشمن بھی قائل خوبیٔ رفتار کا

Marfat.com

چوکڑی بھولا براق بادپا یہ دیکھ کر
ہے قدم دوشِ صبا پر اس سبک رفتار کا

کوئی دم کی دیر ہے آتے ہیں دم کی دیر سے
اب چمکتا ہے مقدر طالب دیدار کا

جب گرا میں بے خودی میں ان کے قدموں پر گرا
کام تو میں نے کیا اچھے بھلے ہشیار کا

آبلہ پا چل رہا ہے بے خودی میں سر کے بل
کام دیوانہ بھی کرتا ہے کبھی ہشیار کا

آبلوں کے سب کٹورے آہ خالی ہو گئے
منھ ابھی تر بھی نہ ہونے پایا تھا ہر خار کا

آبلے کم مائیگی پر اپنی روئیں رات دن
سوکھ کر کانٹا ہوا دیکھیں بدن ہر خار کا

واہی برتے پہ تھا یہ تنّا پانی واہ وا
پیاس کیا بجھتی دہن بھی تر نہیں ہر خار کا

پاؤں میں چبھتے تھے پہلے اب تو دل میں چبھتے ہیں
یاد آتا ہے مجھے رہ رہ کے چبھنا خار کا

پاؤں کیا میں دل میں رکھ لوں پاؤں جو طیبہ کے خار
مجھ سے شوریدہ کو کیا کھٹکا ہو نوک خار کا

راہ پر کانٹے بچھے ہیں کانٹوں پر چلنی ہے راہ
ہر قدم ہے دل میں کھٹکا اس رہِ پُرخار کا

خار گل سے دہر میں کوئی چمن خالی نہیں
یہ مدینہ ہے کہ ہے گلشن گلِ بے خار کا

گل ہو صحرا میں تو بلبل کے لئے صحرا چمن
گل نہ ہو گلشن میں تو گلشن ہے اک من خار کا

گل سے مطلب ہے جہاں ہو غنچۂ نیم باز کو
گل نہ ہو تو کیا کرے بلبل کہو گلزار کا

پھر سے ہو جائے نہ عالم میں کہیں طوفان نوح
لو اُبلتا ہے سمندر اپنی چشم زار کا

دھجیاں ہو جائے دامن فرد عصیاں کا مری
ہاتھ آجائے جو گوشہ دامن دلدار کا

کوثر و نسیم سے دل کی لگی بجھ جائے گی
میں تو پیاسا ہوں کسی کے شربت دیدار کا

آئینہ خانہ میں ان کے بجھ سے صدہا مہر ہیں
مہر کس منھ سے کیا ہے حوصلہ دیدار کا

جلوہ گاہ خاص کا عالم بتائے کوئی کیا
مہر عالم تاب ہے ذرہ حریم یار کا

ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبق روشن کئے
عرش و کرسی لامکاں پر بھی ہے جلوہ یار کا

Marfat.com

زرد رو کیوں ہو گیا خورشید تاباں سچ بتا
دیکھ پایا جلوہ کیا اس مطلع انوار کا

ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبق زیر نگیں
عرش و کرسی لامکاں کس کا مرے سرکار کا

یہ مہ و خور یہ ستارے چرخ کے فانوس ہیں
شمع روشن ان میں ہے جلوہ ترے رخسار کا

مرقد لودی پہ روشن ہے یہ لعل شب چراغ
یا چمکتا ہے ستارہ آپ کی پیزار کا

Marfat.com

مقبول دعا کرنا منظور ثنا کرنا — مدحت کا صلہ دینا مقبول ثنا کرنا

دل ذکر شریف ان کا ہر صبح و مسا کرنا — دن رات جپا کرنا ہر آن رٹا کرنا

سینہ پہ قدم رکھنا دل شاد مرا کرنا — دَرْدِ دلِ مضطر کی سرکار دوا کرنا

سنسار بھکاری ہے جگ داتا دیا کرنا — ہے کام تمہارا ہی سرکار عطا کرنا

کب آپ کے کوچہ میں منگتا کو صدا کرنا — خود بھیک لئے تم کو منگتا کو ندا کرنا

دن رات ہے طیبہ میں دولت کا لٹا کرنا — منگتا کی دوا کرنا منگتا کا بھلا کرنا

ہم عین جفا ہی ہیں ہم کو تو جفا کرنا — اور تم تو کرم ہم پر اے جانِ وفا کرنا

دن رات خطاؤں پر ہم کو ہے خطا کرنا — اور تم کو عطاؤں پر ہر دم ہے عطا کرنا

ہم اپنی خطاؤں پر نادم کبھی نہیں ہوتے — اور ان کو عطاؤں پر ہر بار عطا کرنا

ہم آپ ہی اپنے پر کرتے ہیں ستم حد سے — اور ان کو کرم ہم پر ہے حد سے سوا کرنا

ہے آٹھ پہر جاری لنگر مرے داتا کا — ہر آن ہے سرکاری باڑے کا لٹا کرنا

محروم نہیں جس سے مخلوق میں کوئی بھی — وہ فیض انہیں دینا وہ جود و سخا کرنا

ہے عام کرم ان کا اپنے ہوں کہ ہوں اغیار — آنا ہی نہیں گویا سرکار کو لا کرنا

محروم گیا کوئی مایوس پھرا کوئی — دیکھا نہ سنا اون کا انکار و ابا کرنا

مایوس گیا کوئی محروم پھرا کوئی — دنیا کے سلاطین کو کب آیا عطا کرنا

Marfat.com

دکھ درد کہیں کس سے یہ کام تو ہیں ان کے
فریاد سنا کرنا اور داد دیا کرنا

واللہ وہ سن لیں گے اور دل کی دوا دیں گے
بیکار نہ جائے گا فریاد و بکا کرنا

اعدا کو خدا والا جب تم نے بنا ڈالا
دشوار ہے تم پر کیا مجھ بد کا بھلا کرنا

سوکھی ہے مری کھیتی پڑ جائے بھرن تیری
اے ابر کرم اتنا تو بہر خدا کرنا

جو سوختہ ہیزم کو چاہو تو ہرا کر دو
مجھ سوختہ جاں کا بھی دل پیارے ہرا کرنا

طیبہ میں بلا لینا اور اپنا بنا لینا
قیدی غم فرقت کے سرکار رہا کرنا

ہم عرض کئے جائیں سرکار سنے جائیں
کیا دور کرم سے ہے دن ایسا شہا کرنا

سنگ در سرور پر رکھا ہوا ہو یہ سر
اے کاش ہو قسمت میں اس طرح قضا کرنا

کھل جائیں چمن دل کے مٹ جائیں حزن دل کے
طیبہ سے صبا آ کے امداد ذرا کرنا

ہر داغ مٹا دینا اور دل کو شفا دینا
آئینہ بنا دینا ایسی تو جلا کرنا

سرور ہے وہی سرور اے سرور ہر سرور
ہے آپ کے قدموں پر سر جس کو فدا کرنا

شہرہ لب عیسیٰ کا جس بات میں ہے مولا
تم جان مسیحا ہو ٹھوکر سے ادا کرنا

تو جان مسیحا سے حالت مری جا کہنا
اتنا تو کرم مجھ پر اے باد صبا کرنا

پردہ میں جو رہتے ہو پردہ ہے چلے آؤ
آنکھوں میں بسا کرنا تم دل میں رہا کرنا

اف کیسی قیامت ہے یہ روز قیامت بھی
سورج ہے وہیں قائم کھولا ہے ڈھلا کرنا

للہ ہمیں مولیٰ دامن کے تلے لے لو
ہم کیسی بلا میں ہیں ہاں ردّ بلا کرنا

یہ ظل کرامت ہے ہم سایۂ رحمت ہے
یہ سایۂ رأفت ہے دامن ذرا وا کرنا

اے ظلّ خدا سایہ ہے آج کہاں پایا
ہم سائے کو آئے ہیں تم سایا ذرا کرنا

لب تشنہ ہے گو ساقی تشنہ تری رویت کا
رویت جو نہ ہو تیری تو جام کا کیا کرنا

Marfat.com

ہوں تشنہ مگر ساقی دیدار کے شربت کا
اک جام مجھے پیارے للہ عطا کرنا

تشنہ میں نہیں اس کا تشنہ ہوں میں رویت کا
ساقی مجھے کوثر کے ساغر کو ہے کیا کرنا

ہے پیاس سے حال ابتر نکلی ہے زبان باہر
اک جام مجھے سرور کوثر کا عطا کرنا

جو دل سے تجھے چاہیں جو عیب ترے ڈھانپیں
اے نفس تجھے ان سے کمبخت دغا کرنا

وہ تیرا برا چاہیں ممکن ہی نہیں ان سے
اعدا کی بھلائی کی جن کو ہے دعا کرنا

دنیا بنے یا بگڑے دنیا رہے یا جائے
تو دین بنا پیارے دنیا کا ہے کیا کرنا

کھایا پیا اور پہنا اچھوں سے رہا اچھا
کچھ دین کا بھی کرلے دنیا کا ہے کیا کرنا

قسمت میں غم دنیا جنت کا قبالہ ہو
تقدیر میں لکھا ہو جنت کا مزا کرنا

دنیا میں جو روتے ہیں عقبیٰ میں وہ ہنستے ہیں
دنیا میں جو ہنستے ہیں ہے ان کو کڑھا کرنا

موسیٰ ہوئے غش جس سے اور طور جلا جس سے
وہ جلوہ مرے دل پر اے نور خدا کرنا

برباد نہ ہو مٹی اس خاک کے پتلے کی
اللہ مجھے ان کی خاکِ کفِ پا کرنا

کیوں نقشِ کفِ پا کو دل سے نہ لگائے وہ
ہے آئینۂ دل کی نوری کو جلا کرنا

Marfat.com

کون ایسا ہے جسے خیر وری نے نہ دیا
کوئی ایسا بھی ہے کیا جس کو خدا نے نہ دیا

آپ کی دین کا منکر ہے ترا ناشکرا
کوئی کافر ہی کہے گا کہ خدا نے نہ دیا

جس کو تم نے دیا اللہ نے اوس کو بخشا
جس کو تم نے نہ دیا اوس کو خدا نے نہ دیا

آپ کے رب نے دیا آپ کو فضلِ کلّی
وہ دیا تم کو جو اوروں کو خدا نے نہ دیا

وہ فضائل تمہیں بخشے ہیں خدا نے جن کا
آپ کے غیر میں امکان بھی آنے نہ دیا

مثل ممکن ہی نہیں ہے ترا اے لاثانی
وہم نے بھی تو ترا مثل سمانے نہ دیا

آپ کے جوڑ کا آئے تو کہاں سے آئے
جب وجود اس کو شہ ارض و سما نے نہ دیا

آدم و نوح براہیم، کلیم و عیسیٰ
ان کو سب کو ملا کیا رب علا نے نہ دیا

باوجود اس کے تمہیں جو ملا ان کو نہ ملا
آپ کا رتبہ کسی کو بھی خدا نے نہ دیا

سب مطالب مرے بر آئے کرم سے ان کے
کوئی بھی مرے دل کا برا نے نہ دیا

کیسی پر نور ہے جنت کی فضا اے نوری
پھر بھی طیبہ کا مزا اوس کی فضا نے نہ دیا

Marfat.com

بخت خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا
چشم و دل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

آہ قسمت مجھے دنیا کے غموں نے روکا
ہائے تقدیر کہ طیبہ مجھے جانے نہ دیا

پاؤں تھک جاتے اگر پاؤں بناتا سر کو
سر کے بل جاتا مگر ضعف نے جانے نہ دیا

اتنا کمزور کیا ضعف قویٰ نے مجھ کو
پاؤں تو پاؤں مجھے سر بھی اٹھانے نہ دیا

سر تو سر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے
موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا

حال دل کھول کے دل آہ ادا کر نہ سکا
اتنا موقعہ ہی مجھے میری قضا نے نہ دیا

ہائے اس دل کی لگی کو میں بجھاؤں کیونکر
فرط غم نے مجھے آنسو بھی گرانے نہ دیا

ہاتھ پکڑے ہوئے لے جاتے جو طیبہ مجھ کو
ساتھ اتنا بھی تو میرے رفقا نے نہ دیا

سجدہ کرتا جو مجھے اس کی اجازت ہوتی
کیا کروں اذن مجھے اس کا خدا نے نہ دیا

حسرت سجدہ یونہی کچھ تو نکلتی لیکن
سر بھی سرکار نے قدموں پہ جھکانے نہ دیا

کوچۂ دل کو بسا جاتی مہک سے تیری
کام اتنا بھی مجھے باد صبا نے نہ دیا

کبھی بیمار محبت بھی ہوئے ہیں اچھے
روز افزوں ہے مرض کام دوا نے نہ دیا

شربت دید نے اور آگ لگا دی دل میں
تپش دل کو بڑھا یا ہے بجھانے نہ دیا

اب کہاں جائے گا نقش ترا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا

دیس سے اون کے جو الفت ہے تو دل نے میرے
اس لئے دیس کا جنگلہ بھی تو گانے نہ دیا

Marfat.com

دلیں کی دھن میں وہی راگ الاپا اس نے
نفس نے ہائے خیال اس کا مٹانے نہ دیا

نفس بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عمل نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

نفس بدکیش ہے کس بات کا دل یہ شاکی
کیا برا دل نے کیا ظلم کمانے نہ دیا

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

میرے اعمال سیہ نے کیا جینا دوبھر
زہر کھاتا ترے ارشاد نے کھانے نہ دیا

اور چمکتی سی غزل کوئی پڑھوائے نوری
رنگ اپنا بھی جمنے شعرانے نہ دیا

Marfat.com

قفس جسم سے چھٹتے ہی یہ پراں ہوگا
مرغ جاں گنبد خضرا پہ غزل خواں ہوگا

روز و شب مرقد اقدس کا جو نگراں ہوگا
اپنی خوش قسمتی پہ وہ کتنا نازاں ہوگا

اوس کی قسمت کی قسم کھائیں فرشتے تو بجا
عید کی طرح وہ ہر آن میں شاداں ہوگا

اوس فرحت پہ تصدق ہوں ہزاروں عیدیں
کب کسی عید میں ایسا کوئی فرحاں ہوگا

چمن طیبہ میں تو دل کی کلی کھلتی ہے
کیا مدینے سے سوا روضۂ رضواں ہوگا

وہ گلستاں ہے جہاں آپ ہوں اے جان جہاں
آپ صحرا میں اگر آئیں گلستاں ہوگا

آپ جائیں جو چمن سے تو چمن جان چمن
خاصہ ایک خاک بسر دشت مغیلاں ہوگا

جان ایماں ہے محبت تری جان جاناں
جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہوگا

درد فرقت کا مداوا نہ ہوا اور نہ ہو
کیا طبیبوں سے مرے درد کا درماں ہوگا

جس نے تدبیر بتائی خفقاں ہوگا اسے
کیا ٹھنڈائی سے علاج تپ ہجراں ہوگا

کہربائی ہو لیوں رنگ مرے چہرے کا
جتنا ایقان بڑھا اتنا ہی ترساں ہوگا

نور ایمان کی مشعل رہے روشن پھر تو
روز و شب مرقد نوری میں چراغاں ہوگا

اک غزل اور چمکتی سے سنا دے نوری
دل چلا پائے گا میرا ترا احساں ہوگا

Marfat.com

آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہوگا — کبھی دل جلوہ گہہ سرورِ خوباں ہوگا

میرے دل پر جو کبھی جلوۂ جاناں ہوگا — لمعۂ نور مرے رخ سے نمایاں ہوگا

جلوۂ مصحفِ رخ دل میں جو پنہاں ہوگا — پارے پارے میں مرے قلب کے قرآں ہوگا

چوندھ جائے گی تری آنکھ بھی مہرِ محشر — ان کے ذرہ کو جو دیکھے گا پریشاں ہوگا

دیکھ مت دیکھ مجھے گرم نظر سے خاور — شوخیِ چشم سے تو آپ پریشاں ہوگا

حسن وہ پایا ہے خورشید جمالت تو نے — تیرے دیدار کا طالب مہ کنعاں ہوگا

جلوۂ حسن جہاں تاب کا کیا حال کہوں — آئینہ بھی تو تمہیں دیکھ کے حیراں ہوگا

کون پوچھے گا بھلا روزِ جزا وہ بھی مجھے — ان کی رحمت کے سوا کوئی بھی پرساں ہوگا

چاک تقدیر کو کیا سوزنِ تدبیر سئے — لاکھ وہ بخیہ کرے چاک گریباں ہوگا

مجھ کو دعویٰ نہیں عصمت کا مگر بے موقع — عیب جوئی نہ کرے گا جو سخنداں ہوگا

دل دشمن کے لئے تیغ دو پیکر ہے سخن — چشم حاسد کو مرا شعر نمکداں ہوگا

عمر ساری تو کٹی لہو میں اپنی نوریؔ
کب مدینے کی طرف کوچ کا ساماں ہوگا

Marfat.com

میرا گھر غیرتِ خورشید درخشاں ہوگا
خیر سے جانِ قمر جب کبھی مہماں ہوگا

جو تبسّم سے عیاں اک درِ رخشاں ہوگا
ذرہ ذرہ مرے گھر کا مہِ تاباں ہوگا

کیوں مجھے خوف ہو محشر کا کہ ہاتھوں میں مرے
دامنِ حامیِ خود۔ ماحیِ عصیاں ہوگا

پلّہ عصیاں کا گراں بھی ہو تو کیا خوف مجھے
میرے پلّے پہ تو وہ رحمتِ رحماں ہوگا

مجھ سے عاصی کو جو بے داغ چھڑا لائیں گے
اہلِ محشر سے جو دیکھے گا وہ حیراں ہوگا

کوئی منھ میرا تکیگا کہ یہ وہ عاصی ہے
جس کو ہم جانتے تھے داخلِ میزاں ہوگا

کوئی اس رحمتِ عالم پہ تصدّق ہوگا
کوئی یہ شانِ کرم دیکھ کے قرباں ہوگا

ماجرا دیکھ کے یہ ہوگا کسی کو سکتہ
اک تعجب سے وہ انگشت بدنداں ہوگا

اُن کی حیرت پہ کہوں گا کہ تعجب کیا ہے
خود خدا ہوگا جدھر سرورِ ذیشاں ہوگا

دم نکل جائے تمہیں دیکھ کے آسانی سے
کچھ بھی دشوار نہ ہوگا جو یہ آساں ہوگا

زخم پر زخم یہی کھائے یہی قتل بھی ہو
خونِ مسلم ابھی کیا اس سے بھی ارزاں ہوگا

بھیڑیوں کا ہے یہ جنگل نہیں کوئی راعی
بھولی بھیڑوں کا شہا کون نگہباں ہوگا

ظلم پر ظلم سہے اور سزائیں بھگتے
اور اف کی تو تہِ خنجر برّاں ہوگا

یہی اندھیر اگر اور بھی کچھ روز رہا
تو مسلماں کا نشاں بھی نہ نمایاں ہوگا

صبحِ روشن کی سیہ بختی سے اب شام ہوئی
کب قمر لوٹ کے وہ شامِ غریباں ہوگا

تو اگر چاہے ملے خاک میں سلطانِ زماں
تیرا بندہ کوئی تُو چاہے تو سلطاں ہوگا

ظلمتِ قبر کا کیا خوف مجھے اے نوریؔ
جب مرے قلب میں ایمان کا لمعاں ہوگا

Marfat.com

جلوۂ ماہِ عرب

ماہ تاباں تو ہوا مہر عجم ماہ عرب
ہیں ستارے انبیاء مہر عجم ماہ عرب

ہیں صفات حق کے نوری آئینے ساری نبی
ذات حق کا آئینہ مہر عجم ماہ عرب

کب ستارا کوئی چمکا سامنے خورشید کے
ہو نبی کیسے نیا مہر عجم ماہ عرب

آپ ہی کے نور سے تابندہ ہیں شمس و قمر
دل چمک جائے مرا مہر عجم ماہ عرب

قبر کا ہر ذرہ اک خورشید تاباں ہو ابھی
رُخ سے پردہ دو ہٹا مہر عجم ماہ عرب

کوچۂ پر نور کا ہر ذرہ رشک مہر ہے
واہ کیا کہنا ترا مہر عجم ماہ عرب

روسیہ ہوں منھ اجالا کر مرا جانِ قمر
صبح کر یا چاند نا مہر عجم ماہ عرب

نیّر چرخ رسالت جس گھڑی طالع ہوا
اوج پر تھا غلغلہ مہر عجم ماہ عرب

آپ نے جب مشرقِ انوار سے فرمایا طلوع
دامن شب پھٹ گیا مہر عجم ماہ عرب

ظلمت شب مٹ گئی جب آپ جلوہ گر ہوئے
رات تھی پر دن ہوا مہر عجم ماہ عرب

تم نے مغرب سے نکل کر اک قیامت کی بپا
کافروں پر سر ورا مہر عجم ماہ عرب

آفتاب ہاشمی تو غرب سے طالع ہو پھر
کر سویرا کفر کا مہر عجم ماہ عرب

حق کے پیارے نور کی آنکھوں کے تارے ہو تمہیں
نور چشم انبیاء مہر عجم ماہ عرب

زلف والا کی صفت وَاللّیل ہے قرآن میں
اور رُخ کی وَالضحیٰ مہر عجم ماہ عرب

ظلمتیں سب مٹ گئیں ناری سے نوری ہو گیا
جس کے دل میں بس گیا مہر عجم ماہ عرب

Marfat.com

ظلمتوں پر ظلمتیں ہیں میرے مولیٰ قبر میں — اب تو اپنا منھ دکھا مہرِ عجم ماہِ عرب
مہر فرما مہر سے عصیاں کی ظلمت محو کر — جلوہ فرما ہو ذرا مہرِ عجم ماہِ عرب
نور سے معمور ہو جائے مرا سینہ اگر — دل پہ رکھ دے اپنا پا مہرِ عجم ماہِ عرب
اک اشارے سے قمر کے تم نے دو ٹکڑے کئے — مرحبا صد مرحبا مہرِ عجم ماہِ عرب

نور کی سرکار ہے تو بھیک بھی نوری ملے
قلبِ نوریؔ جگمگا مہرِ عجم ماہِ عرب

ہے تم سے عالم پُر ضیا ماہِ عجم مہرِ عرب — دے دو میرے دل کو جِلا ماہِ عجم مہرِ عرب
کیسے ہوتے۔ بلکہ ہوتے ہی نہیں شمس و قمر — ہوتا نہ گر جلوہ ترا ماہ عجم مہر عرب
دونوں جہاں میں آپ ہی کے نور کی ہے روشنی — دنیا و عقبیٰ میں شہا ماہ عجم مہر عرب
کب ہوتے یہ شام و سحر کب ہوتے یہ شمس و قمر — جلوہ نہ ہوتا گر ترا ماہ عجم مہر عرب
شام و سحر کے قلب میں شمس و قمر کی آنکھ میں — جلوہ ہے۔ جلوہ آپ کا ماہ عجم مہر عرب
ہے روسیہ مجھ کو کیا آقا مرے اعمال نے — کر دو اجالا منھ مرا ماہ عجم مہر عرب
خورشید تاباں بھیک کو آیا تری سرکار سے — ہے نور سے کاسہ بھرا ماہ عجم مہر عرب
خورشید کے سر آپ کے در کی گدائی سے سجا — سر اشہا انوار کا ماہ عجم مہر عرب
کاسہ لیسی سے ترے دربار کی مہتاب بھی — کیسا منور ہو گیا ماہ عجم مہر عرب
ہیں یہ زمین و آسماں منگتا اسی سرکار کے — ہے اون کی آنکھوں کی ضیا ماہ عجم مہر عرب
یوں بھیک لیتا ہے دو قتہ آسماں نوری کی — صبح و مسا ہے جبہہ سا ماہ عجم مہر عرب

اس جبہہ سائی کے سبب شب کو اسی سرکار نے
انعام میں ٹیکا دیا ماہ عجم مہر عرب

اور صبح کو سرکار سے اس کو ملا نوری صلہ
عمدہ سا جھومر پر ضیا ماہ عجم مہر عرب

جب تم نہ تھے کچھ بھی نہ تھا جب تم ہوئے سب کچھ ہوا
ہے سب میں جلوہ آپکا ماہ عجم مہر عرب

اک ظلمت عصیاں شہا اس پر اندھیرا قبر کا
کر دے ضیا بدر الدجیٰ ماہ عجم مہر عرب

بر تو شود از نور رب باران نوری روز و شب
ہو تا ابد یہ سلسلہ ماہ عجم مہر عرب

ہو مرشدوں پر نور جاں بارش تمہارے نور کی
اور ان سے پائے یہ گدا ماہ عجم مہر عرب

بے شک ہے عاصی کے لئے ناری صلہ لیکن شہا
نوری کو دو نوری جزا ماہ عجم مہر عرب

Marfat.com

○

۱ع

ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت
یاد بھی اب تو نہیں رنج و الم کی صورت

آبلے پاؤں میں پڑ جائیں جو چلتے چلتے
راہ طیبہ میں چلوں سر سے قدم کی صورت

تم اگر چاہو تو اک چین وجبیں سے اپنی
کردو اعدا کو قلم شاخ قلم کی صورت

نام والا ترا اے کاش مثال مجنوں
ریگ پر اونگلیوں سے لکھوں قلم کی صورت

تیرا دیدار کرے رحم مجسّم تیرا
دیکھنی ہو جسے رحمٰن کے کرم کی صورت

آپ ہیں شان کرم کانِ کرم جانِ کرم
آپ ہیں فضل اتم لطف اعم کی صورت

اک اشارہ ترے ابرو کا شہ ہر دوسرا
کاٹ دے دشمنوں کو تیغ دودم کی صورت

آپ کا مثل شہا کیسے نظر میں آئے
کس نے دیکھی ہے بھلا اہل عرم کی صورت

موم ہے ان کے قدم کے لئے دل پتھر کا
سنگ نے دل میں رکھی ان کے قدم کی صورت

خواب میں بھی نہ نظر آئے اگر تم چاہو
درد و غم رنج والم ظلم وستم کی صورت

۲ع

خواب میں دیکھوں اگر دافع غم کی صورت
پھر نہ واقع ہو کبھی رنج و الم کی صورت

اے سحاب کرم اک بوند کرم کی پڑ جائے
صفحۂ دل سے مرے محو ہو غم کی صورت

جب سے سوکھے ہے مرے کشت امل باغ عمل
یاد آتی ہے مجھے ابر کرم کی صورت

صفحہ دل پہ مرے نام نبی کندہ ہو
نقش ہو دل پہ مرے اُن کے عَلَم کی صورت

تری تصویر کھنچے روح منور کیونکر
کیسے کھینچے کوئی مصباح ظلم کی صورت

Marfat.com

آئیں جو خواب میں وہ ہو شب غم عید کا دن
جائیں تو عید کا دن ہو شب غم کی صورت

جائیں گلشن سے تو لٹ جائے بہار گلشن
دشت میں آئیں تو ہو دشت ارم کی صورت

بھیڑ کو خوف نہ ہو شیر سے تم جو چاہو
تم جو چاہو تو بنے شیر غنم کی صورت

کوہ ہو جائیں اگر چاہو تو سونا چاندی
سنگریزے نہیں دینار و درم کی صورت

صورت پاک وہ بے مثل ہے پائی تم نے
جس کی ثانی نہ عرب اور نہ عجم کی صورت

دم نکل جائے مرا راہ میں ان کی نوریؔ
ان کے کوچہ میں رہوں نقش قدم کی صورت

Marfat.com

در منقبت حضور پرنور سیدنا اعلاء الملّۃ والدین

علی احمد صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیسے کاٹوں رتیاں صابر

کیسے کاٹوں رتیاں صابر تارے گنت ہوں سیاں صابر

مورے کرجوا ہوک اٹھت ہے موکو لگائے چھتیا ں صابر

توری صورتیا پیاری پیاری اچھی اچھی بتیا ں صابر

چیری کو اپنے چرنوں لگالے میں پروں تورے پیّا ں صابر

ڈولے نیّا موری بھنور میں بلما پکڑے بیّا ں صابر

چھتیاں لاگن کیسے کہوں میں تم ہو اونچے اٹریاں صابر

تورے دوارے سیس نواؤں تیری لے لوں بلیاں صابر

سپنے ہی میں درس دکھادے موکو مورے گسیّا ں صابر

تن . من . دھن سب توپہ وارے

نوری مورے سیّاں صابر

Marfat.com

سلام بہ سرکار انام

تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

سب سے اعلیٰ عزت والے　　غلبہ و قہر و طاقت والے

حرمت والے کرامت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

ظاہر باہر سیادت والے　　غالب قاہر ریاست والے

قوت والے شہادت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

نور علم و حکمت والے　　نافذ جاری حکومت والے

رب کی اعلیٰ خلافت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

آپ کا چاہا رب کا چاہا　　رب کا چاہا آپ کا چاہا

رب سے ایسی چاہت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

تم ہو نشہ اور رنگ خلافت　　تم ہو والی ملک جلالت

تم ہو تاج رفعت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

رب کے پیارے راج دلارے　　ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے

اے دامانِ رحمت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

دھو دیں گنہ کے دھبے کالے　　ابر کرم کے برسیں جھالے

گیسوؤں والے رحمت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ڈگمگ ڈگمگ نیا ہالے — جیرا کانپے توئی سنبھالے
آہ دو ہائی رحمت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
بگڑی ناؤ کون سنبھالے — ہائے بھنور سے کون نکالے

اے زور و طاقت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
راجا پرجا آپ کے دوارے — سب ہیں بیٹھے جھولی پسارے
داتا پیارے دولت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
کھیون ہارے کھیون ہارے — بیاں پکڑ لے مورے پیارے
قوّت والے ہمت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
اپنے پرائے آپ کے در سے — نعمتیں پائیں جھولیاں بھر کے
اللہ اللہ سخاوت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
عرش علا پر رب نے بلایا — اپنا جلوۂ خاص دکھایا
خلوت والے جلوت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
تخت تمہارا عرش خدا کا — ملک خدا ہے ملک تمہارا
رب کی اعلیٰ خلافت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
دے دئے تم کو اپنے خزانے — رب عزت رب علا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
ایسی دولت پائی پھر بھی — مسکینی ہی تم نے چاہی
مسکینوں پر رحمت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
آپ سے دولت پائے دنیا — آپ کریں خود فاقہ پہ فاقہ

Marfat.com

ایسی بخشش و دولت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
نعمتیں تم اور وں کو کھلاؤ — خود کھاؤ تو جو کی کھاؤ
تان جو میں پہ قناعت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
دولت دو عالم کو بانٹو — پیٹ پر اپنے پتھر باندھو
اللہ اللہ سخاوت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
غیروں کو اپنوں سے زیادہ — بانٹی تم نے دولت دنیا
ماشاء اللہ ہمت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
ہم ہیں جتنے خاطی و مخطی — آپ ہیں اس سے زائد معطی
عفو اصفح و عنایت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
تم کو دیکھا حق کو دیکھا — آپ کی صورت اس کا جلوہ
کتنے پردے ہیں چہرے پر — پھر بھی چہرہ شمس و قمر
اے نورانی صورت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
صورت اقدس سے حق ظاہر — کلمہ پڑھتا دیکھ کے کافر
اے حقانی صورت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
بوجہل لعین کلمہ پڑھتا — دیکھا ہی نہیں اس نے شاہا
پردوں والی صورت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
خُلق تمہارا خُلق الٰہی — فیض تمہارا نامتناہی
اے پاکیزہ سیرت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام
ایسی مقدس خواب راحت — آپ تو سوئیں جاگے قسمت

اے ربانی دعوت والے — تم پر لاکھوں سلام — تم پر لاکھوں سلام
چشم سر نے حق کو دیکھا — دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقانی صورت والے — تم پر لاکھوں سلام — تم پر لاکھوں سلام
مَازَاغَ بَصَرُكَ يَامَوْلٰى — مَاكَذَبَ قَلْبُكَ حِيْنَ رَاٰى
ایسی چشم بصیرت والے — تم پر لاکھوں سلام — تم پر لاکھوں سلام
قول حق ہے قول تمہارا — اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى
صدق و حق و امانت والے — تم پر لاکھوں سلام — تم پر لاکھوں سلام
فعل تمہارا فعل خدا ہے — اس کا گواہ اللہ رضی ہے
حق سے ایسی نسبت والے — تم پر لاکھوں سلام — تم پر لاکھوں سلام
آپ کا یَدُ یَدِ ربِّ واحد — فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ہے شاہد
اے ربانی بیعت والے — تم پر لاکھوں سلام — تم پر لاکھوں سلام
دین حق کے ہادی رہبر — تم ہو حق کے نائب اکبر
ناسخ ادیان شریعت والے — تم پر لاکھوں سلام — تم پر لاکھوں سلام
حلت و حرمت آپ کے منہ سے — ایسے ہے جیسے حق کے کہے
حلت والے حرمت والے — تم پر لاکھوں سلام — تم پر لاکھوں سلام
آپ کا سایا کیسے ہوتا — آپ ہیں نور حق کا سایا
ظل رحمت طلعت والے — تم پر لاکھوں سلام — تم پر لاکھوں سلام
آپ کا قدم ہے فرش کی زینت — اور قدم ہے عرش کی زینت
حسن و جمال نظافت والے — تم پر لاکھوں سلام — تم پر لاکھوں سلام

Marfat.com

تم ہو نورِ چشم خلّت — تم ہو سرورِ قلبِ صفوت

تم ہو اب وجد کی فرحت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

اے شاہدِ حق و شاہدِ امت — کافر پہ تم رب کی حجت

تم مومن کی مسرت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

سنتِ رب عزت تم ہو — زیب و زین جنت تم ہو

امن و امان راحت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ — نوری کو تم نوری بناؤ

اے چمکیلی رنگت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

تم پہ لاکھوں سلام
تم پہ لاکھوں سلام

صلے علیٰ

Marfat.com

صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے — بالا سے بالا عظمت والے
سب سے برتر عزت والے — صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
سب سے زائد حرمت والے — سب سے بڑھ کر ہمت والے
سب سے برتر قدرت والے — صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
جاہ وجلال وجاہت والے — قوت وسطوت صولت والے
شان وشوکت حشمت والے — صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو ماہ لاہوت خلوت — تم ہو شاہ ناسوت جلوت
تم ہو جامعیت والے — صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو جو ہر فرد عزت — تم ہو جسم وجان وجاہت
تم ہو تاج رفعت والے — صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو آب عین رحمت — تم ہو تاب ماہ وحدت
اے چمکیلی رنگت والے — صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو نہر بحر وحدت — تم ہو پیارے منبع کثرت
وحدت والے کثرت والے — صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
مالک کل کے تم ہو نائب — سب ہے تمہارا حاضر غائب

Marfat.com

تم ہو شہود و غیبت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو سایۂ رب عزت — تم ہو مایۂ خلق و خلقت
دونوں جہاں کی زینت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو صاحبِ عز و کرامت — تم ہو لعل نگین کرامت
تم ہو نہایت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
اوحیٰ الیک اللہ ما اوحیٰ — من یعلمہا الا انت
مولیٰ سر قدرت والے — صلے اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
چہرہ مطلع نور الٰہی — سینہ مخزن راز خدائی
شرح صدر صدارت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو سہارے ہم ہیں تمہارے — رب کے پیارے وارج دلارے
عزت والے عظمت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
ہم ہیں بیٹھے تیرے دوارے — اپنی اپنی جھولی پسارے
داتا پیارے دولت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
ہر علت کے تم ہو دافع — ہر مشکل کے تم ہو رافع
صحت والے قوت والے — صلے اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
ہر کربت کے تم ہو دافع — ہر بیماری کے تم ہو نافع
اے سرمایۂ راحت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیک وسلم صلے اللہ صلی اللہ
بندا ہم اور بندے تمہارے — آؤ آؤ پیارے پیارے
رأفت والے رحمت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

Marfat.com

خاک قدم کی یاد قسم کی — یہ ہے عزت آپ کے دم کی
عرش سے اعظم تربیت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
سدرہ تمہارا عرش تمہارا — کرسی تمہاری فرش تمہارا
مالک دوزخ وجنت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
رب نے تم کو سیر کرائی — اپنی خدائی تم کو دکھائی
ایسی اچھی بصارت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
عرش خدا تک کس کی رسائی — دولت رویت کس نے پائی
ایسی رفعت و دولت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم نے پایا رتبہ علیا — قاب قوسین او ادنیٰ
حق سے ایسی قربت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
غائب کیسے نہ ہو تا حاضر — جب ہے باطن خود ہی ظاہر
علم غیب و شہادت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو شمع علم و حکمت — تم ہو ضوء نور ہدایت
اے نورانی طلعت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو باغ بہار و رحمت — دل ہے غنچۂ راز وحدت
بھینی بھینی نکہت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
موج اول بحر رحمت — جوش آخر بحر رافت
فیض وجود و سخاوت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو وجہ بعث خلقت — تم ہو سر غیب و شہادت

راز وحدت و کثرت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو فتح باب نبوت — تم سے ختم دور رسالت

ان کی پچھلی فضیلت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو حق کے وہ ہے تمہارا — سب ہے تمہارا جو ہے اس کا

حق سے ایسی الفت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

سرور و آقا مالک و مولیٰ — دونوں جگ کے تم ہو داتا

رحمت والے، رأفت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

سارے رسولوں سے تم برتر — تم سارے نبیوں کے سرور

سب سے بہتر امت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

کون ہے محبوبوں میں تم سا — کوئی نہیں ہے حاشا کلّا

پیاری پیاری صورت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

حقا حق نے ہے تم کو کیا — بے مثل و نظیر و بے ہمتا

اچھی اچھی سیرت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

دونوں جہاں کے سرور تم ہو — دین حق کے رہبر تم ہو

شمع بزم ہدایت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

عرش کی زینت تم ہی سے ہے — فرش کی نزہت تم ہی سے ہے

حسن و جمال و نظافت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

مہ کو تم نے ٹکڑے کیا ہے — سورج تم نے لوٹایا ہے

زور دست قدرت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

Marfat.com

نافع علت دافع کربت　　تم ہو کہف روز مصیبت
رب سے اذن شفاعت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ صلی اللہ
کوئی نہیں ہے ایسا آقا　　پردہ ڈھانپے جو ننگوں کا
شرم و حیا و غیرت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
للہ خبر لو نوری کی　　اچھی صورت ہو نوری کی
چاند سی اچھی صورت والے　　صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

ماہ طیبہ تیرا بطحا صلی اللہ علیک وسلم — تیرے دم سے عالم چمکا صلی اللہ علیک وسلم

تو ہے مظہر رب اجمل ظل ہیں تیرے سارے مرسل — کون ہے ہم سر تیرا شاہا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو پیارے اصل ہماری سارا جہاں ہے فرع تمہاری — تم سب کی ماہیت گویا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو آقا معرفت حق کے جلوے ہو نور مطلق کے — تم ہو حجت رب برا علا صلی اللہ علیک وسلم

تو ہے نائب رب اکبر پیارے ہر دم تیرے در پہ — اہل حاجت کا ہے میلا صلی اللہ علیک وسلم

حق نے بنایا ایسا تو نگر اکبر و اوسط و اصغر سر در — تیرے در پہ حاضر جملہ صلی اللہ علیک وسلم

ہر شے میں ہے تیرا جلوہ تجھ سے روشن دین و دنیا — بانٹا تو نے نور کا بارا صلی اللہ علیک وسلم

ایماں تیری عظمت و الفت اور تصدیق و جزم نسبت — مومن وہ جس نے یہ پایا صلی اللہ علیک وسلم

بے شبہ زین طاعت ہے حق یہ کہ عین عبادت ہے — حق کے پیارے تصور تیرا صلی اللہ علیک وسلم

پھیلی عالم میں تیری ضیا۔ سبحن اللہ ماشاء اللہ — جلوۂ حق ہے جلوہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

نور مجسم تیرے دم سے انوری صدقے روز میں جائے — مہر و ماہ و انجم آرا صلی اللہ علیک وسلم

تو چاہے وہ جو رب چاہے، رب چاہے وہ جو تو چاہے — چاہا تیرا رب کا چاہا صلی اللہ علیک وسلم

جتنے سلاطین پہلے آئے سکے ان کے ہو گئے کھوٹے — جاری رہے گا سکہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

تاج سلطان بن کر چمکا تیرے نقش پا کا جلوہ — تو ہے نور ذات مولا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے گھر کا بچہ بچہ، سارا گھرانا سیدوالا — نوری مورت نور کا پتلا صلی اللہ علیک وسلم

Marfat.com

کی ہے ابرِ غم نے چڑھائی. ماہِ طیبہ تیری دہائی
بدر دجیٰ ہو جلوہ فرما صلی اللہ علیک وسلم

غم کی کالی گھٹائیں چھائیں، رنج والم کی بلائیں چھائیں
شمس ضحیٰ ہو جلوہ فرما صلی اللہ علیک وسلم

خارِ غم کیسا چبھتا ہے کیسی خلش ہے دل دکھتا ہے
پیارے دل سے نکالو کانٹا صلی اللہ علیک وسلم

رافع تم ہو دافع تم ہو، نافع تم ہو شافع تم ہو
رنج و غم کا پھر کیا کھٹکا صلی اللہ علیک وسلم

میں ہوں بے بس تو ہی بس ہے میں ہوں بے کس تو ہی کس ہے
کس سے کہوں اور کہہ بھر مدعا صلی اللہ علیک وسلم

سر پہ بادل کالے کالے دودِ عصیاں کے ہیں چھائے
دم گھٹتا ہے میرے مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم

میں ہوں تنہا بن ہے سونا، دزدِ ایماں سر پہ پہنچا
میری خبر لے میرے مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم

حال ہمارا جیسا بھی ہے اور وہ کیسا اچھا برا ہے
سب ہے تم پہ روشن شاہا صلی اللہ علیک وسلم

ہر ذرہ پر تیری نظر ہے ہر قطرہ کی تجھ کو خبر ہے
اے علم لدنی کے دانا صلی اللہ علیک وسلم

ہر عیب سے تم کو پاک کیا ہر غیب کا تم کو علم دیا
اور خود حق بھی تم سے نہ چھپا صلی اللہ علیک وسلم

تو میرے ایماں کو جلا دے جانِ مسیحا دل کو جلا دے
مردہ ہے دل میرا آقا صلی اللہ علیک وسلم

حد سے بڑھ گئے عصیاں میرے تو دھو دے آبِ رحمت سے
بحرِ رحمت جوش پہ آ جا صلی اللہ علیک وسلم

کیسی زبانیں سوکھ گئیں ہیں پیاس سے باہر آئی ہوئی ہیں
ابرِ کرم دے اک چھینٹا صلی اللہ علیک وسلم

مہرِ محشر سر پہ سوا نیزے پر ہے ہم کو یکسر
مہر سے کر گیسو کا سایا صلی اللہ علیک وسلم

منہ تک میرے پسینہ پہونچا ڈوبا ڈوبا ڈوبا ڈوبا
دامن میں لے لیجئے آقا صلی اللہ علیک وسلم

آدم سے تا حضرت عیسیٰ سب کی خدمت میں ہو آیا
نفسی سب نے ہی فرمایا صلی اللہ علیک وسلم

میرے آقا میرے مولیٰ. آپ سے سن کر ان کا دعا
دم میں دم میرے آیا صلی اللہ علیک وسلم

روشن ہو گیا اس سے سرورِ انبیاء داورِ شافعِ محشر
میرے مولیٰ تم ہو تنہا صلی اللہ علیک وسلم

وقتِ ولادت تم نہیں بھولے وقتِ رحلت یاد ہی رکھے
اپنے بندے تم نے نباہا صلی اللہ علیک وسلم

Marfat.com

آؤ آؤ میری خبر کو وارو دل تم پہ قلب و جگر کو — میں بھی ہوں تمہارا بندہ صلی اللہ علیک وسلم

میری آنکھوں میرے سر پہ میرے دل پہ میرے جگر پہ — پائے اقدس رکھ دو شاہا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے نقش قدم نے سرور پتھر موم بنائے یکسر — موم بنا دل سنگیں میرا صلی اللہ علیک وسلم

آپ کا جلوہ ہر حزب و کل میں آپ کے رنگ و بو ہر گل میں — آپ کی بو سے عالم مہکا صلی اللہ علیک وسلم

کون گیا ہے عرش علا تک کس کی رسائی ذات خدا تک — تم نے پایا اعلیٰ پایا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو اول تم ہو آخر تم ہو باطن تم ہو ظاہر — حق نے بخشے ہیں یہ اسما صلی اللہ علیک وسلم

بارک شرف مجدک کرم نور قلبک فاسری علم — رب نے تم کو کیا کیا بخشا صلی اللہ علیک وسلم

صاحب دولت تم ہی تو ہو قاسم نعمت تم ہی تو ہو — تم ہو سارے جگ کے داتا صلی اللہ علیک وسلم

انت الرافع انت النافع انت الدافع انت الشافع — اشفع عند الرب الاعلیٰ صلی اللہ علیک وسلم

انت الاول انت الاخر انت الباطن انت الظاہر — انت سمی المولیٰ تعالیٰ صلی اللہ علیک وسلم

من لی ناصر مالی والی غیرک مالی فانظر حالی — واسمع قالی یا مولای صلی اللہ علیک وسلم

انت القاسم ربک معطی تم ہی نے سب کو نعمت دی — دیدو مجھ کو میرا حصہ صلی اللہ علیک وسلم

انت شفیعی انت وکیلی انت حبیبی انت طبیبی — انت کفیلی یا مولانا صلی اللہ علیک وسلم

حاضر در ہے نوری مضطر آپ کا یہ موروثی ثنا گر
خواہاں ہے رضا کا ابن رضا صلی اللہ علیک وسلم

Marfat.com

الصلاۃ والسلام اے سرورِ عالی مقام　　الصلاۃ والسلام اے رہبرِ جملہ انام
الصلاۃ والسلام اے مظہرِ ذاتِ السلام　　الصلاۃ والسلام اے پیکرِ حسن تمام

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

یا حبیب اللہ انت مہبط الوحی المبین　　انی مذنب سیدی انت شفیع المذنبین
یا رسول اللہ انت ملاق الوعد الامین　　یا نبی اللہ انت رحمۃ للعٰلمین

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسول کے امام

اے شہِ عرش آستاں اے سرورِ کون و مکاں　　اے مرے ایمان جاں اے جانِ ایمانِ زماں
اے مرے امن و اماں اے سرورِ ہر دو جہاں　　میں ہوں عاصی سرورا اور تم شفیع عاصیاں

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے کہ تیری ذات عالی سرِّ ہر موجود ہے　　اے وہ سرور جس پہ صدقے بود ہر نابود ہے
اے وہ جس کا در درِ فیض و سخاؤ جود ہے　　اے وہ جس کا باب دشمن پر بھی نامسدود ہے

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام

Marfat.com

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے وہ جس کا رب ہے شاہد اور وہ مشہود ہے　　اے وہ جس کا رب ہے حامد اور وہ محمود ہے
اے وہ جس کا رب ہے قاصد اور وہ مقصود ہے　　اے کہ جس کا جود ایسا ہے کہ لا مقصود ہے

الصلوٰۃ والسلام الصلاۃ والسلام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

قبلۂ کونین ہیں سرکار امام القبلتین　　آپ ہیں فتح خدا سے فاتح بدر و حنین
دور در سے جو ہوا تو پھر کہاں یہ امن و چین　　حاضر در آج ہیں سرکار کے رضوی غلام

از پئے احمد رضا مقبول ہو ان کا سلام

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

Marfat.com

در منقبت حضور پُر نور پیران پیر دستگیر غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترا جلوہ نورِ خدا غوث اعظم
ترا چہرہ ایماں فزا غوث اعظم

مجھے بے گماں دے گما غوث اعظم
بناؤں میں اپنا پتا غوث اعظم

خودی کو مٹا دے خدا سے ملا دے
دے ایسی فنا و بقا غوث اعظم

خودی کو گماؤں تو میں حق کو پاؤں
مجھے جامِ عرفاں پلا غوث اعظم

خدا ساز آئینۂ حق نما ہے
ترا چہرۂ پُر ضیا غوث اعظم

خدا تو نہیں ہے مگر تو خدا سے
جدا بھی نہیں ہے ذرا غوث اعظم

نہ تو خود خدا ہے نہ حق سے جدا ہے
خدا کی ہے تو شان یا غوث اعظم

تو باغ علی کا ہے وہ پھول جس سے
دماغ جہاں بس گیا غوث اعظم

ترا مرتبہ کیوں نہ اعلیٰ ہو مولیٰ
ہے محبوب ربّ العلا غوث اعظم

ترا رتبہ اللہ اکبر سروں پر
قدم اولیا نے لیا غوث اعظم

ترا دامن پاک تھامے جو رہزن
بنے ہادی و رہنما غوث اعظم

نہ کیوں مہرباں ہو غلاموں پہ اپنے
کرم کی ہے تو کان یا غوث اعظم

ترے صدقے جاؤں مری لاج رکھ لے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

پریشان کر دے پریشانیوں کو
پریشان دل ہے مرا غوث اعظم

مری کشتی چکرا رہی ہے بھنور میں
مرے باخدا ناخدا غوث اعظم

Marfat.com

خدارا سہارا، سہارا خدارا — تلاطم ہے حد سے سوا غوث اعظم
ارے مورے سیّاں، پڑوں تورے پیّاں — پکڑ موری بیّاں پیا غوث اعظم
خطائیں ہماری جو حد سے سوا ہیں — عطا تیری ان سے سوا غوث اعظم
خطاکاریاں گرچہ حد سے بھی اپنی — سوا ہیں سوا ہیں سوا غوث اعظم
ہماری خطا کو تمہاری عطا سے — بھلا کوئی نسبت بھی یا غوث اعظم
تو رحم و کرم کا ہے بے پایاں دریا — یہ اک فرد عصیاں ہے کیا غوث اعظم
یہ اک فرد عصیاں ہے کیا ہے تیرے آگے — اگر لاکھوں سے ہوں سوا غوث اعظم
ترا اک ہی قطرہ دھو دے گا سارا — ہر اک صفحۂ پُر خطا غوث اعظم
تو بیکس کا کس اور بے بس کا بس ہے — تواں ناتوانوں کی یا غوث اعظم
مری جان میں جان آئے جو آئے — مرا جان عالم، مرا غوث اعظم
مری جان کیا جانِ ایماں ہو تازہ — کہ ہے محی دینِ خدا غوث اعظم
مرا سر تری کفش پا پر تصدّق — وہ پا کے تو قابل ہے کیا غوث اعظم

جھلک روئے انور کی اپنی دکھا کر
تو نوری کو نوری بنا غوث اعظم

کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم
مٹا قلب کی بے کلی غوث اعظم

مرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی
چمک اٹھے دل کی کلی غوث اعظم

ترے رب نے مالک کیا تیرے جد کو
تیرے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم

وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا
ترے در پہ دنیا ڈھلی غوث اعظم

کہا جس نے یا غوث اغثنی تو دم میں
بر آئی مصیبت ٹلی غوث اعظم

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوث اعظم

مری روزی مجھ کو عطا کر دے آقا
ترے در سے دنیا نے لی غوث اعظم

نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں
کہیں اور بھی ہے چلی غوث اعظم

صدا گر یہاں میں نہ دوں تو کہاں دوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوث اعظم

جو قسمت ہو میری بری اچھی کر دے
جو عادت ہو بد کر بھلی غوث اعظم

ترا مرتبہ اعلیٰ کیوں ہو نہ مولیٰ
تو ہے ابنِ مولیٰ علی غوث اعظم

قدم گردنِ اولیاء پر ہے تیرا
ہے تو رب کا ایسا ولی غوث اعظم

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوث اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوث اعظم

تباہی سے ناؤ ہماری بچا دو
ہوائے مخالف چلی غوث اعظم

Marfat.com

تجھے تیرے جد سے انہیں تیرے رب سے ہے علم خفی و جلی غوث اعظم
مرا حال تجھ پر ہے ظاہر کہ پتلی تری لوح سے جا ملی غوث اعظم
خدا ہی کے جلوہ نظر آئے جب بھی تری چشم حق بیں کھلی غوث اعظم

فدا تم پہ ہو جائے نوری مضطر
یہ ہے اوس کی خواہش دلی غوث اعظم

تجلی نور قدم غوث اعظم ضیائے سراج الظلم غوث اعظم
ترا حل ہے تیرا حرم غوث اعظم عرب تیرا تیرا عجم غوث اعظم
کرم آپ کا ہے اعم غوث اعظم عنایت تمہاری اتم غوث اعظم
مخالف ہو گو شنوید م غوث اعظم ہمیں کچھ نہیں اس کا غم غوث اعظم
چلا ایسی تیغ دو دم غوث اعظم کہ اعدا کے سر ہوں قلم غوث اعظم
وہ اک وار کا بھی نہ ہوگا تمہارے کہاں ہے مخالف میں دم غوث اعظم
ترے ہوتے ہم پر ستم ڈھائیں دشمن ستم ہے ستم ہے ستم غوث اعظم
کہاں تک نہیں ہیں مخالف کے طعنے کہاں تک نہیں ہم ستم غوث اعظم
بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹا دے ذرا لے تیغ دو دم غوث اعظم
نہیں لاتا خطرے میں شاہوں کو شاہا ترا بندۂ بے درم غوث اعظم
کرم چاہیئے تیرا تیرے خدا کا کرم غوث اعظم کرم غوث اعظم
گھٹا حوصلہ غم کی کالی گھٹا کا بڑھی ہے گھٹا دم بدم غوث اعظم

بڑھانا خدا سر سے پانی الم کا — خبر لیجئے ڈوبے ہم غوث اعظم
کرو پانی غم کو بہا دو الم کو — گھٹائیں بڑھیں ہو کرم غوث اعظم
نظر آئے مجھ کو نہ صورت الم کی — نہ دیکھوں کبھی روئے غم غوث اعظم
بڑھا ہاتھ کر دستگیری ہماری — بڑھا ابر غم دم بہ دم غوث اعظم
خدارا ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو — ابھی مٹتے ہیں غم الم غوث اعظم
خدا نے تمہیں محو و اثبات بخشا — ہو سلطان لوح و قلم غوث اعظم
ہے قسمت میری ٹیڑھی تم سیدھی کر دو — نکل جائیں سب پیچ و خم غوث اعظم
خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے — کرو ہم پہ فضل و کرم غوث اعظم
تم ایسے غریبوں کے فریاد رس ہو — کہ ٹھہرا تمہارا علم غوث اعظم
بعین عنایت بچشم کرامت — بدہ جرعۂ ناچشم غوث اعظم
ترا ایک قطرہ عوالم نما ہے — نہیں چاہئے جام جم غوث اعظم
کچھ ایسا لگا دے محبت میں اپنی — کہ خود کہہ اٹھوں میں منم غوث اعظم
جسے چاہے جو دے یا ندے تو — ترے ہاتھ میں ہے نعم غوث اعظم
ترا حسن نمکیں بھرے زخم دل کے — بنہ مرہمے بر دلم غوث اعظم
ترقی کرے روز و شب درد الفت — نہ ہو قلب کا درد کم غوث اعظم
خدا رکھے تم کو ہمارے سروں پہ — ہے بس اک تمہارا ہی دم غوث اعظم
دم نزع سرہانے آجاؤ پیارے — تمہیں دیکھ کر نکلے دم غوث اعظم
تری دید کے شوق میں جان جاناں — کھنچ آیا ہے آنکھوں میں دم غوث اعظم
کوئی دم کے مہماں ہیں آجاؤ اس دم — کہ سینے میں اٹکا ہے دم غوث اعظم

Marfat.com

دم نزع آؤ کہ دم آئے دم میں — کرو ہم پہ یٰسین دم غوث اعظم
یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے — جہاں چاہو رکھو قدم غوث اعظم
سر خود بہ شمشیر ابرو فروشم — بمژگانِ تو سینہ ام غوث اعظم
بہ پیکان تیرت جگر می فروشم — بہ تیرِ نگاہت دلم غوث اعظم
دماغم رسد بر سر عرش اعلیٰ — بپایت اگر سر نہم غوث اعظم
مری سربلندی یہیں سے ہے ظاہر — کہ شد زیر پایت سرم غوث اعظم
لگا لو مرے سر کو قدموں سے اپنے — تمہیں سر حق کی قسم غوث اعظم
قدم کیوں لیا اولیائے سروں پر — تمہیں جانو اس کے حکم غوث اعظم
کیا فیصلہ حق و باطل میں تم نے — کیا حق نے تم کو حکم غوث اعظم
تمہاری مہک سے گلی کوچے مہکے — ہے بغداد رشک ارم غوث اعظم
کرم سے کیا رہ نما رہزنوں کو — ادھر بھی نگاہِ کرم غوث اعظم
مرا نفس سرکش بھی رہزن ہے میرا — یہ دیتا ہے دم دم بدم غوث اعظم
دکھا دے تو ان عزوم کے جلوے — سنا دے صدائے منم غوث اعظم
مرے دم کو اس کے دموں سے بچا دے — کرم کر کرم کر کرم غوث اعظم
میں ہوں ناتواں سخت کمزور حد کا — ہیں زوروں چڑھے اس کے دم غوث اعظم
نہ پلّہ ہو ہلکا ہمارا نہ ہم ہوں — نہ بگڑے ہمارا بھرم غوث اعظم
کہاں تک ہماری خطائیں گنیں گے — کریں عفو سب یک قلم غوث اعظم
ہماری خطاؤں سے دفتر بھرے ہیں — کرم کر کہ ہوں کالعدم غوث اعظم

تمہارے کرم کا ہے نوریؔ بھی پیاسا
ملے یم سے اس کو بھی تم غوث اعظم

Marfat.com

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں مہر دمہ پتا ملتا نہیں

ہے رگِ گردن سے اقرب نفس کے اندر ہے وہ
یوں گلے ملنے پر بھی اے خدا جدا ملتا نہیں

آب بحرِ عشق جاناں سینہ میں ہے موج زن
کون کہتا ہے ہمیں آبِ بقا ملتا نہیں

آبِ تیغِ عشق پی کر زندۂ جاوید ہو
غم نہ کر جو چشمۂ آبِ بقا ملتا نہیں

ڈوب تو بحرِ فنا میں پھر بقا پائیگا تو
قبل از بحرِ فنا بحرِ بقا ملتا نہیں

دنیا ہے اور اپنا مطلب بے غرض مطلب کوئی
آشنا ملتا نہیں نا آشنا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ خاک کا چمکا ہے جس کے نور سے
بے بصیرت ہے جسے وہ مہ لقا ملتا نہیں

جو خدا دیتا ہے ملتا ہے اسی سرکار سے
کچھ کسی کو حق سے اس در کے سوا ملتا نہیں

کیا علاقہ دشمن محبوب کو اللہ سے
بے رضائے مصطفےٰ ہرگز خدا ملتا نہیں

کوئی مانگے یا نہ مانگے ملنے کا در ہے یہی
بے عطائے مصطفائی مدعا ملتا نہیں

رہ نماؤں کی سی صورت راہ ماری کام ہے
راہ زن ہیں کو بکو اور رہنما ملتا نہیں

اہلے گہلے مشائخ آج کل ہر ہر گلی
بے ہمہ و باہمہ مرد خدا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساماں خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ باصفا ملتا نہیں

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر کا دور ہے
ایسے ملتے ہیں بہت اس سے ورا ملتا نہیں

بس یہی سرکار ہے جس سے ہمیشہ پائیں گے
دینے والے دیتے ہیں کچھ دن سدا ملتا نہیں

دور ساحل موج حائل پار بیڑا کیجئے
ناؤ ہے منجدھار میں اور ناخدا ملتا نہیں

Marfat.com

وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ دہر یو ہرگز خدا ملتا نہیں

دامن محبوب چھوڑے مانگے خود اللہ سے
ایسے مردک کو خدا سے مدعا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ سے عیاں پھر بھی نہاں
ہو کے شہ رگ سے قریں تر ہے جدا ملتا نہیں

طائر جاں کی طرح دل اڑ کے جا بیٹھا کہاں
میرے پہلو میں ابھی تھا کیا ہوا ملتا نہیں

دہر یہ الجھا ہوا ہے دہر کے پھندوں میں یوں
سارا الجھا سامنے ہے اور سرا ملتا نہیں

علم صانع ہوتا ہے مصنوع سے لیکن اسے
دیکھ کر مصنوع صانع کا پتا ملتا نہیں

نعمت کونین دیتے ہیں وہ عالم کو یہی
مانگ دیکھو ان سے تم دیکھو تو کیا ملتا نہیں

سب سے پھر کر آئے ہیں اب شاہ والا کے حضور
جز تمہارے شافع روز جزا ملتا نہیں

دردمندی کے لئے آدم سے تا عیسیٰ گئے
دے جو اپنے درد کی حکمی دوا ملتا نہیں

جس سے امید کرم تھی دیدیا سب نے جواب
آج کے کام آنے والا خسروا ملتا نہیں

یاس کا عالم ہے سب سے آس توڑے آئے ہیں
ذات والا کے سوا اور آسرا ملتا نہیں

جل رہے ہیں پھنک رہے ہیں عاشقان سوختہ
دھوپ ہے اور سایۂ زلف رسا ملتا نہیں

وہ ہیں خورشید رسالت نور کا سایہ کہاں
ان کے فرضی ظل سے بھی ظل ہما ملتا نہیں

دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

قاسم نعمت سے ہم مانگیں تو بخدی یوں بکس
کیوں نبی سے مانگئے اللہ سے کیا ملتا نہیں

مصطفیٰ ماجئت الا رحمۃ للعلمین
چارہ ساز دوسرا تیرے سوا ملتا نہیں

خود خدا بے واسطہ دے یہ ہمارا منہ کہاں
واسطہ سرکار ہیں بے واسطہ ملتا نہیں

ہم تو ہم وہ انبیا کے بھی لئے ہیں واسطہ
ادنیٰ کو بھی جو ملتا ہے بے واسطہ ملتا نہیں

انبیا بعض اویسا فائز ہیں اس سرکار میں
ہر ولی کا راستہ بے واسطہ ملتا نہیں

Marfat.com

دونوں عالم پاتے نہیں صدقہ اسی سرکار کا
خود خدا سے پائے جو ان کے سوا ملتا نہیں

زن زمین و زر و رو کے ہیں کا یک سر ہیں
دل سے جو ہو طالب ذکر خدا ملتا نہیں

چار زا اک ذال کے بدلے میں لیں چوکس رہے
یہ نہ سمجھے یہ اکائی سیکڑا ملتا نہیں

داد دنیا کیسا اف سنتے نہیں فریاد بھی
سننے والا درد کا کوئی شہا ملتا نہیں

باپ ماں بھائی بہن فرزند و زن اک اک جدا
غم زدہ ہر ایک ہے اور غم تڑوڈ ملتا نہیں

جو محب کی چیز ہے محبوب کے قبضے کی ہے
ہاتھ میں جس کے ہو سب کچھ اس سے کیا ملتا نہیں

دل ستانی کرنے والے ہیں ہزاروں دلربا
دل نوازی کرنے والا دل ربا ملتا نہیں

دل گیا اچھا ہوا اس کا نہیں غم غم ہے تو یہ
لے گیا پہلو سے جو وہ دل ربا ملتا نہیں

ممی سنت حامی ملت مجدد دین کا
پیکر تسلیم و رضا احمد رضا ملتا نہیں

بے نوا کو بے صدا ملتا ہے اس سرکار سے
دودھ بھی بیٹے کو ماں سے بے صدا ملتا نہیں

کس طرح ہو حاضر در نوری بے پر شہا
تا کے رو کے دشمنوں نے راستہ ملتا نہیں

ع ع ع

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہ بالا کی آمد آمد ہے

یہ آج تارے زمیں کی طرف ہیں کیوں مائل
یہ آسمان سے پیہم ہے نور کیوں نازل

یہ آج کیا ہے زمانے نے رنگ سا ہے بدلا
یہ آج کیا ہے کہ عالم کا ڈھنگ ہے بدلا

یہ آج کاہے کی شادی ہے عرش کیوں جھوما
لب زمیں کو لب آسماں نے کیوں چوما

سماں اڈو باہوا اور سا وا خشک ہوا
خزاں کا دور گیا موسم بہار کا آیا

یہ آج کیا ہے کہ بت اوندھے ہو گئے سارے
یہ آج کیوں ہیں شیاطیں بندھے ہوئے سارے

یہ انبیا و رسل کس کے انتظار میں ہیں
یہ آج لات و ہبل کس سے انکسار میں ہیں

یہ آج بشریٰ لکم کی صدا کا شور ہے کیوں
یہ مرحبا کی ندا ؤں میں آج زور ہے کیوں

کہا جواب میں ہاتف نے لو مبارک ہو
اوٹھو خدا کے حبیب آئے مژدہ ہو تم کو

وہ آئے آنے کی جن کے خبر تھی مدت سے
دعا خلیل کی عیسیٰ کی جو بشارت تھے

بڑھو ادب سے کرو عرض السلام علیک
واصل بتیک ؐ والآل والذین لدیک ؐ

سلام تم پہ خدا کا اور اس کی رحمت ہو
تحیت اوس کی ثنا اس کی اس کی نعمت ہو

درود آپ پہ ہر آن بھیجے رب دود
اور اس کی برکتوں کا روز آپ پر ہو ورود

سلام آپ پر نازل کرے صلاۃ وسلام
بلند ذکر کرے آپ کا ہمیشہ مدام

یہی ہیں جن کو ملائک سلام کرتے ہیں
انہیں کی مدح و ثنا صبح و شام کرتے ہیں

Marfat.com

رسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں

فلک کے حور و ملک گیت گانے آئے ہیں
کہ دو جہاں میں یہ ڈنکے بجانے آئے ہیں

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں
یہ حق کے بندوں کو حق سے ملانے آئے ہیں

یہ بھولے بچھڑوں کو رستے پہ لانے آئے ہیں
یہ بھولے بھٹکوں کو ہادی بنانے آئے ہیں

خدائے پاک کے میوے دکھانے آئے ہیں
دلوں کو نور کے بقعے بنانے آئے ہیں

یہ قید و بند الم سے چھڑانے آئے ہیں
یہ مژدہ ہو کہ رہائی دلانے آئے ہیں

چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں
مہک سے اپنی یہ کوچے بسانے آئے ہیں

نسیم فیض سے غنچے کھلانے آئے ہیں
کرم کی اپنی بہاریں دکھانے آئے ہیں

یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں
یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں

یہ کفر و شرک کی نیویں ہلانے آئے ہیں
یہ شرک و کفر کی تعمیریں ڈھانے آئے ہیں

ہزار سال کی آتش بجھی ہوا روشن
یہ کفر و شرک کی آتش بجھانے آئے ہیں

سحر کو جو نور چمکا تو شام تک چمکا
بتا دیا کہ جہاں جگمگانے آئے ہیں

انہیں خدا نے کیا اپنے ملک کا مالک
انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ ادے دینگے
کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں

Marfat.com

جو گر رہے تھے اُنہیں انبیاؑ نے تھام لیا
جو گر چکے ہیں یہ ان کو اٹھانے آئے ہیں

مسیح پاک نے اجسام مردہ زندہ کئے
یہ جانِ جاں دل و جاں کو جلانے آئے ہیں

بلا وا آپ کا اب تک سدا دیا کئے نائب
اب آپ بندوں کو اپنے بلانے آئے ہیں

رؤف ایسے ہیں یہ اور رحیم ایسے ہیں تنے
کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں

سنو گے لا نہ زبان کریم سے نوری
یہ فیض وجود کے دریا بہانے آئے ہیں

ہم اپنی حسرت دل کو مٹانے آئے ہیں
ہم اپنے دل کی لگی کو بجھانے آئے ہیں

دل حزیں کو تسلی دلانے آئے ہیں
غم فراق کو دل سے مٹانے آئے ہیں

کریم ہیں وہ نگاہ کرم سے دیکھیں گے
ہے داغ داغ دل اپنا دکھانے آئے ہیں

غم والم یہ مٹا دیں گے شاد کر دیں گے
ہم اپنے غم کا قضیہ چکانے آئے ہیں

حضور پر غدا داستان غم سن لیں
غم فراق کا قصہ سنانے آئے ہیں

نگاہ لطف و کرم ہو گی اور پھر ہو گی
کہ زخم دل پہ یہ مرہم لگانے آئے ہیں

فقیر آپ کے در کے ہیں ہم کہاں جائیں
تمہارے کوچہ میں دھونی رمانے آئے ہیں

مدینہ ہم سے فقیر آ کے لوٹ جائیں گے
در حضور پہ بستر جمانے آئے ہیں

خدا نے غیب دیا ہے ادھر نہیں ہے سب روشن
جو خطرے دل ہی میں چھپنے چھپانے آئے ہیں

کھلیگی میرے بھی دل کی کلی کہ جان جناں
چمن میں پھول کرم کے کھلانے آئے ہیں

کتاب حضرت موسیٰ میں وصف ہیں ان کے
کتاب عیسیٰ میں ان کے فسانے آئے ہیں

Marfat.com

انہیں کی نعت کے نغمے زبور سے سن لو
زبان قرآن پہ ان کے ترانے آئے ہیں

دبا نہیں وہ فلک سے بلند و بالا ہے
تہِ زمیں جسے سرور دبانے آئے ہیں

نصیب جاگ اٹھا اوس کا چین سے سویا
وہ جس کو قبر میں سرور سلانے آئے ہیں

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی ہیں
گناہ گاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں

سبھی رسل نے کہا اذھبوا الی غیری
انا انا کا یہ مژدہ سنانے آئے ہیں

زبان انبیاء پر آج نفسی نفسی ہے
مگر حضور شفاعت کی ٹھانے آئے ہیں

کسی غریب کے پلّے پہ دقت وزن عمل
بھرم کرم سے یہ اس کا بنانے آئے ہیں

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا در و داس نے کبھی
یہ اوس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں

خدا سے کرتے ہوئے عرض ربّ سلّم
صراط پر یہ کسی کو چلانے آئے ہیں

زباں جو دیکھے ہے سوکھی ہوئی تو بحر کرم
کسی کو حوض پہ شربت پلانے آئے ہیں

ہوا ہے حکم کسی کو کہ نار میں جائے
یہ سن کے دوڑ کے اس کو چھڑانے آئے ہیں

الٰہی دور ہو نجدی حجاز سے جلدی
حجازیوں کو یہ موذی ستانے آئے ہیں

نصیب تیرا چمک اٹھا دیکھ تو نوری
عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں

Marfat.com

جو خواب میں کبھی آئیں حضور آنکھوں میں
سرور دل میں ہو پیدا تو نور آنکھوں میں

ہٹا دیں آپ اگر رخ سے اک ذرا پردہ
چمک نہ جائے ابھی برق طور آنکھوں میں

نظر کو حسرت یا بوس ہے مرے سرور
کریم حضور کریں پُر ضرور آنکھوں میں

کھلے ہیں دیدۂ عشاق قبر میں یونہی
ہے انتظار کسی کا ضرور آنکھوں میں

خدا ہے تو نہ خدا سے جدا ہے اے مولیٰ
ترے ظہور سے رب کا ظہور آنکھوں میں

وجود شمس کی برہان ہے خود وجود اس کا
سمانے کوئی اگر، ہے قصور آنکھوں میں

خدا سے تم کو جدا دیکھتے ہیں جو ظالم
ہے زیغ قلب میں ان کے فتور آنکھوں میں

نہ ایک دل کہ مہ و مہر انجم و نرگس
ہے سب کی آنہ زور رکھیں حضور آنکھوں میں

امنڈ کے آہ نہیں آئے اشک ہائے خوں
یہ آرہا ہے دل ناصبور آنکھوں میں

حضور آنکھوں میں آئیں حضور دل میں سمائیں
حضور دل میں سمائیں حضور آنکھوں میں

غلاف چشم کے اٹھتے ہی آسمان گئے
نظر کے ایسے قوی ہیں طیور آنکھوں میں

نظر نظیر نہ آیا نظر کو کوئی کہیں
جچے نہ غلمان نظریں نہ حور آنکھوں میں

ہماری جان سے زیادہ قریب ہو ہم سے
تمہیں قریب جو ہم کو ہے دور آنکھوں میں

جہاں کی جان ہیں وہ جان سے نہ کچھ منظور
عیاں ہے کف کی طرح نزد و دور آنکھوں میں

لئے محبت محبوب سے یہ ہیں سرسبز
بھری ہوئی ہے شراب طہور آنکھوں میں

ہوا ہے خاتمہ ایماں پر سراؔ نوری
جبھی ہیں خلد کے حور و قصور آنکھوں میں

Marfat.com

○

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں

یہ کیسے یہ گل و غنچے ہوں خوار آنکھوں میں
بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

بسا ہوا ہے کوئی گل عذار آنکھوں میں
کھلا ہے چار طرف لالہ زار آنکھوں میں

ہوا ہے جلوہ نما گل عذار آنکھوں میں
خزاں کے دور میں پھوٹی بہار آنکھوں میں

سرور و نور ہو دل میں بہار آنکھوں میں
جو خواب میں کبھی آئے نگار آنکھوں میں

وہ نور دے مرے پروردگار آنکھوں میں
کہ جلوہ گر رہے رخ کی بہار آنکھوں میں

نظر ہو قدموں پر ان کے نثار آنکھوں میں
بنائیں اپنا ہو وہ رہ گذار آنکھوں میں

نہ اک نگاہ ہی صدقہ ہو دل بھی قرباں ہو
کرم کرے تو وہ ناقہ سوار آنکھوں میں

بصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو
لگاؤں خاک قدم بار بار آنکھوں میں

تمہارے قدموں پہ موتی نثار ہونے کو
ہیں بے شمار مری اشکبار آنکھوں میں

نظر نہ آیا قرار دل حزیں اب تک
نگاہ رہتی ہے یوں بے قرار آنکھوں میں

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے
کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

عجب نہیں کہ دکھا لوح کا نظر آئے
جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

ملے جو خاک قدم اون کی مجھ کو قسمت سے
لگاؤں سرمہ نہ پھر زینہار آنکھوں میں

مدینہ جانِ چمن اور خزاں سے ایمن ہے
لگائے خاک وہاں کی ہزار آنکھوں میں

کھلے ہیں دیدۂ خواب مرگ میں بھی
یہ کس نگار کا ہے انتظار آنکھوں میں

خزاں کا ڈر ہوا دُور وہ جہاں آئے
ہوئی ہے قدموں سے ان کے بہار آنکھوں میں

یہ اشتیاق تری دید کا ہے جانِ جہاں
دم آگیا ہے دم احتضار آنکھوں میں

یہ آسمان کے تارے یہ نرگس شہلا
ترا ہی جلوہ ہے ان بے شمار آنکھوں میں

یہ دم ہمارا کوئی دم کا اور مہماں ہے
کرم سے لیجئے دم بھر قرار آنکھوں میں

وہ سبز سبز نظر آرہا ہے گنبد سبز
قرار آگیا یوں بے قرار آنکھوں میں

بہار دنیا ہے فانی نظر نہ کر اس پہ
ہے کوئی دم کی یہ ساری بہار آنکھوں میں

یہ گل یہ غنچے یہ گلشن کے بیل اور بوٹے
انہیں کے دم کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

یہ حال زار ہے فرقت میں تیرے مضطر کا
کہ اشک آتے ہیں بے اختیار آنکھوں میں

وہی مجھے نظر آئیں جدھر نگاہ کروں
انہیں کا جلوہ رہے آشکار آنکھوں میں

یہ دل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آجائے
کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں

نہ ایسے پھول کھلے ہیں کبھی نہ آگے کھلیں
بہاروں میں ہے عرب کی بہار آنکھوں میں

قریب ہے رگ گردن ہے پر جدا ہے وہ
نہ یار دل میں مکیں ہے نہ یار آنکھوں میں

یہ قرب اور یہ دوری خدا کی قدرت ہے
کہ ہوگا خلد میں دیدار یار آنکھوں میں

کرم یہ مجھ پہ کیا ہے مرے تصور نے
کہ آج کھینچ دی تصویر یار آنکھوں میں

فرشتے پوچھتے ہو مجھ سے کس کی امت ہے
لو دیکھ لو یہ ہے تصویر یار آنکھوں میں

نہ صرف آنکھیں ہی روشن ہوں دل بھی جی اٹھے
اگر وہ آئیں کبھی ایک بار آنکھوں میں

ہزار آنکھیں تاروں کی اک گل مہتاب
یہ ایک پھول ہے جیسے ہزار آنکھوں میں

Marfat.com

یو نہیں ہیں ماہ رسالت بھی سب نبیوں میں
کروڑ آنکھوں نہیں بے شمار آنکھوں میں

یہ کیا سوال ہے مجھ سے کس کا بندہ ہے
میں جس کا بندہ ہوں ہے نور بار آنکھوں میں

ہے آشکار نظر میں جہاں کی نیرنگی
جما ہوا ہے تصور میں روضۂ والا

جما ہوا ہے تصور میں روضۂ والا
بسے ہوئے ہیں وہ لیل و نہار آنکھوں میں

نہار چہرۂ والا تو گیسو ہیں واللیل
بہم ہوئے ہیں یہ لیل و نہار آنکھوں میں

پیا ہے جام محبت جو آپ نے نوریؔ
ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

مدینہ جانِ چمن اور خزاں سے ایمن ہے
لگائے خاک وہاں کی ہزار آنکھوں میں

کھلے ہیں دیدۂ خوابِ مرگ میں بھی
یہ کس نگار کا ہے انتظار آنکھوں میں

خزاں کا دور ہوا دُور وہ جہاں آئے
ہوئی ہے قدموں سے ان کے بہار آنکھوں میں

یہ اشتیاق تری دید کا ہے جانِ جہاں
دم آگیا ہے دمِ احتضار آنکھوں میں

یہ آسمان کے تارے یہ نرگسِ شہلا
ترا ہی جلوہ ہے ان بے شمار آنکھوں میں

یہ دم ہمارا کوئی دم کا اور مہماں ہے
کرم سے لیجئے دم بھر قرار آنکھوں میں

وہ سبز سبز نظر آرہا ہے گنبدِ سبز
قرار آگیا یوں بے قرار آنکھوں میں

بہارِ دنیا ہے فانی نظر نہ کر اس پہ
ہے کوئی دم کی یہ ساری بہار آنکھوں میں

یہ گل یہ غنچے یہ گلشن کے بیل اور بوٹے
انہیں کے دم کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

یہ حال زار ہے فرقت میں تیرے مضطر کا
کہ اشک آتے ہیں بے اختیار آنکھوں میں

وہی مجھے نظر آئیں جدھر نگاہ کروں
انہیں کا جلوہ رہے آشکار آنکھوں میں

یہ دل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آجائے
کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں

نہ ایسے پھول کھلے ہیں کبھی نہ آگے کھلیں
بہاروں میں ہے عرب کی بہار آنکھوں میں

قریب ہے رگِ گردن سے پر جدا ہے وہ
نہ یار دل میں مکیں ہے نہ یار آنکھوں میں

یہ قرب اور یہ دوری خدا کی قدرت ہے
کہ ہوگا خلد میں دیدار یار آنکھوں میں

کرم یہ مجھ پہ کیا ہے مرے تصور نے
کہ آج کھینچ دی تصویرِ یار آنکھوں میں

فرشتے پوچھتے ہو مجھ سے کس کی امت ہے
تو دیکھ لو یہ ہے تصویرِ یار آنکھوں میں

نہ صرف آنکھیں ہی روشن ہوں دل بھی جی اٹھے
اگر وہ آئیں کبھی ایک بار آنکھوں میں

ہزار آنکھیں تاروں کی اک گل مہتاب
یہ ایک پھول ہے جیسے ہزار آنکھوں میں

Marfat.com

یونہیں ہیں ماہ رسالت بھی سب نبیوں میں
کروڑ آنکھوں نہیں بے شمار آنکھوں میں

یہ کیا سوال ہے مجھ سے کس کا بندہ ہے
میں جس کا بندہ ہوں ہے نور یار آنکھوں میں

ہے آشکار نظر میں جہاں کی نیرنگی
جما ہوا ہے نقشۂ لیل و نہار آنکھوں میں

جما ہوا ہے تصور میں روضۂ والا
لیے ہوئے ہیں وہ لیل و نہار آنکھوں میں

نہار چہرۂ والا تو گیسو ہیں واللیل
بہم ہوئے ہیں یہ لیل و نہار آنکھوں میں

پیا ہے جام محبت جو آپ نے نوری
ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

Marfat.com

حبیب خدا کا نظارا کروں میں
دل وجان ان پر نثارا کروں میں

ترا کفش پا یوں سنوارا کروں میں
کہ پلکوں سے اوس کو بہارا کروں میں

تری رحمتیں عام ہیں پھر بھی پیارے
یہ صدمات فرقت سہارا کروں میں

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کرلے
سوا تیرے سب سے کنارا کروں میں

ہیں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں
ترے در سے اپنا گذارا کروں میں

سلاسل مصائب کے ایرد سے کاٹو
کہاں تک مصائب گوارا کروں میں

خدارا اب آؤ کہ دم ہے لبوں پہ
دم واپسیں تو نظارا کروں میں

ترے نام پر سر کو قربان کرکے
ترے سر سے صدقہ اتارا کروں میں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروروں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

مجھے ہاتھ آئے اگر تاج شاہی
تری کفش پا پر نثارا کروں میں

ترا ذکر لب پر خدا دل کے اندر
یونہی زندگانی گذارا کروں میں

دم واپسیں تک ترے گیت گاؤں
محمد مسجد پکارا کروں میں

ترے در کے سوتے کہاں جاؤں پیارے
کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں

مرادیں دو ایماں فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارا کروں میں

Marfat.com

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کا سدھارا کروں میں

جو ہو قلب سونا تو یہ ہے سہاگا
تری یاد سے دل نکھارا کروں میں

خدا ایک پرہو تو اک پر محمد
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی لوڑی
مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں

* * *

Marfat.com

شاہ والا مجھے طیبہ بلا لو
طیبہ بلا لو مجھے طیبہ بلا لو
ڈیوڑھی کا اپنی کتّا بنا لو
قدموں سے اپنے مجھ کو لگا لو
صدقے میں صدقے میں صدقے بلا لو
فرقت کے مارے کو پیارے جلا لو
پیارے جلا لو مجھے پیارے جلا لو
مولیٰ جلا لو مجھے آقا جلا لو

دنیا کے جھگڑوں سے یک سر چھڑا کر
غیروں کی الفت کو دل سے مٹا کر
شاہ والا مجھے اپنا بنا لو
اپنا بنا لو مجھے اپنا بنا لو
نیکوں کے صدقے میں ہم سے بدوں کو
زار و نزار و مصیبت زدوں کو
مولیٰ نبھا لو مرے مولیٰ نبھا لو
ہاں ہاں نبھا لو مرے مولیٰ نبھا لو

Marfat.com

ہوتے ہو تم کیوں مایوس و مضطر
کس واسطے ہو حیران و ششدر
دکھ درد والو سنو دکھ درد والو
طیبہ سے ہر ایک اپنی دوا لو
دار الشفا، طیبہ میں آؤ
جو منھ مانگو فوراً منھ مانگی پاؤ
اندوہ و غم سب اپنے مٹا لو
رنج و الم سب دل سے نکالو

آنکھوں میں آؤ دل میں سماؤ
پردہ اٹھاؤ جلوہ دکھاؤ
حسرت زدہ کی پیارے دعا لو
حسرت نکالو مری حسرت نکالو
قربان جاؤں قرباں جاؤں
سر صدقے کر کے صدقے اتاروں
قدموں میں اپنے مولیٰ بلا لو
مولیٰ بلا لو مجھے آقا بلا لو

باد مخالف تیز آ رہی ہے
کشتی ہماری چکرا رہی ہے
منجدھار میں ہے مولیٰ بچا لو
پیارے بچا لو مجھے شاہا بچا لو

ڈولت سے نیا موری بھنور میں
مولیٰ ترا وُ آئیکے بحر میں
موری کھبریا مورے پیا لو
موکو بچا لو پیا موکو بچا لو
تائب ہوں بخدی آئب ہوں بخدی
اور یہ نہ ہو تو خائب ہوں بخدی
غائب ہوں بخدی مولیٰ نکالو
جلدی نکالو انہیں جلدی نکالو

یہ نوری مضطر تیرا ثنا گر
اور اس کا گھر بھر ہو حاضر در
اپنے گدا گر در پہ بلا لو
امن دا ماں سے ہمیں سرور بلا لو

Marfat.com

بہار جانفزا تم ہو نسیم دلستاں تم ہو
بہار باغ رضواں تم سے ہے زیب جناں تم ہو

حبیب رب جس تم مکین لامکاں تم ہو
سر ہر دو جہاں تم ہو شہ شاہنشہاں تم ہو

حقیقت آپ کی مستور ہے یوں تو نہاں تم ہو
نمایاں ذرے ذرے سے ہیں جلوے یوں عیاں تم ہو

حقیقت سے تمہاری جز خدا اور کون واقف ہے
کہے تو کیا کہے کوئی چنیں تم ہو چناں تم ہو

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولھا ہے
تم ہی تم ہو تم ہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

تمہارا نور ہی ساری ہے ان ساری بہاروں میں
بہاروں میں نہاں تم ہو بہاروں میں نہاں تم ہو

زمین و آسماں کی سب بہاریں آپ کا صدقہ
بہار بے خزاں تم ہو بہار جاوداں تم ہو

تمہارے حسن و رنگ و بو کی گل بوٹے حکایت ہیں
بہار گلستاں تم ہو بہار بوستاں تم ہو

تمہاری تابش رخ ہی سے روشن ذرہ ذرہ ہے
مہ و خورشید و انجم برق میں جلوہ کناں تم ہو

نظر عارف کو ہر عالم میں آیا آپ کا عالم
نہ ہوتے تم تو کیا ہوتا بہار ہر جہاں تم ہو

تمہارے جلوۂ رنگین ہی کی ساری بہاریں ہیں
بہاروں سے عیاں تم ہو بہاروں میں نہاں تم ہو

مجسم رحمت حق ہو کہ اپنا غم نہ اندیشہ
مگر ہم سے سیہ کاروں کی خاطر لون رواں تم ہو

کجا ہم خاک افتادہ کجا تم اے شہ بالا
اگر مثل زمیں ہم ہیں تو مثل آسماں تم ہو

یہ کیا میں نے کہا مثل سما تم ہو معاذ اللہ
منزہ مثل سے برتر ز ہر وہم و گماں تم ہو

میں بھولا آپ کی رفعت سے نسبت ہی ہمیں کیا ہے
وہ کہنے بھر کی نسبت تھی کہاں ہم ہیں کہاں تم ہو

Marfat.com

چہ نسبت خاک را با عالم پاکت کہ اے مولیٰ
گدائے بے نوا ہم ہیں شہِ عرشِ آستاں تم ہو

میں بیکس ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں
نہ دامن مجھ لے لو پناہ بے کساں تم ہو

حقیقت میں نہ بیکس ہوں نہ بے بس ہوں نہ ناقابل
میں صدقے جاؤں مجھ کمزور کے تاب و تواں تم ہو

ہمیں امید ہے روزِ قیامت ان کی رحمت سے
کہ فرمائیں ادھر آؤ نہ مایوس از جناں تم ہو

ستم کارو خطا کارو سیہ کارو جفا کارو
ہمارے دامنِ رحمت میں آجاؤ کہاں تم ہو

ستم کارو چلے آؤ چلے آؤ چلے آؤ
ہمارے ہو ہمارے ہو اگر از بداں تم ہو

تمہارے ہونے سہتے درد دکھ کس سے کہوں پیارے
شفیع عاصیاں تم ہو وکیل مجرماں تم ہو

مسیح پاک کے قرباں مگر جانِ دل و ایماں
ہمارے درد کے درماں طبیب النس و جاں تم ہو

دکھائے لاکھ آنکھیں مہرِ محشر کچھ نہیں پروا
خدا رکھے تمہیں تم ہو مرے امن و اماں تم ہو

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کچھ کرنا ہو اب کر لو ابھی نوری جواں تم ہو

فقط نسبت کا جیسے ہوں حقیقی نوری ہو جاؤں
مجھے جو دیکھے کہہ اٹھے میاں نوری میاں تم ہو

ثنا منظور ہے ان کی نہیں یہ مدعا نوری
سخن سنج و سخنور ہو سخن کے نکتہ داں تم ہو

Marfat.com

○

کیا کہوں کیسے ہیں پیارے تیرے پیارے گیسو
دونوں عارض ہیں ضحیٰ لیل کے پارے گیسو

دست قدرت نے ترے آپ سنوارے گیسو
حور سو ناز سے کیوں ان پہ نہ وارے گیسو

خاک طیبہ سے اگر کوئی تکھارے گیسو
سنبل خلد تو کیا حور بھی ہارے گیسو

سنبل طیبہ کو دیکھے جو سنوارے گیسو
سنبل خلد کے رضواں بھی نثارے گیسو

کس لئے عنبر سارا نہ ہوں سارے گیسو
گیسو کس کے ہیں یہ پیارے ہیں تمہارے گیسو

ہوں نہ کیوں رحمت حق حق میں ہمارے گیسو
گیسو اے جان کرم ہیں یہ تمہارے گیسو

یہ گھٹا جھوم کے کعبہ کی فضا پہ آئی
اڑ کے یا ابر پہ چھائے ہیں تمہارے گیسو

ماہ تاباں پہ ہیں رحمت کی گھٹائیں چھائیں
روئے پر نور پہ یا چھائے تمہارے گیسو

سر بسجدہ ہوئے محراب خم ابرو میں
کعبہ جان کے جو آئے ہیں کنارے گیسو

نیّر حشر ہے سر پہ نہیں سایہ سرور
ہے کڑی دھوپ کریں سایہ تمہارے گیسو

سوکھ جائے نہ کہیں کشت امل اے سرور
بوندیاں مکّہ رحمت سے اتارے گیسو

اپنی زلفوں سے اگر نعل مبارک پونچھے
رضواں برکت کے لئے حور کے دھارے گیسو

گرد جھاڑی ہے ترے روضہ کی بالوں سے شہا
مشکبو کیسے نہ ہو آج ہمارے گیسو

اب چمکتی ہے سیہ کارو تمہاری قسمت
لو جھکے اذن کے سجدے کو وہ پیارے گیسو

پیش مولائے رضا جو ہیں جھکے سجدے میں
کرتے ہیں بخشش امت کے اشارے گیسو

Marfat.com

چھوا رستوں پہ ترے ابر کرم کی برسے
ساقیا کھول ذرا حوض کنارے گیسو

سایہ بھی چاہئے ہے مستوں کو دوپٹے ٹیں
کاش ساقی کے کھلیں حوض کنارے گیسو

عنبرستاں بنے محشر کا وہ میداں سارا
کھول دے ساقی اگر حوض کنارے گیسو

بادۂ وساقی لب جو تو ہیں پھر ابر بھی ہو
ساقی کھل جائیں ترے حوض کنارے گیسو

یہ سر طور سے گرتے ہیں شرارے نوری
روئے پہ نور یہ یا وارے ہیں تارے گیسو

Marfat.com

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو
خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شانِ خدا تم ہو

نبیوں میں ہوا ایسے نبی الانبیا تم ہو
حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوب خدا تم ہو

تمہارا حسن ایسا ہے کہ محبوب خدا تم ہو
مہ کامل کرے کسب ضیا وہ مہ لقا تم ہو

شاں میں آپ کی جتنا بڑھوں سب آپ کو شایاں
تمہیں جو کچھ کہیں زیبا مگر یہ کہ خدا تم ہو

علو مرتبت پیارے تمہارا سب پہ روشن ہے
مکین لامکاں تم ہو شہ عرش علا تم ہو

تمہاری حمد فرمائی خدا نے اپنے قرآں میں
محمد اور ممجد مصطفیٰ و مجتبیٰ تم ہو

جو سب سے پچھلا ہو پھر اس کا پچھلا ہو نہیں سکتا
کہ وہ پچھلا نہیں اگلا ہوا اس سے ورا تم ہو

تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر ختم فرمائی
رسل کی ابتدا تم ہو نبی کی انتہا تم ہو

خدا نے ذات کا اپنی تمہیں مظہر بنایا ہے
جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اس کے آئینہ تم ہو

تمہیں باطن تمہیں ظاہر تمہیں اول تمہیں آخر
نہاں بھی ہو عیاں بھی مبتدا و منتہا تم ہو

منور کر دیا ہے آپ کے جلووں نے عالم کو
مہ و خورشید کو بخشی ضیا نور خدا تم ہو

مٹا دی کفر کی ظلمت تمہارے روئے روشن نے
سویرا شرک کا تم نے کیا شمس الضحیٰ تم ہو

جہاں تاریک تھا سارا اندھیرا تھا اندھیرا تھا
تم آئے ظلمتیں تم سے مٹیں بدر الدجیٰ تم ہو

مرا منہ کیا کہ میں مدح و ستائش میں زباں کھولوں
مرے آقا تم ایسے ہو کہ ممدوح خدا تم ہو

رفعنا سے تمہاری رفعت بالا ہوئی ظاہر
کہ محبوبان رب میں سب سے عالی مرتبہ تم ہو

Marfat.com

عُلُوِّ رتبۂ سرکار حالی سب پہ روشن ہے
مکیں لامکاں تم ہو شہِ عرشِ عُلیٰ تم ہو

شبِ معراج سے اے سید کل ہو گیا ظاہر
رسل ہیں مقتدی سارے امام الانبیاء تم ہو

نہ ہوتے تم نہ ہوتے وہ کہ اصل جملہ تم ہی ہو
خبر تھے وہ تمہاری میرے مولیٰ مبتدا تم ہو

تمہارے چاہنے والے کو کچھ ایسی محبت ہے
ادھر ہو جائے وہ مولیٰ جدھر صدر الورٰی تم ہو

تمہارے چاہنے والے اسے محبوب ہیں سارے
کچھ اس انداز کے پیارے حبیبِ کبریا تم ہو

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پہ کہ ختم الانبیاء تم ہو

یہ کیا میں نے کیا کیوں ڈھونڈھ ڈالا عرصۂ محشر
ہمیں معلوم تھا پیارے ہمارا مدحا تم ہو

مگر ایسا نہ کیوں ہوتا کہ محشر میں یہ کھلنا تھا
شفیعِ مجرماں پیشِ خدا تنہا شہا تم ہو

گرفتارِ بلا حاضر ہوئے ہیں ٹوٹے دل لے کر
کہ ہر بے کل کی کل ٹوٹے دلوں کا آسرا تم ہو

خبر لیجے خدارا میرے مولا مجھ سے بے کس کی
کہ ہر بے کس کے کس بے بس کے بس روحی خدا تم ہو

مسلط کر دیا تم کو خدا نے اپنے غیبوں پر
نبی مجتبیٰ تم ہو رسول مرتضیٰ تم ہو

چمک جائے دلِ نوریؔ تمہارے پاک جلوؤں سے
مٹا دو ظلمتیں دل کی مرے نور الھدیٰ تم ہو

Marfat.com

○

تو شمع نبوت ہے عالم تیرا پروانہ
تو ماہ رسالت ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے
ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

دل اپنے چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

سرشار مجھے کر دے اک جام لبالب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ

تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی
کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بت خانہ

مست مئے الفت ہے مدہوش محبت ہے
فرزانہ ہے دیوانہ دیوانہ ہے فرزانہ

میں شاہ نشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے
ہے ٹوٹا ہوا دل ہی مولیٰ ترا کاشانہ

کیوں زلف معنبر سے کوچے نہ مہک اٹھیں
ہے پنجۂ قدرت جب زلفوں کا ترے شانہ

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری
ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی شفا خانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری
بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا
پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ

ہر آرزو بر آئے سب حسرتیں پوری ہوں
وہ کان ذرا دھر کر سن لیں مرا افسانہ

سنگِ درِ جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نوری سر دیتا ہوں نذرانہ

گر پڑ کے یہاں پہونچا مر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جانانہ

سنگ درِ جاناں ہے ٹھوکر نہ لگے اس کو
بے ہوش پکڑ اب تو اے لغزش مستانہ

وہ کہتے نہ کہتے کچھ وہ کرتے نہ کرتے کچھ — اے کاش وہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ

اے مفلسو نادارو جنت کے خریدارو — کچھ لائے ہو بیعانہ کیا دیتے ہو بیعانہ

کچھ نیک عمل بھی ہیں یا یونہی اَمَل ہی ہے — دنیا کی بھی ہر شے کا تم لیتے ہو بیعانہ

آباد اسے فرما دیران ہے دل نوری
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

کرم جو آپ کا اے سید ابرار ہو جائے
تو ہر بد کار بندہ دم میں نیکو کار ہو جائے

جو مومن دیکھے تم کو محرم اسرار ہو جائے
جو کافر دیکھ لے تم کو تو وہ دیندار ہو جائے

جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہو جائے
جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل و خوار ہو جائے

جو ہو جائے تمہارا اس پہ حق کا پیار ہو جائے
بنے اللہ والا وہ جو تیرا یار ہو جائے

اگر آئے وہ جانِ نور میرے خانۂ دل میں
مہ و خاور مرا گھر مطلع انوار ہو جائے

غم رنج و الم اور سب بلاؤں کا مداوا ہو
اگر وہ گیسوؤں والا مرا دلدار ہو جائے

عنایت سے مرے سر پہ اگر وہ کفش پا رکھ دیں
یہ بندہ تاجداروں کا بھی تو سردار ہو جائے

تلاطم کیسا ہی کچھ ہے مگر اے ناخدائے من
اشارہ آپ فرما دیں تو بیڑا پار ہو جائے

جو ڈوبا چاہتا ہے وہ تو وہ ڈوبا ہوا بیڑا
اشارہ آپ کا پائے تو موتی پار ہو جائے

تمہارے فیض سے لاٹھی مثال شمع روشن ہو
جو تم لکڑی کو چاہو تیز تر تلوار ہو جائے

گنہ کتنے ہی اور کیسے ہی ہیں پر رحمت عالم
شفاعت آپ فرمائیں تو بیڑا پار ہو جائے

بھرم رہ جائے محشر میں نہ پلہ ہلکا ہو اپنا
الٰہی میرے پلے پہ مرا غم خوار ہو جائے

اشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج برآمد ہو
اٹھے انگلی تو مہ دو بلکہ دو دو چار ہو جائے

ترا تصدیق کرنے والا ہے اللہ کا مومن
ترا منکر وہ جس کو حق سے ہی انکار ہو جائے

مرے ساقی مئے باقی پلا دے ایک عالم کو
جو باقی اور پیاسا ہے ترا میخوار ہو جائے

تمہارے حکم کا باندھا ہوا سورج پھرے الٹا
جو تم چاہو کہ شب دن ہو۔ ابھی سرکار ہو جائے

Marfat.com

مرض عشق کا بیمار بھی کیا ہوتا ہے
جتنی کرتا ہے دوا اور سوا ہوتا ہے

کیوں عبث خوف سے دل اپنا ہوا ہوتا ہے
جب کرم آپ کا عاصی پہ شہا ہوتا ہے

جس کا حامی وہ شہِ ہر دو سرا ہوتا ہے
قید و بندِ دو جہاں سے وہ رہا ہوتا ہے

ان کا ارشاد ہے ارشاد خداوندِ جہاں
یہ وہی کہتے ہیں جو رب کا کہا ہوتا ہے

بادشاہانِ جہاں ہوتے ہیں منگتا اس کے
آپ کے کوچے کا شہا جو گدا ہوتا ہے

پلّہ نیکی کا اشارے سے بڑھا دیتے ہیں
جب کرم بندہ نوازی پہ تلا ہوتا ہے

سارا عالم ہے رضا جوئے خداوندِ جہاں
اور خدا آپ کا جویائے رضا ہوتا ہے

ہم نے یوں شمعِ رسالت سے لگائی ہے لو
سب کی جھولی میں تمہارا ہی دیا ہوتا ہے

از شہاں تا بگدایاں ایک عالم
آپ کے در پہ شہا عرض رسا ہوتا ہے

ایسی سرکار ہے بھرپور جہاں سے لینے
روز ایک میلہ نیا در پہ لگا ہوتا ہے

دونوں ہاتھوں سے لٹاتے ہیں خزانہ لیکن
جتنا خالی کریں اتنا ہی بھرا ہوتا ہے

کردہ ناکردہ اشارے میں تمہارے ہو جائے
بے کیا آپ کے صدقہ میں کیا ہوتا ہے

بیکس و بے بس و بے یار و مددگار جو ہو
آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے

ان سے دشمن کی مصیبت نہیں دیکھی جاتی
دشمنوں کے لئے جی ان کا برا ہوتا ہے

جگمگا اٹھتا ہے دل کا مرے ذرہ ذرہ
جب مرا جانِ قمر جلوہ نما ہوتا ہے

Marfat.com

آپ محبوب ہیں اللہ کے ایسے محبوب
ہر محب آپ کا محبوب خدا ہوتا ہے

جس گلی سے تو گزرتا ہے مرے جان جناں
ذرہ ذرہ تری خوشبو سے بسا ہوتا ہے

عرش اعلیٰ سے کہیں بالا ہے رتبہ اس کا
آپ کے قدموں سے سر جس کا لگا ہوتا ہے

پیاسو مژدہ ہو کہ وہ ساقیٔ کوثر آئے
چین ہی چین ہے اب جام عطا ہوتا ہے

آستانے کے گداؤں کے لئے رحمت ہے
اور اعدا پہ شہا قہر خدا ہوتا ہے

کب گل طیبہ کی خوشبو سے بسیں گے دل و جاں
دیکھئے کب کرم باد صبا ہوتا ہے

دیکھئے غنچہ یہ کھلے گا کب تک
دیکھئے کب دل پژمردہ ہرا ہوتا ہے

کب بہار چمن طیبہ نظر آئی ہے
دیکھئے کب دل پژمردہ ہرا ہوتا ہے

سربلندی اسے حاصل ہے جناب رسالت
جو کوئی در پہ ترے ناصیہ سا ہوتا ہے

دل تپا سوز محبت سے کہ سب میل چھٹے
تپنے کے بعد ہی تو سونا کھرا ہوتا ہے

کب مٹانے سے کسی کے خط تقدیر مٹے
ق ہو کے رہتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

محو اثبات کی ہاں آپ نے قدرت پائی
تم جو چاہو تو برا آج بھلا ہوتا ہے

تیرا دیدار میسر ہو جسے نور خدا
اسے دنیا ہی میں دیدار خدا ہوتا ہے

وہ نہیں حشر میں جو ہوگا شہا بے پردہ
بلکہ جو آپ کے پردہ میں عطا ہوتا ہے

ترا جلوہ نہیں اللہ کا جلوہ ہے وہ
تیری صورت سے خدا جلوہ نما ہوتا ہے

تو ہے آئینہ ذات احدی اے پیارے
یوں اسی کا ہے وہ جلوہ جو ترا ہوتا ہے

داغ دل میں جو مزا پایا ہے نوریؔ تم نے
ایسا دنیا کی کسی شے میں مزا ہوتا ہے

Marfat.com

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے — کب کسی سے نگاہیں بچا کر چلے
کون ان سے نگاہیں لڑا کر چلے — کس کی طاقت جو آنکھیں ملا کر چلے
وہ حسیں کیا جو فتنے اٹھا کر چلے — ہاں حسیں تم ہو فتنے مٹا کر چلے
ان کے کوچہ میں منگتا صدا کر چلے — رحمت حق ہو ہر دم دعا کر چلے
قصۂ غم سنایا سنا کر چلے — جان عیسیٰ دوا و دعا کر چلے
رب کے بندوں کو رب سے ملا کر چلے — جلوۂ حق وہ ہم کو دکھا کر چلے
مَنْ رَاٰنِیْ رَاَالْحَقَّ سنا کر چلے — ق میرا جلوہ ہے حق جتا کر چلے
جز بشر اور کیا دیکھیں خیرہ نظر — اُنَیکُم مِثلِی گو وہ سنا کر چلے
جگمگا ڈالیں گلیاں جدھر آئے وہ — جب چلے وہ تو کوچے بسا کر چلے
کیسا تاریک دنیا کو چمکا دیا — سارے عالم میں کیسی ضیا کر چلے
کوئی مانے نہ مانے یہ وہ جانے — سیدھا رستہ وہ سب کو بتا کر چلے
کوڑیوں کوڑھیوں کے لئے کوڑھ دور — اچھا چنگا وہ خاصہ بھلا کر چلے
یاد دامن سے مرجھائی کلیاں کھلیں — فیض سے اپنے غنچے کھلا کر چلے
شب کو شبنم کی مانند رویا کئے — صورت گل وہ ہم کو ہنسا کر چلے
بد سے بدکو لیا جس نے آغوش میں — کب کسی سے وہ دامن بچا کر چلے
جو کمینے تھے اون کو معزز کیا — وہ رذیلوں کو سینے لگا کر چلے
سب کو اسلام کا تم نے بخشا شرف — گرتے پڑتوں کو پیارے اٹھا کر چلے

Marfat.com

این و آں اور چنیں و چناں سرورا
تیرے در سے سب اپنا بھلا کر چلے

جس کا ثانی ہوا اور نہ ہے اور نہ ہو
وہ عطا کر چلے وہ سخا کر چلے

عمر بھر اعدا ان کو ستایا کئے
اور وہ دشمنوں کی دعا کر چلے

سخت اعدار کو بھی عفو فرما دیا
رحمت حق کی شانیں دکھا کر چلے

جسم پہ نور کا یوں تو سایا نہ تھا
اور پتھر میں نقشے جما کر چلے

مرتے دم سر درِ پاک پر رکھ دیا
اس ادا سے قضا ہم ادا کر چلے

جب قمر اک اشارے سے ٹکڑے کیا
بولے کافر وہ جادو سا کیا کر چلے

معجزوں کو وہ جادو بتاتے رہے
آپ اپنے پہ ظالم جفا کر چلے

جن کے دعوے تھے ہم ہی ہیں اہل زباں
سن کے قرآں زبانیں دبا کر چلے

کے صحابی تھی پر تھی یہ ہیبت حق
گردنیں سارے کافر جھکا کر چلے

اور گردن کشی کی تو مارے گئے
سب نے جانا کہ ظالم خطا کر چلے

ق

جن کو اپنا نہیں غم ہمارے لئے
دوڑے چھپٹے وہ پاؤں اٹھا کر چلے

ابھی میزان پر تھے ابھی پل پہ ہیں
پل میں گرتے بچائے بچا کر چلے

سرِ کوثر جو پیاسوں کا شور سنا
پہونچے شربت پلایا پلا کر چلے

کسی جانب سے آئیں ندائیں حضور
مجرموں کی رہائی کا کیا کر چلے

دم میں پہونچے رہائی کا حکم دیا
ان کو دوزخ سے پھیرا پھرا کر چلے

داغ دل ہم نے نوری دکھا ہی دیا
درد دل کا فسانہ چھڑا کر چلے

Marfat.com

○

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے
مریض عشق کی لائی دوا مدینے سے

سنو تو غور سے آئی صدا مدینے سے
قریں ہے رحمت و فضل خدا مدینے سے

ملے ہمارے بھی دل کو جلا مدینے سے
کہ مہر و ماہ نے پائی ضیا مدینے سے

تمہاری ایک جھلک نے کیا اسے دلکش
فروغ حسن نے پایا شہا مدینے سے

تمام شاہ و گدا پل رہے ہیں اسی در سے
ملی جہان کو روزی صدا مدینے سے

جو آیا لے کے گیا کون لوٹا خالی ہاتھ
بتا دے کوئی سنا ہو جو لا مدینے سے

بتا دے کوئی کسی اور سے بھی کچھ پایا
جسے ملا جو ملا وہ ملا مدینے سے

وہ آ گیا خلد میں جو آ گیا مدینے میں
گیا وہ خلد سے جو چل دیا مدینے سے

نہ چین پائے گا یہ غم زدہ کسی صورت
مریض غم کو ملے گی شفا مدینے سے

لگاؤ دل کو نہ دنیا میں ہو کسی شے سے
تعلق اپنا ہو کعبے سے یا مدینے سے

گدا کی راہ جہاں دیکھیں پھر نوا کیوں ہو
نوا سے پہلے ملے بے نوا مدینے سے

چمن کے پھول کھلے مردہ دل بھی جی اٹھے
نسیم خلد سے آئی ہے یا مدینے سے

کرے گی مردوں کو زندہ یہ تشنوں کو سیراب
وہ دیکھو اٹھی کرم کی گھٹا مدینے سے

مدینہ چشمۂ آب حیات ہے یارو
چلو ہمیشہ کی لے لو بقا مدینے سے

فضائے خلد کے قرباں مگر وہ بات کہاں
ملائیں حضرت رضواں ذرا مدینے سے

Marfat.com

ہمارے دل کو تو بھایا ہے طیبہ ہی زاہد
تمہیں ہے مکہ تو ہوگا سوا مدینے سے

چلے جو طیبہ سے مسلم تو خلد میں پہونچے
کہ سیدھا خلد کا ہے راستہ مدینے سے

تم ایک آن میں آئے گئے تمہارے لئے
دو گام بھی نہیں عرش علا مدینے سے

تمہارے قدموں پہ سر صدقے جاں فدا ہو جائے
نہ لائے پھر مجھے میرا خدا مدینے سے

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد
الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

ترے نصیب کا نوری ملے گا تجھ کو بھی
لے آئے حصہ یہ شاہ دگدا مدینے سے

دیگر

نگاہ مہر جو اوس مہر کی ادھر ہو جائے
گنہ کے داغ مٹیں دل مرا قمر ہو جائے

جو قلب تیرہ پہ تیری کبھی نظر ہو جائے
تو ایک نور کا بقعہ وہ سر بسر ہو جائے

ہماری کشت امل میں کبھی تو پھل آئے
کبھی تو شجرۂ امید بار در ہو جائے

کبھی تو ایسا ہو یارب وہ در ہو اور یہ سر
کبھی تو ادن کی گلی میں مرا گذر ہو جائے

ہمارا سر ہو خدایا حبیب کا در ہو
ہماری عمر الٰہی یونہی بسر ہو جائے

جو سچے دل سے کہے کوئی یا رسول اللہ
مصیبتیں بھی ٹلیں ہر مہم بھی سر ہو جائے

مری مصیبتوں کا سلسلہ ابھی کٹ جائے
اشارہ ابروئے خم دار کا اگر ہو جائے

تڑپ رہے ہیں فراق حبیب میں عاشق
الٰہی راہ مدینہ کی بے خطر ہو جائے

ترے غضب سے ہوں غارت یہ دھرکے شیطاں
بنے غلام ہر اک ان میں در بدر ہو جائے

جو آپ چاہیں تو ہیزم کو دم میں سبز کریں
کرم جو آپ کا ہو خلد کا شجر ہو جائے

ق

خدا کے فضل سے ہر خشک و تر یہ قدرت ہے
جو چاہو تر ہو ابھی خشک خشک تر ہو جائے

عیاں ہے دبدبہ تیرا سما وہ سما وہ ہے
ہماری کھیتی بھی سوکھی ہے پیارے تر ہو جائے

جو کاسہ تاج کا لے کر تمہارے در پہ آئے
تو بادشاہ حقیقت میں "تاجور" ہو جائے

ترے گداؤں پا یوس تاج سلطاں ہے
وہ جس کے سر پہ رکھیں نعل "تاجور" ہو جائے

جو آپ ہو مرے پلے پہ پھر مجھے کیا ڈر
جدھر نگاہ کرم ہو خدا ادھر ہو جائے

جو خواب میں کبھی تشریف لائیں جان قمر
تو ان کے نور سے معمور سارا گھر ہو جائے

خدا نے قلب حقیقت تمہارے ہاتھ کیا
جو شاخ لڑنے کو دو تیغ اور تبر ہو جائے

جو وقت وزن گراں پایہ ہو گناہوں کا
شفاعت آپ کی اس دم مری سپر ہو جائے

اندھیری شب میں کرم سے تمہارے اے سرور
عصا صحابہ کا فانوس راہ بھر ہو جائے

خدا نے غیب تمہارے لئے حضور کیا
جو روز دل میں چھپے ہوں تمہیں خبر ہو جائے

وہ آئیں تیرگی ہو دور میرے گھر بھر کی
شب فراق کی یارب کبھی سحر ہو جائے

حجاب اٹھیں جو مرقد سے اون کے روضہ تک
اندھیرا قبر کا مٹ جائے دوپہر ہو جائے

ترے حبیب کے دشمن ہیں اور خود تیرے
ہر ایک ان میں کافی النار والسقر ہو جائے

کنار عاطفت ہا دیہ میں اک اک جائے
جو ماں کی گود میں بیٹھے تو خوش پسر ہو جائے

سراپا آگ کے دریا میں ڈوب جائیں یہ
اگر حسیم کا دریا کمر کمر ہو جائے

چمک اٹھے مری قسمت کا تارا اے نوری
اگر وہ غیرت خورشید میرے گھر ہو جائے

Marfat.com

فوج غم کی برابر چڑھائی ہے
دافع غم تمہاری دوہائی ہے

عمر کھیلوں میں ہم نے گنوائی ہے
عمر بھر کی یہی تو کمائی ہے

تم نے کب بات کوئی نبھائی ہے
تم سے جو آرزو کی بر آئی ہے

تم سے ہر دم امید بھلائی ہے
میٹ دیجئے جو ہم میں برائی ہے

تم نے کب آنکھ ہم کو دکھائی ہے
تم نے کب آنکھ ہم سے پھرائی ہے

تم کو عالم کا مالک کیا اس نے
جس کی مملوک ساری خدائی ہے

کس کے قبضے میں ہیں یہ زمین و زماں
کس کے قبضے میں پیارے خدائی ہے

تو خدا کا ہوا اور خدا تیرا
تیرے قبضے میں ساری خدائی ہے

جب خدا خود تمہارا ہوا تو پھر
کون سی چیز ہے جو برائی ہے

سب صفات خدا کے ہو تم مظہر
ایک قالو سے باہر خدائی ہے

تاج رکھا ترے سر رَفَعْنَا کا
کس قدر تیری عزت بڑھائی ہے

انبیا کو رسائی ملی تم تک
بس تمہاری خدا تک رسائی ہے

ارض و سما میں تا فلک جن و انس و ملک
جس کو دیکھو تمہارا فدائی ہے

رشک سلطان ہے وہ گدا جس نے
تیرے کوچہ میں دھونی رمائی ہے

میری تقدیر کر دو بھلی تم نے
قدرت محو و اثبات پائی ہے

Marfat.com

میرا بیڑا کنارے لگے پیارے — نوح کی ناؤ کس نے ترائی ہے
آگ کو باغ کس نے کیا پیارے — تم نے. تم نے ہی قدرت یہ پائی ہے
میرے دل کی لگی بھی بجھا دیجئے — نار نمرود کس نے بجھائی ہے
شررافشانیاں کس کی ہیں عشق کی — آگ سینے میں جس نے لگائی ہے
کاش وہ حشر کے دن کہیں مجھ سے — نار دوزخ سے تجھ کو رہائی ہے
خوشبوئے زلف سے کوچے مہکے ہیں — کیسے پھولوں میں شاہا لبسائی ہے
پیارے خوشبو تمہارے پسینے کی — خلد کے پھولوں سے بھی سوائی ہے
بات وہ عطر فردوس میں بھی نہیں — تیرے ملبوس نے جو سنگھائی ہے
اس رضا پر ہو موئی رضائے حق — راہ جس نے تمہاری جلائی ہے
ناخدا ناخدا آؤ بہر خدا — میری کشتی تباہی میں آئی ہے
ہیں تری ہی یہ صدقہ فرقت کے — روز افزوں یہ دردِ جدائی ہے
طیبہ جاؤں وہاں سے نہ واپس آؤں — میرے جی میں تو اب یہ سمائی ہے
مر رہا ہوں تم آجاؤ جی اٹھوں — شربت دید میری دوائی ہے

شوق دیدار نوری میں اے نوری
روح کھینچ کر اب آنکھوں میں آئی ہے

تیری آمد ہے موت آئی ہے
جانِ عیسیٰ تری دہائی ہے

کیوں وطن اپنا چھوڑ آئی ہے
کیوں سفر کی مصیبت اٹھائی ہے

سیکڑوں آفتوں میں پھنسنے کو
کیوں بدن میں یہ جان آئی ہے

اون کے جلوے ہیں میری آنکھوں میں
اچھی ساعت سے موت آئی ہے

تم کو دیکھا تو دم میں دم آیا
آپ آئے کہ جان آئی ہے

مر رہا تھا تم آئے جی اٹھا
موت کیا آئی جان آئی ہے

اب تو آؤ کہ دم لبوں پر ہے
چہرے پر مردنی بھی چھائی ہے

آئیے وقت ہے یہ آنے کا
دیکھ لیں سب کہ جان پھر آئی ہے

زندگی میں نے پائی مر مر کے
میں نے جی جی کے موت پائی ہے

زندگی کیا تھی جس میں موت آئی
زندگی بعد مرگ پائی ہے

موت کا اب نہیں ذرا کھٹکا
زندگی شبِ گھڑی سے پائی ہے

مرتے ہی زندگی ملی مجھ کو
موت کے ساتھ جان آئی ہے

حسرتِ دیدِ یار میں ہم نے
آج مر مر کے موت پائی ہے

جو حسین دیکھا مر مٹا اس پر
میں نے مر کے حیات پائی ہے

چین کی نیند آج سویا ہوں
موت آرام کی سلائی ہے

Marfat.com

شامتوں نے تمہاری گھیرا ہے موت تم کو یہاں پہ لائی ہے
ذبح کرڈالا تونے اظالم ق نفس توَ تو نرا قصائی ہے
طاعت حق کا نام نام سنتے ہی تجھ کو کمبخت موت آئی ہے
معصیت زہر ہے مگر اوندھے تونے سمجھا اسے مٹھائی ہے
کیا بگاڑا تھا تیرا کیوں بگڑا زہر کی پیالی کیوں پلائی ہے
اچھے جو کام کرتے ہیں کرلو جان اپنی نہیں پرائی ہے
نوؔری ہرگز نہیں ہے تو ناری موت اسلام تونے پائی ہے

واہ کیا بات آپ کی نوؔری
کیا ہی اچھی غزل سنائی ہے

Marfat.com

○

۱ بخطِ نور اس در پہ لکھا ہے — یہ بابِ رحمت رب علا ہے
۲ سرِ خیرہ جو اب در پہ جھکا ہے — ادا ہے عمر بھر کی جو قضا ہے
۳ مقابل در کے یوں کعبہ بنا ہے — یہ قبلہ ہے تو قبلہ نما ہے
۴ در والا پہ اک میلا لگا ہے — عجب اس در کے ٹکڑوں میں مزا ہے
۵ یہاں سے کب کوئی خالی پھرا ہے — سخی داتا کی یہ دولت سرا ہے
۶ گدا تو ہے گدا جو بادشا ہے — اسے بھی تو اسی در سے ملا ہے
۷ جسے جو کچھ ملا جس سے ملا ہے — حقیقت میں وہ اس در کی عطا ہے
۸ اسی سرکار کا منگتا ہے عالم — گدا اس در کا ہر شاہ و گدا ہے
۹ یہاں سے بھیک پاتے ہیں سلاطیں — اسی در سے انہیں ٹکڑا ملا ہے
۱۰ اسے در سے پلیگا پل رہا ہے — اسی گھر سے زمانہ پل چکا ہے
۱۱ شبِ معراج سے ظاہر ہوا ہے — رسل ہیں مقتدی تو مقتدا ہے
۱۲ خدائی کو جو خدا نے دیا ہے — اسی گھر سے اسی در سے ملا ہے
۱۳ خدائے پاک تو گھر در سے ہے پاک — مگر یہ در درِ پاک خدا ہے

یہاں وہ باخدا ہے جلوہ فرما — جو کشتی کا جہاں کی ناخدا ہے
شہ عرش آستاں اللہ اللہ — تصور سے خدا یاد آ رہا ہے

Marfat.com

یہ وہ محبوب حق ہے جس کی رویت — یقیں مانو کہ دیدار خدا ہے
یداللہ جس کا دست پاک ٹھہرا — وہ بیعت جس کی بیعت باخدا ہے
رمی جس کی رمی ٹھہری خدا کی — کتاب اللہ میں اللہ رمیٰ ہے
قسم قرآن میں جس کی رہ گذر کی — خدا نے یاد کی کیا مرتبہ ہے
وہی مطلوب جس کا ہر ہر انداز — وہی محبوب جس کی ہر ادا ہے
ہوا سے پاک جس کی ذات قدسی — وہ جس کی بات بھی وحی خدا ہے
نہیں کہتے ہوائے نفس سے کچھ — جو فرمائیں وہی وحی خدا ہے
چمک سے جس کی روشن دو عالم — مہک سے جس کی ہر بستاں بسا ہے
وہ جلوہ جس سے حق آشکارا — وہ صورت جو جمال حق نما ہے
وہ یکتا آئنہ ذات احد کا — وہ مرآتِ صفات کبریا ہے
وہ پیارا جس پہ رب ہے ایسا پیارا — کہ اس کے پیارے پر پیارا خدا ہے
وہ جس کا شہر بھی ہے ایسا پیارا — جہاں کی رات دن سے بھی سوا ہے
جہاں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانا — جہاں شاہ و گدا سب کا ٹھیا ہے
دوا دکھ درد کی ہے خاک جس کی — معاصی کا جہاں دارالشفا ہے
کرم فرمائے اے سرور دیں — جہاں منگتوں کی پیہم یہ صدا ہے
خزانے اپنے دے کے تم کو حق نے — نہ قاسم ہی کہ مالک کر دیا ہے
جسے جو چاہو جتنا چاہو دو تم — تمہیں مختار کل فرما دیا ہے
دو عالم بھیک لیتے ہیں یہاں سے — جو جس کے پاس ہے تیرا دیا ہے
نہ مانگیں تم سے ہم تو کس سے مانگیں — ہیں سب دربند یہیں یہ در کھلا ہے

میں دَر دَر پھروں کیوں دُر دُر سنوں کیوں
مرے سرور مرا کیا سر پھرا ہے

عطا فرماتے ہو بے مانگے سب کچھ
یہ منگتا تم سے تم کو مانگتا ہے

تمہارا ملنا ملنا ہے خدا کا
خدا مل جائے تو پھر کیا رہا ہے

عطا فرمائیے اپنے کرم سے
مرے مولیٰ جو دل کا مدعا ہے

یہی سرکارِ فیض آثار ہے وہ
جہاں سے فیض کا دریا بہا ہے

یہیں سے پاتے ہیں سب اپنے مطلب
ہر اک واسطے یہ در کھلا ہے

بہ ہر لحظہ بہ ہر ساعت بہ ہر دم
درِ سرکارِ فیض آثار وا ہے

نہیں تقسیم میں تفریق کچھ بھی
کہ دشمن بھی یہیں کا کہہ رہا ہے

یہ وہ در ہے ہوا ہے وہ بھی حاضر
جو اس کا سرکار کا دشمن چھپا ہے

سلام روستائی بے غرض نیست
وہ کیا تعظیم کو حاضر ہوا ہے

عقیدے میں تو اس کے شرک ہے یہ
دکھانے کو تقیہ کر لیا ہے

جلا ایمان سے ہوتی ہے دل پر
وہ اندھا شیشہ ہے جو بے جلا ہے

نہیں شیشہ نہیں وہ دل تو جس پر
خدا نے ختم فرما دی تو آ ہے

نہ ٹھہرے مطرِ حق کی بوند جس پر
لہا لی کیا ہے اک چکنا گھڑا ہے

بہت بد فرقے پیدا ہو چکے ہیں
سبھی نے اک نیا مذہب گڑھا ہے

جو مذہب اہل سنت کے علاوہ
بنا ہے وہ جہنم کا گڑھا ہے

جماعت پر یدِ رحمت ہے حق کا
جدا فرقہ جہنم میں گرا ہے

ہے ان میں ایک فرقہ سب سے بدتر
جسے شرک از امور عامہ ہے

نہیں جس سے کوئی موجود خالی
کوئی بھی اس کی زد سے بچ سکا ہے

Marfat.com

ہر اک اس شرک سے ٹھہرا جو مشرک — جو ہے یا ہوگا یا آگے ہوا ہے
صحابہ خود نبی بلکہ خود اللہ — سبھی پر حکم شرک اس نے جڑا ہے
جسے بدعت کی لت اتنی پڑی ہے — کہ سنت کو بھی بدعت بولتا ہے
مئے بدعت سے ہے سرشار ایسا — کہ سب کچھ اس کو بدعت سوجھتا ہے
تھی اتنی تند مئے جس کے نشے میں — کہ خود اپنے ہی کو بھولا ہوا ہے
یہ خود ہے بدعتی مشرک یقیناً — مگر سنی کو بدعی جانتا ہے
ہیں اس کے شرک و بدعت اہلے گہلے — سراپا جن میں خود ڈوبا ہوا ہے
یہ ایسا اس کا حکم شرک و بدعت — اسے سادن کے اندھے کا ہرا ہے
ہے سنی آئینہ اس نے جو دیکھا — نظر اپنی ہی چہرہ آگیا ہے
اسے مِنَّنِ ابْتَدَعَ رہ گیا یاد — مگر مَنْ سَنَّ یہ بھولا ہوا ہے
خود اپنے فتووں سے ہے آپ مشرک — نہ بس مشرک ہی یہ مشرک جنا ہے
نہیں ہے آپ ہی مشرک بلکہ جد بھی — اور اس کا جد جہاں تک سلسلہ ہے
کھلیں تنقیصیں محبان خدا کی — یہ فرقہ برملا کرتا رہا ہے
کھلی توہین کی ہے خود خدا کی — کہ اس کو کذب پر قادر کیا ہے
یہ ممکن ہی کہا بلکہ یہاں تک — بڑھا ہے یہ کہ واقع کہہ گیا ہے
نہ بس اک کذب پر ہی اس نے بس کی — کہ جہل و ظلم و سرقہ بھی کہا ہے
تمہیں حق نے دئے ہیں وہ فضائل — کہ شرکت ان میں ہونا روا ہے
مماثل ہو نہیں سکتا تمہارا — تمہیں وہ فضل اعظم رب نے دیا ہے
تمہاری بے مثالی اس سے ظاہر — کہ محبوب خدا تم کو کیا ہے

Marfat.com

محب کیا چاہتا ہے مثل محبوب — محب تو بے مثالی چاہتا ہے
مگر یہ فرقہ محبوب خدا کے — کروروں مثل ممکن مانتا ہے
نہ ممکن ہی کہ یہ چھپ مثل واقع — کہا کرتا کتب میں چھاپتا ہے
یوہیں ختم نبوت کا ہے مانع — شفاعت سے بھی منکر ہو گیا ہے
مسلمانوں کے ڈر سے لفظ مانے — مگر معنے کا مانع بر ملا ہے
جو معنی ان کے ہیں ماثور اب تک — صراحت سے انہیں رد کر دیا ہے
کہوں کیا ظلم کیا کیا اس نے — کہاں تک گنوں کیا کیا بکا ہے
نفی جس علم کی سرکار سے کی — اسی کو نص سے شیطاں کو دیا ہے
محیط ارض کا شیطان کو جب — یہ نص سے علم ثابت مانتا ہے
شریک ابلیس کو کرتا ہے حق کا — یا شیطان ہی کو یہ حق جانتا ہے
وہ کچھ مانے بہر صورت وہ خود ہی — بڑا مشرک بحکم خود بنا ہے
مجانین و صبی حیوان بہائم — یہ ان سب کے لئے بھی مانتا ہے
نبی غیر نبی میں فرق پوچھا — بتاؤ ان میں ان میں فرق کیا ہے
انہیں جیسا بتایا علم اقدس — کہا ہے بعض میں تخصیص کیا ہے
نفی شہ سے بوجہ شرک کی بھی — مگر پھر بھی اسی میں مبتلا ہے
جو قسمت میں لکھا تھا کیونکر نہ ہوتا — کہیں تقدیر کا لکھا مٹا ہے
کریں لاکھوں جتن ہوتا ہے وہ ہی — وہی ہوگا جو قسمت میں بدا ہے
خیال خرمیں استغراق سے بد — جو تعظیم نبی کو جانتا ہے
اگر اس کو کوئی اتنا کہے گا — کہ وہ انساں نہیں خاصا گدھا ہے

Marfat.com

سکھر جائیں گے اس پر کیسا کیسا — جنہیں تہذیب نو کا ادعا ہے
بیان عیب دشمن لعنت ہی ہے — کہ قرآن میں بھی تبت یدا ہے
ضیاء کعبہ سے روشن ہیں آنکھیں — منور قلب کیسا ہو گیا ہے
ہماری حاضری نورٌ علیٰ نور — کہ بعد حج ہمیں حاضر کیا ہے
ضیاء روضہ کا عالم کہوں کیا — کہ وہ تو نور کعبہ سے سوا ہے
یہاں محبوب رب ہے جلوہ آرا — وہاں بس اک تجلی کی ضیا ہے
ہے یہ تو وصل سے سرسبز دل شاد — وہ نار ہجر سے دل سوختہ ہے
مہ و خور بھیک پاتے ہیں یہاں سے — ضیاء روضہ کا کہنا ہی کیا ہے
فضائے طیبہ کے قربان جاؤں — نسیم خلد سی جس کی ہوا ہے
خفیف و خوش عزا بے مثل پائی — کہیں دنیا میں ایسا کب پیا ہے
زمین پاک وہ جس کو خدا نے — کتاب اللہ میں ارض اللہ کہا ہے
ہمیں تو طیبہ ہے جنت سے بڑھ کر — جہاں محبوب حق جلوہ نما ہے
قدم ہم جیسوں کے اس سرزمیں پر — کرم سرکار کا ہے اور کیا ہے

وطن کی ہر سہانی صبح نوری
یہاں کی شام غربت پر فدا ہے

—— ۷ ——

مئے محبوب سے سرشار کردے — اویس قرنی کو جیسا کیا ہے
گما دے اپنی الفت میں کچھ ایسا — میں نہ میں جو بے بقا ہے
پلا دے مے کہ غفلت دور کردے — مجھے دنیا نے غافل کر دیا ہے
عطا فرما دے ساقی جام نوری — لبالب جو چہیتوں کو دیا ہے
ثنا لکھنی ہے محبوب خدا کی — خدا ہی جن کی عظمت جانتا ہے
میں تیرے فیض سے کچھ کہہ سکونگا — میں کیا ہوں اور سہارا ہی کیا ہے
سنا اے بلبل باغ مدینہ — ترانہ اور دل یہ چاہتا ہے

سنا نوری غزل اوس کی ثنا میں
ثنا جس کی ثناء کبریا ہے

Marfat.com

○

حقیقت آپ کی حق جانتا ہے — وہ وہم وفہم سے آقا ورا ہے
کچھ ایسا آپ کو حق نے کیا ہے — کہ خود وہ آپ کا طالب ہوا ہے
بلند اتنا تمہیں حق نے کیا ہے — کہ عرش حق بھی زیر پا ہے
جو اوروں کی علوّ انتہا ہے — وہ سرکاری علو کی ابتدا ہے
خدا کی ذات تک تو ہی رسا ہے — کسی کا بھی یہ عالی مرتبہ ہے
نہ ہے تم سا نہ کوئی ہوگا آگے — نہ اے آقا کوئی تم سا ہوا ہے
ملائک میں رسا ہیں انبیا میں — کوئی عرش علا تک بھی گیا ہے
تعالی اللہ تیری شان عالی — جلالت شان کی کیا انتہا ہے
نکالی ذرق خورشید ڈوبی — اشارے سے قمر ٹکڑے کیا ہے
تمہیں ہو دوسرا میں سب سے بالا — بس اک اللہ ہی تم سے سوا ہے
تری صورت سے ہے حق آشکارا — خدا بھاتی تری ہر ہر ادا ہے
نہیں ہو سکتا تجھ سے کوئی باہر — کہ تو ہی مبتدا و منتہا ہے
تو ہے نور خدا پھر سایہ کیسا — کہیں بھی نور کا سایا پڑا ہے
تو ہے ظلِّ خدا واللہ باللہ — کہیں سائے کا بھی سایا پڑا ہے
زمیں پر تیرا سایا کیسے پڑتا — ترا منسوب ارفع دائما ہے

خدا کا فضل اعظم آپ پر ہے
سکھا سب کچھ تمہیں حق نے دیا ہے

نہ منت تم پہ استادوں کی رکھی
تمہارا اُمّیّ ہونا معجزہ ہے

ہتیلی کی طرح پیش نظر ہے
ہوا جو ہوگا جو کچھ ہو رہا ہے

نہ کوئی راز ہو پوشیدہ تم سے
نہ کوئی راز پوشیدہ رہا ہے

چھپا تم سے رہے کیوں کر کوئی راز
خدا بھی تو نہیں تم سے چھپا ہے

مسلّط غیب پر تو کیوں نہ ہوتا
نبی و مجتبیٰ و مرتضیٰ ہے

تری مرضی رضائے حق ہے مولیٰ
رضائے حق تری مرضی شہا ہے

گذر تیرا ہوا ہے جس گلی سے
تری خوشبو سے ہر ذرہ بسا ہے

درودیں تم پہ حق کی ہوں ہمیشہ
ہماری حق سے ہر دم یہ دعا ہے

درود اس پر ہو جس پر حق درودیں
بہر ہر لحظہ بہ ہر دم بھیجتا ہے

سلام اس پر جو ہے مطلوب رب کا
سلام اس پر جو محبوب خدا ہے

سلام اس پر یہ بحر و بر ہیں جس کے
سلام اس پر جو شاہ دوسرا ہے

جس آقا کے ملائک ہیں سلامی
جو شاہِ کرسی و عرش علا ہے

خدا کی سلطنت کا جو ہے دولھا
سلام اس پر جو رحمت کا بنا ہے

جسے سنگ و شجر تسلیمیں کرتے
سلام اس پر جو ایسا بادشاہ ہے

سلام اس پر جو اول ہے رُسل کا
سلام اس پر جو ختم الانبیا ہے

سلام اول کا اول پر ہمیشہ
سلامِ باقی ہو جب تک بقا ہے

سلام آخر کا آخر پر ہو دائم
نہ بس عالم ہی تک جس کو فنا ہے

سلام ظاہر و باطن ہو اس پر
جو ظاہر ہو کے باطن ہو گیا ہے

Marfat.com

سلام اے جانِ رحمت کان نعمت — سلام اے کہ وہ شانِ حق نما ہے
رہے جلوہ تمہارا دل کے اندر — مرے پیارے یہ دل کا مدعا ہے
رہے پیش نظر وہ روئے انور — ترستی آنکھوں کی یہ التجا ہے
شراب دید سے دل شاد کیجئے — ہمارے درد کی یہ ہی دوا ہے
یہیں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانا — یہیں شاہ و گدا سب کا ٹھیا ہے
دمِ آخر تو آجا جانِ عیسیٰ — ہیں ساقط نبضیں گھنگر بولتا ہے
دم آخر چلے آؤ خدا را — دکھا دو مرنے والا جی رہا ہے
ترے قدموں میں جس کو موت آئے — حیات جاوداں اس کی قضا ہے
ہٹا دیجئے رخِ انور سے گیسو — اندھیرا قبر کا کالی بلا ہے
دکھا دیجئے شہا پر نور چہرہ — صفت میں جس کی والشمس و ضحیٰ ہے
سنگھا دیجئے ہمیں وہ زلف مشکیں — صفت میں جس کی واللیل سجیٰ ہے
ترے قربان اے زلف عنبر — ہمارے سر ہجوم بد بلا ہے
مرے سر سے بلائیں دور فرما — بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے
نحیف و ناتواں سرکار ہم ہیں — بہت صبر آزما یہ ابتلا ہے
پریشاں ہوں پریشانی کر دور — بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے
نہ کیجئے دور اپنے در سے ہم کو — پڑا رہنے دو جو در پہ پڑا ہے
شہید کربلا کا صدقہ دے دے — تو شاہا دافع کرب و بلا ہے
پریشاں ہوں پریشانی کر دور — پریشاں سا پریشاں دل مرا ہے
پریشانی وطن کی یاد کر کے — پریشاں دل ابھی سے ہو رہا ہے

Marfat.com

پریشانی ہے گو ناگوں وطن میں
پریشاں ان کو فرما دو تو کیا ہے

یہاں کیونکر نہ دل آرام پائے
جہاں آرام جان و دل مرا ہے

میں گھر جاؤں تو ان میں گھر بناؤں
یہاں بس یہ تفکر ہو رہا ہے

رموز مصلحت سرکار جانیں
اگر واپس ہی فرمانا بھلا ہے

مگر اتنی گذارش کی اجازت
یہ بندہ دست بستہ چاہتا ہے

ہمیں پھر اپنے قدموں میں بلانا
یہی مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ پھر سرکار کے قدموں میں لائے
یہیں پر مرنے جینے میں مزا ہے

قیامت ہے قیامت ہے قیامت ہے
جدھر دیکھو ادھر محشر بپا ہے

زمیں تانبے کی ہے سورج سروں پر
تپش سے بھیجا سر میں کھولتا ہے

ذرا سایہ بھی نہیں سایا کہیں پر
عرق اتنا بہا دریا بہا ہے

زبانیں سوکھی ہیں کانٹے جمے ہیں
عطش سے حال ابتر ہو رہا ہے

کلیجے منھ کو آئے دم گھٹے ہیں
الٹ کر دل گلے میں آ رہا ہے

سراپا کوئی تو غرق عَرَق ہے
کسی کے منھ تک آ کر رہ گیا ہے

تڑپتا ہے کوئی بے چین ہو کر
کوئی گر کر زمیں پر لوٹتا ہے

مثال ماہی بے آب کوئی
کوئی جل کر کباب سوختہ ہے

عجب کس مپرسی کا ہے عالم
جسے دیکھو بھڑکتا بھاگتا ہے

زن و شو میں نہیں باقی تعارف
نہ بھائی بھائی کو پہچانتا ہے

نہ کوئی آج حامی ہے نہ یاور
کہیں کس سے کہ ایسا ماجرا ہے

برے احوال ہیں اس روز اف اف
بہت اہوال بہ کا سامنا ہے

Marfat.com

کوئی ہانپے کوئی کانپے کراہے — کوئی روتا کوئی چلّا رہا ہے
ہے دارو گیر کا ہنگامہ برپا — بہت سخت آفتوں کا سامنا ہے
رسل بھی نفسی نفسی کہہ رہے ہیں — حمایت کا کسے اب آسرا ہے
بندھیگی آس اپنی بعد ہر یاس — اسی سے جو ہمارا آسرا ہے
اسی کے پاس پہونچیں گے آخر — وہ جس کا نام نامی مصطفےٰ ہے
شفاعت کا اسی کے سر ہے سہرا — وہی اس بزم کا دولھا بنا ہے
چلو اے عاصیو کیوں کڑھ رہے ہو — وہ محبوب خدا جلوہ نما ہے
ملول اے غم زدو تم کس لئے ہو — وہ پیارا مصطفیٰ جب غم زدہ ہے
سنیں گے سننے والے اذھبوا کے — زبان پاک پر انّی لَھا ہے
یہی زندگی بخشتا ہے دلوں کو ق — ترا درد الفت ہی دل کی دوا ہے
گلستانِ دنیا کا کیا ذکر آقا — کہ طوطی ترا سدرہ پر بولتا ہے
مریض معاصی لے چل اب مدینہ — مدینہ ہی عصیاں کا دارالشفا ہے
جو واصل ہے تم تک تو واصل ہے حق تک — جو تم سے پھرا ہے تو حق سے پھرا ہے
نماز اور روزے زکوٰۃ اور حج سب — ہیں مقبول سب جب تمہاری ولا ہے
عمل سب اکارت تمہارے عدو کے — کہ ارشاد ربی جَعَلْنٰہُ ھَبَاءً ہے
محبت تمہاری محبت خدا کی — عداوت تمہاری خدا سے دغا ہے
وہ کیسی ہی جھیلے مشقت ادا میں — ادا کچھ نہیں ہے وہ سب کچھ قضا ہے
محبت تمہاری ہے ایمان کی جان — جو یہ نہیں ہے تو ایماں ہوا ہے
کرے لاکھ دعوائے ایمان دشمن — منافق کا دعوائے ایماں دغا ہے

خدا پر بھی ایماں اوسی کو ہے حاصل
جسے جان ایمان تجھ سے ملا ہے

خدا کے یہاں ہے سرافراز اتنا
تری بارگہ میں جو جتنا جھکا ہے

اغثنا حبیب الالٰہ اغثنا
تباہی میں بیڑا ہمارا پھنسا ہے

یہ سچ ہے بداعمالیوں ہی نے اپنی
ہمیں روز بد یہ دکھایا شہا ہے

بہت نام لیوا ہوئے قتل و غارت
خبر کیا نہیں تم سے کیا کچھ چھپا ہے

تصور میں بھی جو نہ تھے وہ مظالم
ہوئے اور ابھی تک وہی سلسلہ ہے

نہ دیکھا تھا جو چشم گردوں نے اب تک
ترے بندوں نے وہ ستم اب سہا ہے

چھنے مال و دولت ہوئے قتل و غارت
ہزاروں کا ناموس لوٹا گیا ہے

بکھو کھا کئے ٹھنڈے سفا کیوں سے
مگر ظالم ابتک بھی گرما رہا ہے

جو حق چاہتا ہے یہ وہ چاہتے ہیں
جو یہ چاہتے ہیں وہ حق چاہتا ہے

مگر مولیٰ اب تو سزا پا چکے ہم
کرم کیجئے اب یہی التجا ہے

نگوکار بندے ہی کیا ہیں تمہارے
یہ بدکار بھی آپ ہی کا شہا ہے

نہ کیجئے نظر اس کی بدکاریوں پر
کرم کیجئے جو شعار آپ کا ہے

جو پہلے تھے آقا غلام آج ٹھہرے
غلام اپنے آقا کا آقا بنا ہے

وما ینطق عن ھوی سے ہے روشن
زبان مقدس پہ حق بولتا ہے

انہیں کی رسائی ہے ذات خدا تک
سوا ان کے کوئی بھی اوس تک سا ہے

دو عالم کو کر دوں میں اوس سر پہ صدقے
نثار مدینہ جو سر ہو چکا ہے

اگرچہ ہے مکہ کی عظمت مسلم
مگر میرا دل طیبہ ہی پر فدا ہے

ہے معراج قسمت حضوری یہاں کی
ہمیں آپ کا روضہ عرش علا ہے

Marfat.com

نکو کار ہے آپ کا بد ہے کس کا — وہ بھی آپ کا ہے جو بد ہے برا ہے
کہاں تک سہیں ہم مخالف کے طعنے — خبر لیجئے وقت صبر آزما ہے
مقدّر کے تم ہو مقدر تمہارا — جو مرضی ہے اون کی وہ قدر و قضا ہے
خدا کی جو مرضی وہ مرضی تمہاری — جو مرضی ہے اون کی خدا کی رضا ہے
ہے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ اس کا — ترے ہاتھ میں ہاتھ جس نے دیا ہے
اَنَا قَاسِمٌ سے ہے روشن جہاں میں — جسے جو ملا وہ تمہارا دیا ہے
حبیب خدا ہے یہاں جلوہ فرما — یہ گنبد نہیں برج عرش خدا ہے
بتقدیر قادر مقدر وہ پایا — کہ مرضی ہی گویا قدر اور قضا ہے
یہاں بھیک لینے نہ کیوں آئے دنیا — شہنشاہ دو عالم کی دولت سرا ہے
خدا ہی کی قدر اوس نے ہرگز نہ جانی — ترے رتبے میں جس کو چون و چرا ہے
نہ اہل نظر کا بنے سجدہ گہہ کیوں — جہاں نقش پائے حبیب خدا ہے
اسی در کا محتاج ہے سارا عالم — اسی در سے پلتا پلیگا پلا ہے
یہ کون و مکان یہ زمین و زماں سب — بنے تیری خاطر تو وجہ بنا ہے
بنایا تجھے ایسا خالق نے تیرے — کہ ذات خدا کا تو ہی آئینہ ہے
بنایا تمہیں اپنا مظہر خدا نے — جہانوں کو مظہر تمہارا کیا ہے
یہ چاہت ہے محبوب تیری خدا کو — جو تو چاہے وہ بھی وہی چاہتا ہے
کچھ ایسا سنوارا ہے تجھ کو خدا نے — کہ تو ہی خدا کا دولھا بنا ہے
تمہارے ہی دم کی ہیں ساری بہاریں — تمہارے ہی دم سے یہ نشو و نما ہے
تمہارا ہی رنگ اور تمہاری ہی بو تو — ہے ان پھولوں میں درتہ اور کیا ہے

Marfat.com

چمن ہو نا سیراب و شاداب ہو نا
یہ پھل پھول لگنا تمہاری عطا ہے

اسی دم سے آباد سارے جہاں ہیں
اسی دم سے سارا وجود و بنا ہے

ہے زیرِ نگیں تیرے ملک الٰہی
تو ہی شاہ و الائے قصر دلیٰ ہے

تو وہ تاجور ہے کہ تاج رفعنا
ترے فرق اقدس پہ حق نے دھرا ہے

مہ خور چمکتے دمکتے ہی نہ یوں
یہ تیری چمک ہے یہ تیری ضیا ہے

ستاروں کی آنکھوں میں ہے نور کس کا
تمہاری چمک ہے تمہاری ضیا ہے

مظالم کر لیں جتنے ہو دیں ظالم
نہ کر غم نوری کہ اپنا بھی خدا ہے

Marfat.com

رُباعیات

دنیا تو یہ کہتی ہے سخنور ہوں میں
سارے شعرا کا آج سر در ہوں میں
میں یہ کہتا ہوں یہ غلط ہے سو بار غلط
سچ تو ہے یہی کہ سب سے اخضر ہوں میں

دیگر

گل ہائے ثنا سے مہکتے ہوئے ہار
سقم شرعی سے ہیں منزّہ اشعار
دشمن کی نظر میں یہ نہ کھٹکیں کیونکر
ہیں پھول مگر ہیں چشم اعدا میں خار

دیگر

منظور نظر ہے بس ثنائے سرکار
جان دو جہاں کی جو ہیں سرہر کار
نوکری کافی ہے دو جہاں میں مجھ کو
مقبول اگر ہوں ان کو مرے افکار

Marfat.com

دیگر

بدکار ہوں مجرم ہوں سیہ کار ہوں میں
اقرار ہے اس کا کہ گنہگار ہوں میں
باینہمہ ناری نہیں نوری ہوں حضور
مومن ہوں تو فردوس کا حقدار ہوں میں

دیگر

حد بھر کا زیاں کار سیہ کار ہوں میں
امت میں بڑا سب سے گنہگار ہوں میں
پر دل کو ہے اپنے اس سے ڈھارس
فرماتا ہے اللہ کہ غفار ہوں میں

دیگر

ظالم ہوں جفا کار و ستم گر ہوں میں
عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں
یہ سب ہے مگر پیارے تری رحمت سے
سنّی ہوں مسلمان مقرر ہوں میں

Marfat.com

(نوٹ) اس مجموعہ کی ترتیب میں حتی الامکان احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ پھر بھی کوئی فروگذاشت نظر آئے تو مصنف کی جانب رجوع کریں ہماری حیثیت صرف ایک ناشر کی ہے۔

ملنے کے پتے

۱ مکتبہ رضویہ منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۲ دفتر ال انڈیا اسلامک مشن جامعہ فاروقیہ بنارس

۳ حق اکیڈمی مبارک پور اعظم گڈھ

۴ مکتبہ امجدیہ پچپڑوا ضلع گونڈہ (یوپی)

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com